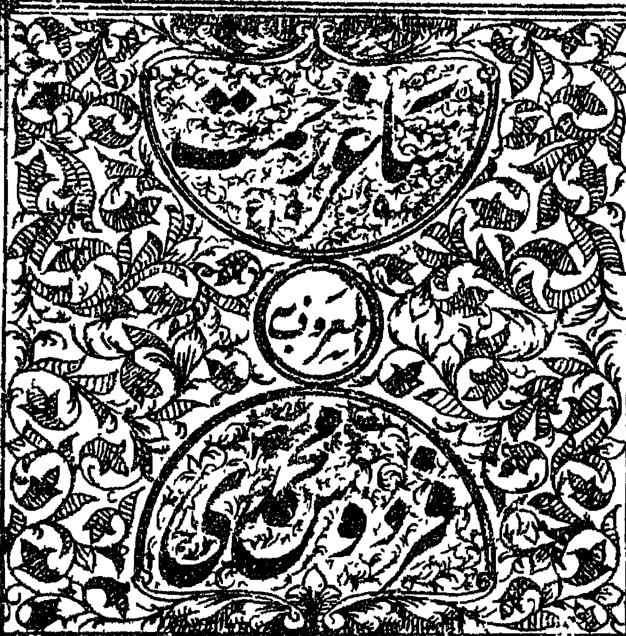
ما شاء الله لا قوة الا بالله

نعت الجواب من تصنیف مولانا مولوی جناب حکیم محمد عبدالحی صاحب المتخلص به حقیق



باہتمام منشی محمد علی نبیرہ ملا باصاحب مغفور منصبدار علاقہ دیوانی سرکار عالی المتخلص بہ بیدار

قد طبع فی مطبع جامع المطابع واقع چھتہ بازار

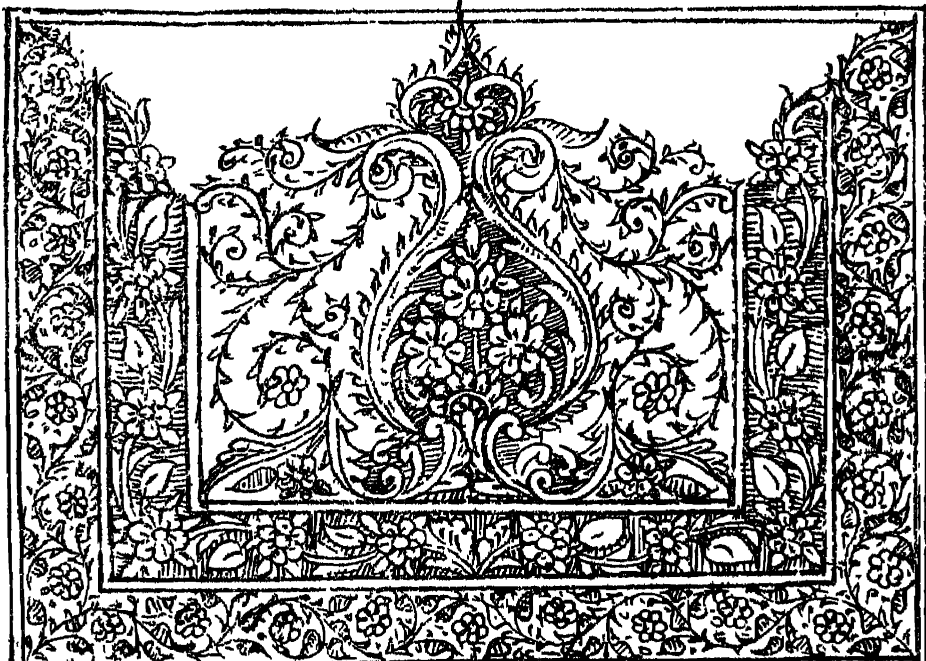
ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

نعت لاجواب من تصنیف مولانا مولوی جناب حکیم محمد عبد الحی صاحب المتخلص بہ تحقیق



باہتمام منشی محمد علی نبیرۂ ملک صاحب مغفور منصبدار رسالدار علاقہ دیوانی سرکار عالی المتخلص بہ بیدار

قد طبع فی مطبع جامع المطابع واقع چھتہ بازار



بسم اللہ الرحمن الرحیم

شعر

حمدِ خدا و نعتِ نبیؐ کس سے ہو بیاں ۔ انساں تو کیا ملک کی ہی یاں گنگ ہے زباں

التجا

اے احمدِ مختارؐ یہہ ہے عرض مری ۔ میں اُمّتی ہوں آپ ہیں و اللہ نبیؐ
تحقیق کی التجا ہے وقتِ رحلت ۔ آسان مشکل ہو یا رسولِ عربیؐ

مثنوی

بعد حمدِ خدا اور نعتِ نبیؐ ۔ عرض تم سے محبّو ہے سنلو مری
پڑھیے ہر دم نبیؐ پر درود و سلام ۔ آل و اصحاب پہ تم محبّو مُدام
تھی تمنّا یہہ مُدّت سے دل میں مری ۔ وصفِ احمدؐ میں تصنیف ہووے کوئی

ایک دن تھا ساتھ مومنون کا جرا
جشن میلاد ہوتا تھا گہر مین میرے
سر سے پا تک تھے وہ مثل نور بھرا
جیسے چہرہ پہ اونکے نظر پڑنے کی
پوچھا حضرت سے جسو تب نہین پایا جواب
مسکرا کر لگے کہنے وہ بیکمان
اب تو نعت نبی اور لکھہ حمد رب
گفتگو اوسسے میری بچہ تھی بس
حب دنیا ہوئی دلسے میرے گریز
پھر ہوا قصد ہجرت کرنا سفر
قلب کہتا تھا جیسے ہر دم پکار
وصف احمد مین تالیف کر تو کتاب
کوئی قصہ نہ کچھہ تو کہانی ہے یہہ
ذکر احمد کا سچ ہو نہ ہوتا ہے یہہ
صدق دلسے پڑھینگے جو نعت نبی
دلسے سننے کو آئینگے جو عاشقان
مال و زر کچھہ لٹانا ہے اس جا نہین

شب کو رویا مین مجھکو بشارا ہوا
ایک صاحب وہان غیب سے آگئے
ہوش جاتے رہے دلپہ لرزا پڑا
پھرتا ابتک ہے آنکھون مین جلوہ وہی
کچھہ تو فرماؤ آنیکا آقا سبب
ذکر میلاد آیا ہون سننے کو یہان
دلکے مقصد ترے پورے ہوئینگے سب
کھلگئی آنکھہ میری یکایک ادہر
آگ عشق نبی ہوگئی دلمین تیز
عمر باقی مدینے مین کرنا بسر
ہند مین رکھہ تو اپنا کوئی یادگار
جسکے باعث سے بخشش ہو روز حسنا
بلکہ بخشش کی واللہ نشانی ہے یہہ
مومنون رحمت حق کا شعبہ ہے یہہ
نار دوزخ سے بچکر رہینگے سبھی
کل مقاصد دلی اپنے پائینگے یہان
پڑہیے صلوات خاموش رہنا نہین

[illegible]

اب یہ تحفۂ عاصی ہے یارب ترا
از طفیلِ محمدؐ تو اسے لیجیا

امابعد خاکسار ازلی عاصی پُرمعاصی حکیم محمد عبدالغنی
بہ تحقیق جملہ عاشقان روئے احمدی وطالبان فردوس محمدی
کے خدمات بابرکات میں عرض رسا ہے کہ حضرات سے
ہم تصنیف وہم تالیف ہے۔ مؤلف کو ایک عرصہ تک
مولود شریف اور سماع کی محفلات میں حقانی اور نعتیہ اشعار
سُننے کا ازحد اشتیاق تھا۔ شدہ شدہ دل نے یہہ چاہا
خود بھی کچھ اشعار لکھنے کا حوصلہ پیدا کرے اس ارادہ کے ساتھ ہی
خدائے پاک کا یہہ کلام۔ (الشعراء یتبعہم الغاوون
یعنے شعرا کی پیروی بیہودہ لوگ کرتے ہیں) یاد آگیا۔
جس سے دلکو ازحد تشویش ہوئی آخر عقل نے یہہ بحث پیش کی
کہ اگر ایسا ہی ہوتا تو مولانا رومی اور مولانا جامی اور مولانا حافظ
شیرازی اور مولانا شیخ سعدی علیہ الرحمن وغیرہ وغیرہ یہہ حضرات
جو تصنیفات کہ لکھے ہیں وہ تمام اشعار ہی اشعار ہیں۔ کیا
وہ حضرات۔ اس آیتہ شریف سے واقف نہ تھے۔ نعوذ

سکے بھی نتیجہ نکالا گیا کہ وہ شعر لکھنا جایز نہوگا کہ جسمین خزلیات اور دنیاوی افسانہ جات اور مجازی معشوق کی تعریف جو کذب مضمونات کے ساتھ لکھا جاوے۔ ہان خدا اور اوسکے رسول کی صفت و ثنا جو کہ حدیث اور قران سے مطابقت ہو ایسے اشعار کے لکھنے مین کسی قسم کی ممانعت نہین ہے۔ پس دلنے چاہا کہ اوسکے حبیب کی صفت و ثنا مین کچھہ اشعار لکھین تا کہ احقر کی سیاہ کاری۔ جو بالکل قابل بخشایش نہین ہے۔ خداوند کریم کے نزدیک جیسا کہ اوسکا حبیب پیارا ہے ویسا ہی اوس حبیب کا ثنا گو بھی واجب الرحم گردانا جائے۔ واللہ ثم باللہ یہہ عاصی پر معاصی صرف اسی خیال سے جو دلمین آیا جیسا خدا اور اوسکے حبیب نے تائید فرمایا۔ اپنے طبعی زور اور وفور جذبات عشق محمدی سے چند قصاید آنجناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین عرض کیا۔ اپنے آقا کے مولد اور دوسرے حالات جو اوسکے اور بھی عشاق چیدہ چیدہ لکھے ہین۔ اور مولود شریف کے پڑہنے والون کو ہر ایک بیان کی تلاش اور جستجو کرکے پڑہنے مین از حد دقت واقع ہوا کرتی ہے آسانی ہو جائے پس تمام بیانات کو معتبر کتب سے فراہم کرکے مسلسل ترتیب دیا۔ اور اوسکو صرف اپنے ہی ایک نظم و نثر پر منحصر نکیا بلکہ حسب موقع اور شعرائے نامدار کی نظم و نثر بھی ہرجہ

محل پر شامل کردیگئی تاکہ کتاب کا لطف بڑہجائے - اور سامعین کے مقبول خاطر ہو - کچہہ شاعری کے فن مین اوستاد کہلانا یا نام پیدا کرنیکی غرض تہین تہی اسلیئے تمام حضرات سے امید کیجاتی ہے کہ بمصداق

(اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مَّعَ الْخَطَائِ وَالنِّسْیَانِ) کہ اگر

عبارت یا اشعار مین کچہہ سہو واقع ہو تو چشم تلطف سے معاف فرماوینگے حضرات اس کتاب کو احقر نے لکہکر تخمیناً دس بارہ سال کا زمانہ گذر گیا - بعض بعض اوقات چند مولودخوانون نے اس کتاب کو میرے پاس سے لیجاکر اکثر محفلون مین پڑہا کرتے تہے - چونکہ نعت رسول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی برکت سے جس محفل مین یہہ کتاب پڑہا گئی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مقبول خاطر ہر خاص و عام کے ہوئی - اور جس تاریخ سے کہ مؤلف اسکو لکہنا شروع کیا اوسکے ابتدا ہی زمانہ مین بافضال ایزدی و تلطف محمدی نیازمند نے عالم رویا مین دیدار سے آنجناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف عزت پایا - اور دنیا مین جو کچہہ احقر کو اس کتابکے ذریعہ سے فتوحات نصیب ہوئے احقر کا دل ہی جانتا ہے - اور جبکہ دیدار سے سرفراز ہوا - پہر تو دفعتاً آتش عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس زور سے دلمین بہڑکی کہ معہ اپنے لواحقین کے

بارادۂ ہجرت مدینۂ منورہ کے سفر پر آمادہ ہوگیا مگر اللہ جل شانہٗ
ارشاد فرماتا ہے کہ کُلُّ اَمرٍ مَرھُونٌ بِاَوقَاتِہٖ - صرف اوسوقت
اور اوسکے ارادہ کی انتظاری باقی رہی ہے وہ بڑا نکتہ نواز ہے
اور اوسی کا قول ہے کہ - وَتُعِزُّ مَن تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَآءُ - یعنے
وہ جسکو چاہتا ہے عزت دیتا ہے - اور جسکو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے
اور ہر حال مین کُل کا وہ مالک و مختار ہے مگر ہم بندون کو - اوسکے
فضل و کرم سے نا اُمید نہین ہونا چاہیئے - کیا عجب ہے کہ وہ اپنے
حبیبؐ کے صفت و ثنا کے فیض سے میرے اس ارادہ کو پورا کردے
حضرات مین ایک نادار اور مفلوک الحال اوس خدائے پاک کی
درگاہ کا ادنیٰ بندہ - اور اوسکے حبیبؐ کا نام لیوا ہون ایکروز رات
شبکو اپنی ناگفتہ بہ بداعمالی پر نادم ہوکر اپنے اس ارادہ کی ناکامیابی
سے مایوس ہوکر - سو گیا تھا - اوسی شب کو - جو بشارہ کہ ہوا
نظم ذیل سے ظاہر ہو سکتا ہے -

قصیدہ

دورِ افلاک شب و روز ستاتے ہین مجھے
ہجرِ احمدؐ مین دلا خوب رُلاتے ہین مجھے

شاہِ والا سوئے یثرب جو بلاتے ہین مجھے
بختِ خوابیدہ مرے آج جگاتے ہین مجھے

خواب مین ایک کرشمہ یہہ دکھاتے ہین مجھے
پیشوا اہل عرب آکے لیجاتے ہین مجھے

پوچھا خوش ہو کے میں ہر ایک سے جب نام و نشان
شیخ ہیں کہکے وہ نام اپنا بتاتے ہیں مجھے

جا کے شاہ کے آئے ہیں حفاظت کیلئے
اب چلو شوق سے ہم کہکے جتاتے ہیں مجھے

حکم ہے شاہ کا ہمراہ تمہیں لے چلنے کو
با ادب کہکے یہی مژدہ سناتے ہیں مجھے

شوق دیدار نبی ﷺ میں جو وطن سے نکلا
خضر خود راہ ہمارا [illegible] بتاتے ہیں مجھے

یہہ اشارہ ہے سفر ہند سے کرنے کیلئے
اب یقین ہے کہ در شاہ بلاتے ہیں مجھے

دوستو بخشدو تم بہر خدا میری خطا
سوئے یثرب سے مقدر لیے جاتے ہیں مجھے

صبر کی جا ہے دعا کیجئے تم میرے لیے
لیجئے تسلیم بلا شاہ بلاتے ہیں مجھے

جو جو اشفاق و عنایات تمہارے تھے بہلا
یاد تم سب کے [illegible] دلاتے ہیں مجھے

للہ الحمد کہ ہے ساتھ اپنے شاہ [illegible]
[illegible]

ساتھ میرے چلا [illegible]
ہو مبارک [illegible] صدا [illegible] سناتے ہیں مجھے

یہہ خواب تخمیناً چھ مہینے پیشتر دیکھا گیا تھا ـ [illegible] بحمدا امسال حجاج کے قافلے کے ساتھہ عزم سفر کر کے زاد [illegible] متردد تھا لیکن خدائے تعالی مسبب الاسباب ہے اگرچہ یہہ کتاب کسی مولود خوان کے ذریعہ ـ مولانا مولوی جناب میر برکت علی صاحب سابق مددگار صدر مہتمم صفائی بلدہ حال وظیفہ یاب سرکار [illegible] پاس پڑھا گئے تھی ـ جناب ممدوح نے سنکر پسند فرمایا ـ اور [illegible] کے

ارادہ سے واقف ہوکر یہہ ارشاد فرمایا کہ - چند جلدین اس کتاب کے فیض عام کے لئے طبع کروا دینا مناسب ہے۔ اور اوسکو ہدیہ کرکے اوسی ذریعہ مین تم اپنے زاد راہ کا سامان مہیا کرلینا انسب ہے - اور دوسرے چند احباب نے بہی - اس رائے کو پسند کیا اور ہر طرح کی امداد فرمایا - اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیعُ اَجرَ المُحسِنِینَ - یعنے بیشک اللہ احسان کرنیوالون کے اجر کو ضائع نہین کرتا - ورنہ مجہہ مین اتنی استطاعت نہی جو اپنی ذات سے طبع کرواتا - نظر ثانی کے وقت اس کتاب کی صحت مین میرے ایک اشفاق فرما دوست حضرت بلہصاحب صاحب مرحوم و مغفور کے نبیرہ منشی محمد علیصاحب منصبدار المتخلص بہ بیدار نے جو علم فارسی اور شعر گوئی مین یقیناً اپنا نظیر نہین رکہتے ہین مجہکو بڑی امداد دئے - اب مین بعد حمد و سپاس پروردگار عالم و نعت رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب مولوی میر برکت علیصاحب اور مشفقی منشی محمد علی صاحب بیدار کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون اور تمامی دیندار بہائیون کے نسبت جناب باری مین یہہ التماس پیش کرتا ہون کہ اللہ جل شانہ تمام حضرات کو اپنی رحمت کے نظر سے دیکہے اور سعادت دارین سے سرفراز فرماوے اور اپنے حبیب کے دیدار سے مشرف کرے اور بہ طفیل اس نعت مبارک کے تمام دیندار

[illegible] اور عشق رسول مقبول مین مبتلا کرے
[illegible] شریعت کے پابند کرے ضلالت اور گمراہی سے محفوظ رکھے
[illegible] مقاصد دینی و دنیوی کو پورا کردیوے اور خاتمہ بالخیر کرے
[illegible] یقین نصیب کرے اور تمام حضرات کی طفیل سے
[illegible] والاچار کا بھی خاتمہ خیر کرے اور اس حقیر کے
مقصد دلی کو بھی بر لاوے آمین ثم آمین۔

قصیدہ

وہ بھی دن ہے کہ خدا دلکا بھی ارمان نکلے | در اقدس پہ پہنچکر ہی مری جان نکلے
لے اوڑی باد صبا سوے مدینہ ہمکو | یاد گیسوے نبی مین جو پریشان نکلے
خاک رہتی ہی بگولہ کیطرح چکر مین | آتو ارمان ترے گردش دوران نکلے
جب گنہگار ہوے حشر کے دن ہم ثابت | بخشوانے کے لیے احمد ذیشان نکلے
رخ پر نور پیمبر سے ہٹا ہے گیسو | ابر سے آتو بہلا مہر درخشان نکلے
فیض سے داغ غم فرقت پیغمبر کے | شکر ہے قلب و جگر رشک گلستان نکلے
دیکھکر آپکے عشاق کو کہتے ہین ملک | مور سمجھے تھے جنہین رشک سلیمان نکلے
چشم حق بین سے ترے نور کو ہم دیکھتے ہین | شکر کی جا ہے کہ ہم صاحب عرفان نکلے
ق جب بیابان مین ہوا آپکی وحشی کا گذر | پاے بوسی کیلیے شیر نیستان نکلے
پیشوائی کیلیے نجد سے مجنون آیا | جوش وحشت مین جو ہم چاک گریبان نکلے

مستحق ہو گئی فردوس بریں کی تحقیق	شکر ہے تیرا ہم پر ہمیشہ کے ثنا خوان [illegible]

قطعہ در مدح نواب مستطاب خورشید قباب سکندر جناب دارا رکاب [illegible]
فریدون حشمت ارسطو زمان حاتم دوران نواب میر محبوب علیخان فتح جنگ [illegible]
نظام الملک آصفجاہ بہادر اعلیحضرت فیض درجت [illegible] سلطان عالم [illegible]
بندگان عالی متعالی مد ظلہ العالی شاہ دکن خلد اللہ ملکہ [illegible]

[illegible]

شاہ ور کھے تجھے دارین میں خالق میرا | نہ پھرے کوئی [illegible]

در بیان شجاعت

گر بیان تیری شجاعت کا لکھے کلک خفیف | سر قلم ہو گر لکھیگے تیرے دشمن کے بیان

در بیان فراست

ہو بیان مجھسے فراست کا بھلا کیا احوال | توسن فکر سے تیری ہی ارسطو حیران

در بیان عدل

وہ بیان آجائے اگر عدل کی جانب تیرا | ظلم ہر سو [illegible]

در بیان سخاوت

کیا سخاوت کی تری مجھسے رقم ہو توصیف | [illegible]

در بیان لشکر

اے میر حسن شاہ تیرے لطف و کرم سے ہو عنایت — ہو رعایا سب دکن کی خوش و خرم شادمان

در بیان التماس

میں بھی ادنیٰ ہوں [illegible] — کر زیارت [illegible] شہر کی سامان

حال پہ میرے اگر ہووے ترا لطف و کرم — کیا عجب [illegible]

کر کے [illegible] دکن میں جو مدینہ جاؤں — میں [illegible]

سیر [illegible] جو دکن کا تو ہے شاہ — [illegible] جہان

پھل [illegible] تیری ہمیشہ قائم — [illegible] بستان

[illegible] — [illegible] شایان

روز [illegible] کی صورت — [illegible] بطفیل یزدان

[illegible] — یا الٰہی [illegible] جہان [illegible]

طبعزاد شاعر نازک خیال مولانا جناب امتیاز علی خان صاحب منصبدار دیوانی علاقه سرکار عالی۔ المتخلص به نامی۔

جانم فدای کیست به پرس از ادای خویش
اے ترک ناز تا چه کنی بر جفاے خویش

جانم ستان و باز بده نیست مشکلت
از تیغ جان ستان و لب جان فزاے خویش

چون پرده هاے دیده من فرش راه تست
کن پایمال از روش دلرباے خویش

جان و دلم چو صبر و خرد کردمت نثار
جز درد عشق هیچ ندارم براے خویش

از خویش رفته ام چو ترا یافتم بخویش
صد شکر هوش خویش ندانم بجاے خویش

شمس الضحیٰ ز عالم بالا خطاب اوست
بے سایه زان شده است قد حق نماے خویش

یارب کجاست نامه بری یا کبوتری
بر باد داده ام چه هوس نامه هاے خویش

یکدل که بود رفت بسوداے گیسویش
نالم و صد وبال ز آه و بکاے خویش

آن تنگ دل هر آنچه بنجبذ از ان بست
از کوه هیچ نشنوی اِلّا صداے خویش

خالی ز خویش باش که از یار پر شوی
فانوس و شمع ساز دلا رهنماے خویش

آخر بکوے یار مرا رهبری کند
مرهون منتم ز دل مبتلاے خویش

لعلش چه نوش داروے جان است نامیا
درد آکز و بکام نگیرم دواے خویش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی نام تیرا ہے وظیفہ دوست دشمن کا — ترے ہی ذکر مین ہر دم چلے من کا سمرن کا
فدا کر دون مین تری راہ مین سر یہ تمنا ہے — کسی ڈہب سے اتر جاے خدایا بوجہ گردن کا
بہل زخمی ہوا ہی خنجر ابروے احمد سے — طبیبو تم نہ سمجہو اسکو ہی یہ زخم آہن کا
چلا دل میرا مجہکو نہ دو کو اسکو جادو نے — وہ عاشق ہی محمد کا ہی شیدا اونکی چتون کا
مچلکر جان کہتی ہی نکل جاونگی مین تن سے — خدا جانے ارادہ ہی کدہر کا کس کے درشن کا
بنالون آنکہ کی اپنی مین پتلی چاہ او سکو — جو ملجاے کبہی مجہکو نظارہ روے روشن کا
مئے وحدت کو پیکر جہکگیا ہون لغزش پا سے — ملا مجہکو سہارا جب مرے آقا کے دامن کا
لکہا کرتا ہون جسدم وصف تیرا اے محمد مین — مری طبع روان دیتی ہی ہر دم کام توسن کا
مرون گر ہند مین لاشہ چلا جائیگا یثرب کو — نہ باقی ہند مین ہوگا نشان تک میرے مدفن کا
تصور جب کیا مین نے ترے جلوہ کا ہوتا ہے — گراتا برق ہی جان پر تجلا روے روشن کا
مین بلبل گلشن یثرب کا ہون تحقیق تم سمجہو — کوئی پوچہے تو کہدینا پتا بس میرے مسکن کا

سبحان اللہ تعالیٰ شانہ کہ ذات مجتمع الصفات اوس کی یعنے اوس اللہ کی بری ہے شرک اور زوال سے۔ اور الوہیت اور صمدیت اوسکی پاک ہے ادراک وہم و خیال سے مشابہت اعراض و جواہر سے قطعاً مبرا۔

قصیدہ

کیا بیان وصف کرے بندہ ادنا تیرا		نہ ہوا حال فرشتو نپہ ہویدا تیرا
معرفت جسکو ہوہ دیکھے تماشا تیرا		ایک ایک ذرہ مین موجود ہے جلوہ تیرا
کونسا دل ہے کہ جسمین نہین جلوا تیرا		کونسا سر ہے کہ جس بین نہین سودا تیرا
کہلکے ایمانکی قسم کہتا ہون جانو دل سے		مثل و مانند نہین وہم مین حق اسیرا
ہے تو شہ رگ سی بھی انسانکے نزدیک مگر		نہین معلوم فرشتون کو ٹھکانا تیرا
بخش دے میرے جو عصیان تو بڑی بات نہین		نام مشہور ہے غفار خدایا تیرا

واسطہ دیکے محمد کا دعا کر حق سے
دستگیر آج ہی حل ہوتا ہے عقدا تیرا

وہ ایسا معبود مطلق ہے کہ جسنے بنی آدم کے واسطے چراغ رہنمائی کا انبیا کے ہاتھ مین دیا۔ اور تمام عالم کو سید الانبیا سند الاصفیا احمد مجتبے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے شمع جمال جہان آراسی روشن کیا۔ بقول مولف۔

قصیدہ

نور احمد ہے سب سے نرالا		ہے جہان مین اوسی کا اجالا
نام جس کا شفیع الورا ہے		ہے وہی اپنا بخشانے والا

گرد حضرت نہ کیونکر ہو امت ‏ مہ کے اطراف ہوتا ہے ہالا
جس نے رخ پھیرا اپنا نبی سے ‏ ہوگا محشر مین منھ اوس کا کالا
مجھ گدا کے گلے مین الٰہی ‏ ہو درود پیمبر کا مالا
کیا غرض اوس کو خلد برین سے ‏ جو مدینے کا ہے رہنے والا
ایسا رویا فراق نبی مین ‏ غم کا بھر گیا ہے پیالا
جوش دریا ہے کیا میرے آگے ‏ ہجر احمد مین ہون رونے والا
حوض کوثر پہ جس وقت پہنچون ‏ مجھکو ہو یک میسر پیالا
جبہ سا ہون در مصطفیٰ پر ‏ ہون بڑا مین بھی تقدیر والا
ہے یہ یٰسین و طٰہ سے ثابت ‏ انبیا مین ہو تم سب سے اعلیٰ
مین گدائے در مصطفیٰ ہون ‏ ہے میرے حق مین کمل دوشالا
کب وہ آتا ہے جنت کے جانب ‏ سوئے یثرب جو ہے جانیوالا
نور سے جس کے روشن جہان ہے ‏ ہے وہ آنکھون کا میرے اوجالا
مثل پروانہ اے شمع یثرب ‏ ہون مین تمپر فدا ہونے والا
قلب صد پارہ میرا نہین ہے ‏ ہے یہ عشق نبی کا رسالا
ہے جدائی مین حالت یہ میری ‏ دل مین ہے آہ لب پر ہی نالا
یا نبی جان اب جا رہی ہے ‏ کوئی دم مین ہون مین آنے والا
اس قصیدے سے پاؤنگا جنت ‏ ہے یہ خلد برین کا قبالا

ہین جو تحقیق مداحِ حضرت یا نبی اون کا ہو بول بالا

پس اپنے حبیب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے۔ تمام انبیا مرسلین اور ملائکہ مقربین۔ اور آسمان۔ اور زمین۔ اور ہجدہ ہزار عالم کو عالم ظہور مین لایا۔ اور اوس کے وجود باوجود سراپا مقصود کو قبل وجود جمیع کائنات کے خزانہ اختصاص کُنتُ کنزًا مخفیًا سے خلعتِ خاص لَولاکَ لَمَا خَلَقتُ الافلاک کا پہنایا۔

بیان آداب محفلِ مولود شریف

حضرات تعظیم و تکریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جس طرح آپکی حیات مین واجب تھی اوسی طرح پس آپکے وفات شریف کے بھی واجب اور لازم ہے روایات کثیر سے ثابت ہے کہ جس محفل مین ذکر خیر آپ کا بادب اور صدق دل سے ہوا کرتا ہے۔ اوس محفل مین رحمت کے فرشتے درود خوان حاضر رہا کرتے ہین اور اوس محفل پر بار بار رحمت الٰہی کا نزول ہوا کرتا ہے۔ آپ کا ذکر خیر سننا اور پڑھنا موجب سعادت دارین ہی کیونکہ عِندَ ذِکرِ اَولِیاءِ اللّٰہِ تَنزِلُ الرَّحمَۃ یعنے وقت ذکر اولیا اللہ کے رحمت نازل ہوتی ہے۔ اب غور

کیا جاوے جب اولیاء اللہ کا ذکر کرنے سے رحمت نازل ہوتی ہے تو ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر کرنے سے زیادہ تر رحمت کیون نہ نازل ہوگی۔ رباعی

ہوتی ہے جہان مجلس میلاد شریف — لاتی ہے وہان روح پیمبر تشریف
بر آئین نہ کیون اونکی مقاصد بیدار — پڑھواتے ہین جو کوئی کہ مولود شریف

رباعی

اے اہل بزم ذکر نبی ہم سناتے ہین — فیض تنک سے پاک سے مردے جلاتے ہین
داخل ہوا جو بزم مین بیشک ہی جنتی — لوٹو ہم آج دولت جنت لٹاتے ہین

رباعی

سر کے بل آؤ جہان رحمت خدا کی ہے — بچھاؤ فرش جان آمد حبیب کبریا کی ہے
رکھو آنکھو پہ پردہ آنکھ دل کی کھول کر دیکھو — زمین سے تا سما کیا روشنی نور خدا کی ہے

رباعی

مجلس میلاد جو کرواتے ہین — وہ اپنے مقاصد کو صدا پاتے ہین
ہوتا ہے جہان ذکر نبی اے بیدار — سننے کو ملائک بھی چلے آتے ہین

قطعہ

کرواتے ہین جو مجلس میلاد نبی — یارب مع اولاد وہ آباد رہین
عقبیٰ مین بچین نار سقر سے تحقیق — دنیا مین مدام خرم و شاد رہین

قصیدہ

بیا در مجلس میلاد ختم الانبیا اینجا
شنو ذکر جناب سید ہر دو سرا اینجا

تو اے بیمار درد دل مسیحا را چہ میجوئی
طبیب مہربان اینجا دوا اینجا شفا اینجا

اگر در محفل میلاد آئی با ادب بنشین
نداری گر ادب بیرون برو ہرگز میا اینجا

خدا را دوست گر داری اطاعت کن محمد را
قل ان کنتم تحبون را بخوان یا صاحب نہی اینجا

زہی بزم عجب بزمے خوشا بختے عجب ذوقے
ملک اینجا بشر اینجا نبی اینجا خدا اینجا

بیان فضائل درود شریف

حضرات درود شریف حلال کل مشکلات ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے اللہ تعالیٰ
اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ یعنی تحقیق کہ اللہ اور فرشتے اوسی
اللہ کے درود بھیجتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے ایمان والو تم
بھی درود و سلام بھیجو ایسے نبی کریم سراپا رحم پر کہ جس کے طفیل سے کیسی
کیسی بزرگی تم کو حاصل ہوئی اور ارشاد فرماتے ہین خود حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم حدیث اِنَّہٗ لَیَرِدَنَّ عَلَی الْحَوْضِ الْبَتَّۃَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ
اَقْوَامٌ مَا اَعْرِفُہُمْ اِلَّا بِکَثْرَۃِ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ یعنے البتہ بے انتہا دن
قیامت کے روز حوض کوثر پر آئینگے مین اونکو نہین پہچانون گا مگر جانون گا

ہیں اون کو درود کی وجہ سے جو مجھ پر پڑھینگے ۔

قصیدہ

احمد مرسل حامی محشر صلی اللہ علیہ وسلم | تشنہ لبوں کے ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم
مصدر ایمان ہے روئے انور صلی اللہ علیہ وسلم | معدن عرفان سینۂ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم
مطلع صبح ہے جبیں منور صلی اللہ علیہ وسلم | لخلخۂ جان زلف معنبر صلی اللہ علیہ وسلم
آئینہ ہاتھ ہے ذات مصور صلی اللہ علیہ وسلم | سجدہ ادا کر سر کو جھکا کر صلی اللہ علیہ وسلم
کیا اوصاف لکھے اب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم | جس کا ہے عاشق خالق اکبر صلی اللہ علیہ وسلم
جسم کا اون کے سایہ ہو کیونکر صلی اللہ علیہ وسلم | آیا ہے پرتو میم کا لیکر صلی اللہ علیہ وسلم
رشک سلیمان معدن عرفان مخزن ایمان عالی دوران | ہیں شہ شاہان فخر سکندر صلی اللہ علیہ وسلم
امی لقب ہیں عالی نسب ہیں والا حسب ہیں ہادی دین ہیں | آپ سب ہیں اپنے پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم
حسن ہیں اعلیٰ سب سے نرالا میں کیا کہا ہیں کیسا ہے والا | ہے رخ والا مہر منور صلی اللہ علیہ وسلم
دلبر عالم شاہ دو عالم کل کے مکرم کل سے معظم | احمد اکرم دین کے رہبر صلی اللہ علیہ وسلم
برج حمل سے نکلا ہے اختر شکر ہے چمکا اب کا مقدر | نیر اعظم آیا زمیں پر صلی اللہ علیہ وسلم

ہند میں تحقیق اب ہے کیونکر دل میں ہمارے عشق پیمبر
پھرتا ہے جلوہ چشموں میں اکثر صلی اللہ علیہ وسلم

قطعہ

ہے مجلس میلاد مبارک اسجا | پڑھتے رہو یاں درود سب مل بیٹھو
دنیا کے تذکرت چھوڑ دو سب اس جا | تعظیم کی جا ہے یہاں ادب سے بیٹھو

حضرات فضائل درود در درود مین بیسیون (۲۰) احادیث اور سیکڑون روایات اور بہت حکایات موجود ہین جنکا بیان اِن مختصر اوراق مین نہین ہوسکتا ہی چنانچہ حیرت انگیز ہے کہ ایک شخص وقت طواف کعبہ بجائے ارکان مقررہ کے درود شریف پڑھتا اور طواف کرتا ہوا آگے بڑھتا تھا۔ ایک شخص نے پوچھا کہ اے بھائی طواف کعبہ کے جداگانہ ارکان وارد ہین تو ہر مقام پر درود شریف پڑھتا ہے اسمین کیا اسرار ہین اوسنے جواب دیا کہ کوئی اسرار ناقابل بیان مین ہمیشہ اسی رنج وغم مین رہتا ہون اور جناب باری سے یہ التجا کرتا ہون۔

قصیدہ

قسم ہے یا الٰہی یا الٰہی — میرے دل مین تری الفت سمائی
نہ دے اب غیر کی دل مین میرے جا — جو دے تو دے نبیؐ کی آشنائی
الٰہی اور ہے یہ عرض تجھسے — نبیؐ کے در کی ہو حاصل گدائی
رہون یارب گدائے مصطفےٰ مین — نہین مین چاہتا ہون تجھ سے شاہی
مدینے مین مجھے پہنچادے یارب — نہین بھاتی مجھے اون کی جدائی
فراق مصطفےٰ مین مر رہا ہون — میری اب جلد ہو وانتک رسائی
یہی تجھ سے دعا یارب ہے ہر دم — میرے ایمان کو دے تو روشنائی
الٰہی از طفیل مصطفےٰ مین — عذاب قبر سے پاؤن رہائی
خداوندا برائے فاطمہؓ تو — میری اب جلد کر مشکل کشائی
الٰہی از پئے شبیر و شبر — میری کر جلد تو حاجت روائی

اس کے بعد اوس شخص نے محدث صاحب سے کہا کہ اے جناب بپاس خاطر آپکے
کہتا ہون کہ میرا باپ بڑا گنہگار تھا اور فسق و فجور مین گرفتار تھا اتفاقاً مسافرت
مین حج کو جاتا تھا ۔ ایک عارضہ مہلک نے آگھیرا ملک الموت نے دفعتاً خنجر
قضا گلے پر پھیرا ۔ طائر روح نے قفس تن سے پرواز کی مشیت ایزدی سے
چارہ نہین ہے مین نے تیاری کی بیٹھ کے طرف میت کے جو دیکھا تو تمام سیاہ ہے
تھا کہ یہ صورت باعث کثرت گناہ ہے ایسے برادر اب مین کیا کہون ۔
ایک تو عالم مسافرت مین خود حیران دوسرا خوف بدنامی پدر سے پریشان
کس سے کہون کوئی مددگار نہین حالت غربت مین کوئی مونس و غمخوار نہین ۔
جس طرح ہو سکا اوسکی تجہیز تکفین کی وہ میت پیوند زمین کی ۔ مگر مجھے
اسوقت ایک تو باپ کے مرنے کا الم ۔ دوسرے مشاہدہ عذاب کا ستم ۔
ہجوم اندوہ سے ماتم وار تھا اور قریبا سوگوار پدر کا ہوا اور شبانہ روز حضور
اقدس مین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض رسا تھا ۔

قصیدہ

بیکس آوارہ ہون یا رسول اللہ
بے سہارا ہون یا رسول اللہ

لو برائے خدا خبر میری
مین تمھارا ہون یا رسول اللہ

نام اقدس پہ آپکے مین نے
جان نثارا ہون یا رسول اللہ

ہر مصیبت مین آپ کو مین نے
ہانک مارا ہون یا رسول اللہ

منتیں سے دل محمد در دامن کو	میں پیاسا ہون یا رسول اللہ
آپ نے مشکلون میں حل کین	جب پکارا ہون یا رسول اللہ
کر دیا اب یا محمد غم سے مجھے	بے کنارا ہون یا رسول اللہ

اس اثنا میں کیا دیکھتا ہون کہ یکایک ایک روشنی سی نمود ہوئی وہ تاریکی شب سب مفقود ہوئی۔ ناگاہ ایک سواری پر شوکت وجاہ کا ظہور ہوا تمام روے زمین چادر نور ہوا۔ دیکھا کہ ایک بزرگ صاحب وقار نہایت حسین کمال پرتمکین چہرہ سے نور ٹپکتا ہے۔ خوشبو سے دماغ قدسیان مہکتا ہے۔ قریب قبر آئے۔ اور یون زبان معجز بیان سے کہا اے شخص لحد کی مٹی ہٹا تختہ ہٹا قبر کو وا کر میت کو دکھلا۔ اوسوقت مجھکو ایسی ہیبت ہوئی کہ فی الفور قبر کو کھولا اور مٹی کو سرکا کے تختون کو نکالا الغرض حضرت نے قبر میں اوتر کے دست شفاعت میت کے منہ پر پھیرا۔ فوراً چہرہ میت کا آفتاب سا چمکنے لگا۔ عذاب سا بھگنے لگا زائل ہوا سب اندھیرا میں نے جو غور کیا تو بجاے روسیاہی تمام چہرہ نورانی ہے معافی بخشش کی نشانی ہے قدمون پر گر کے کہا کہ یا حضرت پہلے اپنے اسم مبارک سے مطلع فرمائیے پھر اس گناہ گار پر رحم فرمانے کا سبب بتائیے۔ آپ نے فرمایا کہ اے شخص میں محمد رسول اللہ ہون امت عاصی کا مغفرت خواہ ہون سبحان اللہ ہان مومنو کیون نہو آپکی ذات مقدس

[illegible]

قصیدہ

پہنچے [illegible] اسے محمد کی [illegible] آئی ہے
روضۂ پاک سے لبیک ندا آئی ہے

التجا آئی ہے یارب نہ دعا آئی ہے
سب سے آقا کی [illegible] تجھکو [illegible] آئی ہے

کو [illegible] کو مرے صاف مٹا دیتی ہے
جلوۂ یار کی جس وقت صبا آئی ہے

طور جب طور کے بدلے تو کہا موسیٰ نے
اس کے جلوہ کی تجلی [illegible] آئی ہے

زندہ کرتے تو ہو مردوں کو مسیحا لیکن
[illegible]

رحمت حق کا ادا شکر ہو کیونکر ہمسے
ہم گنہگاروں [illegible] آئی ہے

شاید آئی ہے مدینے کے چمن سے یہ صبا
آج [illegible] آئی ہے

آپکے روئے منور کا فدا ہوں حضرت
[illegible] آئی ہے

غم فرقت سے جو غش کھا کے میں گر پڑتا ہوں
نکہت زلف [illegible] صبا آئی ہے

تیغ ابرو سے تمھاری جو ہوا ہوں بسمل
چوٹ [illegible] آئی ہے

آپکے ہجر میں جب روح ہوئی تن سے رواں
قم باذنی کی صدا لیکر قضا آئی ہے

ڈسگئی زلف کی ناگن تو مسیحا بنکر
بھینی بھینی تری دامن کی ہوا آئی ہے

آتش عشق مرے دل میں بھڑکے کیونکر
ہر طرف سے تری کوچے کی ہوا آئی ہے

یا الٰہی کہیں سنبھلے بھی مرا قلب حزین
روز اک فکر نئی دل پہ [illegible] آئی ہے

یاد گیسوئے نبی میں مرے سر پہ تحقیق
شب فرقت کی نئی روز بلا آئی ہے

جب جو آپ نے تشریف فرمائی کا سبب دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ
شخص ہر شب تین سو بار مجھ پر درود پڑھا کرتا تھا۔ ہمیشہ اسی میں مشغول
رہا کرتا تھا۔ فرشتے فوراً وہ ہدیہ درود میرے پاس پہنچایا کرتے تھے یعنی دو
دیر نہ لگاتے تھے۔ تین دن سے جو درود نہ پہنچا میں نے فرشتوں سے
استفسار کیا۔ انھوں نے اسکے جواب میں ظاہر کیا کہ آج تین روز ہوئے
وہ شخص مر گیا ہے۔ انواع انواع عذاب میں مبتلا ہے۔ تعجب مت کرو
کہ جس شخص کو میرے درود کا ورد رہے حیف ہے کہ وہ مبتلائے
عذاب گور رہے۔ لہذا میں خود یہاں آیا۔ اسکو شاید عذاب سے چھڑایا
مومنوں غور کا مقام ہے کہ ہم سیاہ کار حضرت کی شریعت کے پابند
نہیں اور کبھی ذکر خیر کے ذریعہ یاد تک نہ کریں۔ اور نہ اپنے جان و مال کو
آپکی الفت میں ریق برابر نثار نہ کریں۔ رات دن یا دنیا کے جھمیلے سے سو
رہیں۔ اور فکر معیشت میں سر و صفا کریں۔ پس ہماری ناہنجاری کو دیکھو اور
حضرت کے اشفاق و عنایات پر نظر کرو جو ہر حال و ہر مصیبت میں ہمارے
شریک حال رہتے ہیں۔ پس کیونکر نہ نثار ہوں ہمارے اسباب۔ اور
کیونکر نہ تصدق ہوں ہمارے زن و فرزند۔ ہم سیاہ کاروں کو بجز ذات
عالی کے کس کا سہارا ہے جس سے امید نجات کی رکھیں۔ بیشک
آپ ہی رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن اور شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن ہیں گو آپ کے غلام

کیسے ہی کیے ہے سیاہ کار کیوں نہوں میان کل کے دن آپ ہی کو بخشوا
نے گی یہ بیانہ مشتاق عرض کرتے ہیں ۔

غلاموں کی لاج اب نبھاتے بنیگی	تضمین	برے ہیں تو اپنے بناتے بنیگی
کہاں چھوٹتے ہیں گنہگار دامن		میاں کل کے دن بخشواتے بنیگی
کہیں کیا نکیرین ہمکو لحد میں		حضور آپ تشریف لاتے بنیگی
نہ نکلے گی جان آپ جبتک نہ آئیں		وہ نور منور دکھاتے بنے گی
سیاہ کار دنیا میں عقبیٰ کے مجرم		یہاں بھی وہاں بھی بچاتے بنیگی
ہیں سنگین گناہوں کے اعمال نامے		جناب آپ ہی کو تلاتے بنیگی
پھسلتے ہیں پل پر قدم عاصیوں کے		رسول خدا ان بچاتے بنیگی
فرشتے جہنم کے کھینچینگے تبدم		نبی کے کرم چھڑاتے بنے گی

اگر دستگیر عشق اتنا ہوا ہے
یہ فرقت کے صدمے اٹھاتے بنیگی

الحاصل اوس جوان نے محدث صاحب سے کہا کہ اوس دن سے میں نے بھی مداومت ورد درود شریف کی اختیار کی اور کثرت کی یہی وجہ ہی جو اظہار کی سبحان اللہ مومنون خوشا النصیب ہمارے جو خداوند کریم نے ہمکو اپنے حبیبؐ کی امت میں پیدا کیا۔ اور زہے قسمت ہمارے جو ہم ایسے شفیق و رفیق سلطان کے غلام کہلاتے ہیں بیشک بجز ذات آنحضرتؐ کے ہم سیاہ کارن

کا کوئی غمخوار نہیں جو امید نجات کی رکھتے بقول ع دلعزیز۔

قصیدہ

غیر تو اے ہمہ امت مونس و غمخوار نیست   یا نبی روز جزا جز تو شفیع و یار نیست

لطف فرما روز محشر بر گروہ عاصیان   جز تو و اندیشش حق مارا کسی غمخوار نیست

من گنہگار توام لیکن نظر بر رحمت است   ہر چہ خواہی کن مرا گریان بکار نیست

از من بیدل چہ پرسی شرح غم یا مصطفیٰ   کے بود پوشیدہ بر تو لایق اظہار نیست

بہر دیدار تو من تا کئے بگریم خون دل   طالب دیدار را تسکین بجز دیدار نیست

اے مسیحائے زمانہ از تپ دوری تو   زار گشتم زار گشتم طاقت گفتار نیست

قبر تاریکم ندارد احتیاج از روشنی   داغہائے عشق او کمتر از انوار نیست

ہر چہ خواہد میکند تحقیق رب العالمین
بندہ را در حکم مولا حاجت اصرار نیست

پھر روایت ہے مسلمانون کے حق مین سراسر ہدایت ہے کہ ایک شخص مرد صالح متقی ہزار دینار کا قرضدار تھا کمال تنگدستی کے باعث اوسکو زر قرضہ ادا کرنا دشوار تھا قرض خواہ نے تنگ ہوکر حاکم سے فریاد کی طلب اپنی جائداد کی قاضی نے حسب درخواست اوسکے داین سے کہا کہ اچھا تجھکو چالیس دن کی مہلت دیجاتی ہے۔ اس عرصہ مین ادائی دین کی بڑی گنجایش ہے۔ مرد صالح بیچارہ مصیبت کا مارا مایوس و پریشان سر گریبان اپنے کو جناب قاضی الحاجات کے طرف رجوع کیا اور نہایت حسن اعتقاد سے شبانہ روز

اور یہ درود شریف کا ورد کرتا اور بار بار پکارتا کہ اَغِثْنِی یَا رَسُولَ اللّٰہ یعنی
پہنچیے فریاد کو میرے یا رسول اللہ۔ اور بعد درود کے یہ عرض کرتا تھا۔

قصیدہ

بھیجیو فریاد اے باد صبا ہو سکے جس طرح گذر اوس شاہ کو تسلیم کر نعلین پا کو چوم کر
کہنا اے شاہ کہ تم شافع محشر ہو بشر یک عاشق خستہ جگر تا ہے تمہیں ہمکو یاد کر
اے شاہ زمان خوش بیان کر ہو دینی کو روان پنج پردے سے بیگمان پیمبری کی آن شان
کر عنایات کریما بیان اے حامی درماندگان یک آپکا ہی مدح خوان ہو حرم کی او پر نظر
اے آفتاب پیشوا پیمبر خدا بہر خدا اوس شاہ کے روضے پہ جا جو ہے امام دو سرا
کہنا ہی سر یہ جھکا اے نور ذات کبریا اک آپکا ہی شیفتہ کیجیے اوسکی خبر
اوس شہر پر ترسے کیا ہون نہیں آگہی تجھکو قسم ہے آنکی جا بدیئے ملے کبھی
کرے اے نسیم صبح کی کہنا کہ اے سرور سبھی عاشق تمہارا ہر گھڑی رہتا ہی غم تشنہ جگر

پس اوسنے یہ درود مذکورہ بعرض رسا مقبول بارگاہ رسول خدا ہوئی یک بیک
دریائے رحمت جوش زن ہوا شب کو وہ جوان سنے آپکو خواب میں دیکھا
ارشاد فرماتے ہیں کہ اے شخص تو یہاں کے بادشاہ کے پاس جا اور
اوس سے تین ہزار دینار لا۔ جب وہ بیدار ہوا سوچا کہ کوئی دلیل اس باتکے
ثبوت کی میرے پاس نہیں کسی طرح تین ہزار دینار ملنے کی آس نہیں۔
دوسری شب آپ نے پھر جلوہ فرما ہوکر تاکید فرمائی۔ اوس جوان سنے

مارے حجاب کے کچھ زبان نہ ہلائی۔ تیسری شب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جانے کا سبب استفسار فرمایا۔ اوس کے جواب مین اوس نے دست بستہ یہ اظہار کیا کہ۔ یا رسول اللہ میرے تصدیق کلام کی اوس کے پاس کیا دلیل ہے۔ اوسکے یقین لانیکی کون سبیل ہے۔ ارشاد ہوا۔ اوس سے کہنا کہ تو بعد نماز صبح کے طلوع آفتاب تک پانچہزار مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے بعد اوسکے کوچہ کاروبار مین جو قدم دہرتا ہے وہ سب تیرا مقبول ہے اور تجھکو درجہ اعلے حصول ہوا۔ اس بات سے سواے حق تعالی اور کراما کاتبین کے کوئی ماہر نہین یہ راز تیرا کسی پر ظاہر نہین اے عاشقان رسول مقبول نثار جان کا مقام ہے۔ دیکھو ہم غلامون پر حضرت کی کیسی کیسی نوازش و اکرام ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ۔

(مَنْ رَاٰنِی فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ) صَدَّقْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ خوشا نصیب اوس شخص کے جسنے کہ دیدار مبارک سے آپکے مشرف ہوا۔ اور جسنے آپکو دیکھا بیشک اوسنے خدا کے دید کا اقرار کیا۔ بقول مولف۔

قصیدہ

جلوۂ حق یا محمد روے تو	کعبۂ جن و بشر ابروے تو
طوق شد بہر دل دیوانہ ام	حلقۂ گیسوے عنبر بوے تو
بہر قتلم حاجت شمشیر نیست	ذبح کن از جنبش ابروے تو
دل پریشانست چون سنبل مدام	در خیال زلف عنبر بوے تو

کے گئے بگرد و قرب تو حاصل مرا / نسبتم نے از سگان کوے تو
ما نمی خواہیم گلزار جنان / ہست مارا باغ جنت کوے تو
بہر حق کن لطف بر صید دلم / ہست این وابستہ گیسوے تو
رحم فرما روز محشر یا شفیع / بینم از بہر شفاعت سوے تو
غنچہ دل یا نبی کے بشگفد / جز ہواے دامن خوش بوے تو
روز و شب باشد مرا پیش نظر / ہیچو طوبیٰ آن قد دلجوے تو
[illegible] / دل تصدق جان فداے روے تو
زندہ جاوید باشم تا ابد / گر سر من گرد شود در کوے تو
[illegible] / تشنہ لب تحقیق آمد سوے تو

پس اوس مرد صالح نے بادشاہ کے پاس جاکر۔ احوال خواب کا بیان کیا اور جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔ عیان کیا۔ بادشاہ ماجراے خواب سنکر بہت شاد ہوا۔ بند غم سے آزاد ہوا تین ہزار دینار اوسی وقت اوس شخص کے پیش کش کیا اور کہا یہہ سب سبب سے جو کچھ کہ تمنے تیتے دئے۔ اب مابین تمھارے اور ہمارے روابط محبت کے مستحکم ہوئے آج سے تم میرے محرم راز ہوئے۔ جو کچھ تم کو ضرورت ہو جس چیز کی حاجت ہو بے تکلف بیان کرنا۔ اور اس خادم کو اپنا مرہون منت کرنا۔ اسکے بعد بادشاہ نے جناب باری میں سجدہ

شکر ادا کیا اور باشتیاق ۔ دیدار رسولؐ پروردگار یون عرض کیا بقول مولف

قصیدہ

دیر کیا ہے رخ سے پردہ اب اٹھانے کیلئے — طالب دیدار کو جلوہ دکھانے کیلئے

سیکڑون لاکھون ہزارون مین خداوند جہان — منتخب تمکو کیا دلبر بنانے کے لئے

ایک عاشق تھی زلیخا حسن یوسفؑ کی مگر — آپ ہو محبوب اب ساری زمانے کیلئے

روتے روتے بنگئی ہے آنکھ ساونکی جھڑی — ہے ارادہ ہجر مین دریا بہانے کیلئے

جب تمھاری یاد مین آتے ہین مجھکو ہچکیان — جام کوثر لاتے ہین حورین پلانے کیلئے

عشق احمد مین فنا ہوکر جو پائی ہے بقا — موت آئی ہے مجھے دیکھو جلانے کیلئے

ہو میسر جام وصلت یک تمہارا یا رسولؐ — چاہیے کچھ تو لگی دلکی بجھانے کیلئے

یاد احمد مین نکل جائے جو دم تن سے میرے — اے مسیحا تم نہ آو پھر جلانے کیلئے

کشتۂ ہجر نبیؐ کا کیا کروگے تم علاج — کیون طبیبو آئے ہو ناحق ستانے کیلئے

جرم ہیں کے چلین گر سوئے دوزخ یا نبیؐ — خوف کیا ہے آپ ہین مجھکو چھڑانے کیلئے

کثرت عصیان کے باعث منھ کفن مین ہے چھپا — شرم آتی ہے مجھے صورت دکھانے کیلئے

دوستو حاجت نہین تلقین کی ہنگام نزع — آئینگے آقا مرے کلمہ پڑھانے کیلئے

حسرت دیدار مین تحقیق مرنا خوب ہے
آئینگے شہ قبر مین جلوہ دکھانے کیلئے

الحاصل مرد صالح بادشاہ سے رخصت ہوکر ۔ قاضی کے پاس آیا ۔ قرض خواہ کے دینار دیکر مضمون خواب سُنایا ۔ قاضی سے نے کہا سبحان اللہ جس شخص کے

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم حامی و مددگار ہیں ہم
اوس سے طالب دینار ہوں - میں ہرگز نہ دونگا تمہارا دشمن میں اپنی جان سے
دونگا الغرض قاضی نے ویسا ہی کیا - قرضخواہ جب یہ ماجرا سنا پشیمان ہوا -
اور قاضی سے کہا - کہ یہ بھی تین ہزار دینار انہیں کو دیجیے - [illegible]
لیجیے - اور میں نے بھی اپنا قرضہ معاف کیا [illegible]
اے دیندار بھائیو کیوں غافل رہتے ہو ہر وقت ورد ان درود شریف کا سے
غافل نہ ہو بیشک درود شریف حلال مشکلات ہے درود شریف کے
پڑھنے والے کو - دنیا میں راحت اور عقبی میں نجات ہے -

تمام حضرت پہ لاکھ بار درود		بے عدد اور بے شمار درود
ہمکو پڑھنا خدا نصیب کرے		دم بدم اور بار بار درود

بیانِ فضائلِ محفلِ میلاد شریف

حضرت امام جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص خلوص نیت سے مجلس میلاد برپا یا ارشاد کرتا ہے - یا صدق دل سے ذکر خیر سنتا ہے وہ سال بھر بلا سے محفوظ رہتا ہے اور مقصدِ دلی اوس کا بر آتا ہے -

بیادِ مصطفی جو اشک سے دامن بھگوتے ہیں	رباعی	وہ گویا حرف عصیان اپنی لوح دل سے دھوتے ہیں
ہی کیا بہتر رحمت اونکا جو طیبہ میں فنا ہو کر		قریب روضۂ انور بزیر خاک سوتے ہیں

واسطے پرجال باکر بیٹھتا ہے اسکے کہین کہین عاشقان رسول مقبول صلعم میلاد
شریف پڑھواتے ہین توکسی نے اوسکو بدعت کہتا ہے اور کسی نے عذر بیماری
یا دوسرا حیلہ کرکے جگنا مضر حکیم کا مقولہ سناتا ہے اور کسی نے بانی محفل کے
خاطر اگر محفل میلاد مین حاضر بھی ہوتا ہے تو غلبۂ خواب سے پڑہ پڑہ جاتا ہے
ویا فسانہ ہی کہنا شروع کرتا ہے ہان کہین ناچ رنگ ہو یا ڈومنیان کا تیز
ہو تو وہان بڑی شوق سے حاضر ہوتے ہین ایسے جلسون مین تمام تمام شب
شوق سے جگتے ہین۔ ایسا جگنا حکیم تو کیا اگر آسمانی فرشتہ بھی کہدے
مضر مبدل بہ شفا ہو جاتا ہے۔ اور اس قسم کا خرچ سعادت دارین گردانا
جاتا ہے۔ اے دیندار بھائیو وسے ہی ہے پیارے بھولے ہر چند کہ میرا
یہ بیان اسوقت تمکو سم قاتل ہنسا ہم بنا ہوگا۔ دیکھو خدا سے ڈرو یہ دو روزہ
زندگی پلک جھپکتے ہی جھپکتے فسق و فجور مین گذر جاوے گی آخر ایک روز
بمصداق کل نفس ذائقۃ الموت کے سبکو مرنا اور پھر قیامت
کے دن زندہ ہونا اور خداوند کریم کو جواب دینا برحق ہے اسوقت خدا
و رسول سے شرمانا ہوگا۔ پس توفیق دے اللہ جل شانہ تمام دیندار
بھائیون کو۔ کہ عذاب خدا سے ڈرین اور اوسکے رسول کریم کی اتباع
کے پابند ہین۔ اور اپنے آقا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ
وسلم کی عشق و محبت مین مبتلا ہو جائین سوائے برحال من۔

قصیدہ

خوف عصیان سے مین آنسو جو بہاتا جاتا | ہی یقین بحر کرم جوش مین آتا جاتا
پرتو نور نبی کا شکے گرتا دل پر | مہر سا آئینۂ قلب چمکتا جاتا
چشم گر ہوتی جو دیدار نبی کے قابل | جلوۂ حق میرے آنکھون مین ہی پھر تا جاتا
سنگ زینہ جو بنا رہتا در اقدس کا | بوسے نعلین مبارک کے مین لیتا جاتا
بخت خوابیدہ اگر جاگ گئے ہوتے یارب | شہر یثرب کو سر آنکھون سے مین چلتا جاتا
لوگ دیوانہ نہ کہتے مجھے ہی وحشت دل | سر سے گیسوے پیمبر کا جو سودا جاتا
سوزش عشق نبی دل مین الٰہی ہوتی | شمع سان محفل عالم مین مین جلتا جاتا
باغ یثرب سے نسیم سحری گر آتی | غنچۂ دل صفت گل میرا کھلتا جاتا
دل میرا اونکی جدائی مین بہت دق ہوتا | مرض عشق جو اے رشک مسیحا جاتا

بسمل عشق نبی گر چہ مین ہوتا تحقیق
بس مردن مرا لاشہ بھی تڑپتا جاتا

اے مسلمانون افضل ترین عبادت اور بزرگ ترین ریاضت ہم گدایون کی اپنے آقا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے جو کہ وسیلۂ حاجات دنیا اور ذریعۂ نجات عقبیٰ ہے۔ خوشا حال اون عشاقون کا جو کہ آپکے عشق و محبت مین اپنا مال و زر لٹا کر آنجناب اقدس کی حضوری پاتے ہین اور ایک ہم ہی بدقسمت اور پریشان حال ہند مین رہکر کف افسوس ملتے ہین۔ بقول مولف۔

قصیدہ

سینہ چھٹکر جو بنے مرا مسکن ہوتا | سامنے روضۂ پرنور کے مدفن ہوتا
عشق سرشار نبی قلب سے کرتا جو اثر | مثل خورشید کے دل میرا بھی روشن ہوتا
جذبۂ عشق نبی سے جو میں ہوتا بیتاب | خواب میں احمد مختار کا درشن ہوتا
خوب تھا خلد میں ہمراہ پیمبر جاتا | ہاتھ میں احمد مختار کا دامن ہوتا
الفت احمد مرسل سے دل میں ہوتی | ورنہ ہر سو داغ محبت کا بہ مخزن ہوتا
قد احمد کا ہوتا جو یہ بلبل عاشق | شاخ طوبی پہ یقین ہے کہ نشیمن ہوتا
لب دندان پیمبر کی جو الفت ہوتی | دل مرا گوہر و یاقوت کا معدن ہوتا
اثر عشق پیمبر سے جو ہوتا عارف | نور عرفان کا مرا قلب بھی مخزن ہوتا
قلب میں عارض رنگین کی جو الفت ہوتی | دل پہ داغ مرا غیرت گلشن ہوتا

دل میں ہوتی جو تری عشق نبی کی لذت
سینہ گنجینۂ اسرار کا معدن ہوتا

حضرت مولانا عبداللہ بن عیسیٰ انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں ایک بڑھیا نیک بخت پرہیزگار رہتی تھی دن رات عبادت کرتی تھی جب وہ مرگئی تو اوسکے اسباب میں ایک دینار کہ وہ بھی اوس غریبہ نے سوت بیچ بیچ کر جمع کیا تھا نکلا اوسکے بیٹے نے عہد کیا کہ اس دینار کو کسی ایسے کام میں صرف کیا چاہئے کہ جس سے مجھے اور اوس ضعیفہ کو ثواب حاصل ہو اسی فکر میں تھا کہ ایک روز اوسنے کسی مقام پر جا نکلا جہاں چند فقرا بیٹھے ہو کر ذکر خیر جناب سید الانام علیہ الصلوات والسلام کا کر رہے تھے اور حالت شوق و ذوق میں خوشحال تھے

جوان نے پوچھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے لوگون نے جواب دیا۔

قصیدہ

جشن میلاد نبی کرتے ہین ہم — غم سے مسلم ہے خوشی کرتے ہین ہم
جب مدینہ کا ارادہ تھا ہمین — قصد جنت بھی تبھی کرتے ہین ہم
کیون نہ ہووینگے ادا احکام خدا — واسطے رحمت الٰہی کے بیان کرتے ہین ہم
جب کتابون کی فضیلت پڑھتے ہین — فاضلو نسے ہمسری کرتے ہین ہم
کیون نہ ہو ہمکو نبی سے عشق یکسان — آپ ہی کی پیروی کرتے ہین ہم
جب شب معراج مین گیسو لٹکا ہی دل — مدح گیسوئے نبی کرتے ہین ہم

اسکے بعد اہل محفل نے اوس جوان سے کہا کہ اے برادر اس فرح خیر کی
برکت سے ہم تمام انشاء اللہ بخشے جاوینگے۔ جوان بھی اوس محفل مبارک مین شامل
ہوا۔ پھر اوس جوان نے اوسی شب خواب دیکھا۔ کہ گویا قیامت قائم ہے اور
منادی غیب۔ ہر ایک شخص کو فلان ابن فلان کہکے نام بنام پکارتا ہے آخر
نوبت اوس جماعت کے بلانے کی پہنچی جسمین یہ جوان بھی شامل تھا۔ اور
منادی غیب نے کہا کہ مرحبا بکم اللہ۔ یعنی رحمت ہو خدا کی تم پر
اے لوگو تم مین سے حق تعالیٰ نے ہر ایک کو ایک ایک محل جنت مین رہنے کو
عطا فرمایا ہے جوان کہتا ہے کہ مین بھی اوس جماعت کے ساتھ چلا وہان
ایک مکان عظیم الشان دیکھا کہ۔ اوسکے بالاخانے پر حورین بناؤ سنگار
کرکے بیٹھی ہین جب مین نے اوس مکان مین جانیکا قصد کیا تو

ایک فرشتے نے میرا دامن پکڑ کر کہا کہ اے عزیز یہہ مکان اوسکا ہے جس نے مولود شریف کی محفل کی تھی۔ اور یہہ دوسرے مکانات جو اوسکے گرد ہیں۔ حاضرین محفل کے لئے ہیں جنہوں نے ذکر میلاد شریف شوقِ دل سے سُنا ہے۔ اور اونکے نام پر درود و سلام بھیجا ہے غرض یہہ جوان بیدار ہوا۔ اور صبح کو اوسی دینار کے صرفہ سے محفل میلاد شریف ترتیب دیکر تمہید بیان میں لایا۔

یہہ بزم بزمِ مولدِ ذکر اله ہے	یہہ مجلس رسولِ فلک بارگاہ ہے
اس گھر سے تا بعرش یہی ایک راہ ہے	جلدی چلو کہ محفل میلاد شاہ ہے
جو آگیا یہان ہمہ تن نور ہو گیا	سارے گناہ مٹ گئے مسرور ہو گیا
یہہ بزم جلوہ گاہ رسولِ زمانکی ہے	یہہ بزم جلوہ گاہ ہے سب انبیانکی ہے
یہہ بزم جلوہ گاہ شہِ مرسلان کی ہے	یہہ بزم جلوہ گاہ شفیعِ جہانکی ہے
اس بزم کی تمام زمانے مین دھوم ہے	ملتی ہین نعلین ملک کو بھی یہان یہہ ہجوم ہے
اس جا فلک سے بارشِ بارانِ نور ہے	رفعت سے یانکی پست بلندی طور ہے
یہہ محفل حبیب خدائے غفور ہے	جو کوئی اس سے دور ہے جنت سے دور ہے
کہتے ہین جسکو عرش یہی وہ مقام ہے	یہہ بزم ذکر مولد محبوب الٰہ ہے
ہے فرش نوریان سے وہانتک بچھا ہوا	سر پر ہے شامیانۂ رحمت تنا ہوا
پھولون لگا ہے دریچون پہ پردا پڑا ہوا	ہر سمت سے ہے باب شفاعت کھلا ہوا

پنکھا لگا ہے رحمت رب مجید کا
کمرہ سجا ہے جد حسین شہید کا

شیشے لگے ہین اصاف کے باتو گرد ہے
جو بکہ ہے وہ محفل عالم مین فرد ہے
جنکی چمک سے چہرہ خورشید زرد ہے
کوئی گلاس سبز کوئی لاجورد ہے

پھیلا جو کائنات مین عالم یہہ نور کا
گل ہو گیا چراغ سر شام طور کا

ہے عطر اعتقاد تو پان اتحاد کا
چونا ہے نور روشنئ دین وداد کا
ہے چھالیہ جو حب کی تو کتھا ہے داد کا
زردہ ہے زردئ رخ عاشق کی یاد کا

بٹتے ہین خوب ہار ثواب درود کے
ملتے ہین پھول رحمت رب ودود کے

تقسیم ہونگے نقل ثواب عظیم کے
حصے ملینگے لطف خدائے کریم کے
ساغر چلینگے رحمت رب رحیم کے
تورے بٹینگے نعمت فیض عمیم کے

اس بزم پاک مین جو کوئی دل سے آئیگا
فردوس مین مکان وہ رہنے کو پائیگا

مسند وہ چار باغ کہ نایاب روزگار
ہر ایک بوٹے پر گل فردوس ہو نثار
تکیو نپہ وہ بہار کہ حسن فدا بہار
ہر بیل رشک سنبل گیسوئے پیچ دار

ہر بوٹہ گلبن چمن روزگار ہے
ہر پھول باغ صنعت پروردگار ہے

ہر ایک گلاب پاش ہے سلوا باغ خلد
مجمر ہے رشک لالہ حمرائے باغ خلد
دودہ بخور گیسوئے حوران باغ خلد
ہر عطر دان ہے گل رعنائے باغ خلد

عطر مراد سے ہے یہہ غنچہ بھرا ہوا
اجر و ثواب سے یہہ چمن ہے ہرا بھرا

کیسا مکان یہہ کیسی عمارت ہے دلستان
کیسا وسیع صحن ہے کیا خوب سائبان

قصرِ بہشتِ خلد کہا اور یہہ کہان	حورین تصدق اسپہ کرین گلشن جنان
یہہ جائے پاک مقدم خیر الانام ہے	دروازہ اس مکان کا باب السلام ہے
یان آمدِ رسول علیہ السلام ہے حوران باغ خلد کا یان ازدحام ہے	یان کا ادب کرو یہہ ادب کا مقام ہے جن و ملک کے ورد زبان یہہ کلام ہے
اس بزم پاک مین جو ہم آئے خوشا نصیب	رونق فزا یہان ہین خود اللہ کے حبیب
موسی ہین گرم روشنی کے اہتمام پر ہین حضرت خلیل مکان طعام پر	مصروف خواجہ خضر ہین تقسیم جام پر مشغول ہر نبی ہے غرض ایک کام پر

نعلین اہل بزم کا تو پاسبان ہے
مسکین سے سر نجات کا بس یہہ نشان ہے

بعد اوسکے اہل بزم سے خواب کا حال کہا جسنے یہہ ماجرا سُنا ۔ اوسنے عہد کیا کہ تا زندگی اس مجلس عالی کے چھوڑنے کا اتفاق نہ ہوگا ۔ دوسرے روز پھر اوس جوان نے خواب دیکھا ۔ کہ دو مکان جڑاؤ کہ اوسکے ادنی جواہر کے آگے سات ولایت کا خراج ایک جو کے برابر ہے ۔ تیار ہین ۔ اور بہت سے مکانات اونکے اطراف ہین اون دونو مکانون مین سے ایک مکان مین وہ ضعیفہ بہت عمدہ کپڑے پہنی ہوئی ۔ نہایت شان و شوکت سے مسند زرنگار پر تکیہ نورانی لگائی بیٹھی ہے ۔ اور اوسکے لباس سے ایسی خوشبو آرہی ہے کہ

اگر مُردے کے دماغ مین پہونچے تو۔ قبر سے جی اوٹھے۔ جوان نے اوس ضعیف سے سبب اس مرتبے اور عزّت کا پُوچھا۔ اوسنے کہی کہ اَے بیٹا یہہ مرتبہ بدولت اوسی دینار کے ہے جو تُو نے محفلِ میلاد شریف مین خرچ کیا۔ اور یہہ دوسرا مکان۔ اوس خدمت کے انعام مین تیرے واسطے تیار ہوا ہے۔ اور دوسرے سب مکانات اطراف کے حاضرین مجلس کے واسطے بنے ہین جنہون نے مجلس مولود شریف مین حاضر ہو کر ذکر محبوبِ خدا سُنا ہے اور اپنا جان و مال آپکی مُحبّت مین فدا کیا ہے۔ اَئے مسلمانو۔ ایسے جناب کے نام پر جان و مال نثار کرو۔ تاکہ قیامت کے دن وسیلۂ نجات ہم گنہگارون کا ہو۔ جیساکہ کسی عاشق کا قول ہے۔

جان و دل اوس شہ لولاک پہ قربان کیجے	قطعہ	اونکے قدمونپہ تصدق یہہ دل و جان کیجے
مال کیا چیز ہے اوجانکی حقیقت کیا ہے		لاکہہ جان فرش رہ مقدم جانان کیجے
بخشگئے جسکی شفاعت کے سبب دوزخ سے		ایسے محسن کا ادا شکر کس عنوان کیجے
آہ جب دولتِ دیدار ہی ہمکو نہ ملی		کیون نہ اس عمر کو صرف غم حرمان کیجے
سامنے آپکے اَئے مہرِ سپہرِ رحمت		عرض کیا کیا الم شام غریبان کیجے

شدّتِ رنج و محن جُرم و گُنہ کی ظلمت
کیا غم درد کو اظہار و نمایان کیجے

نقل ہے کہ جب حضرت نوح علیہ الصلوات والسلام کو طوفان کی خبر دیگئی اور حکم ہوا۔ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار تختے بناؤ۔ اور ان پر ہمارے نام سے شروع کرکے سب پیغمبروں علیہم السلام کے نام ایک ایک تختے پر لکھو۔ چناچہ حضرت نوح ع نے ویسا ہی کیا۔ اور ہر تختے پر ایک ایک پیغمبر کا نام لکھا۔ صبح کو وہ سب نام مٹ گئے۔ پھر دوبارہ لکھے دوسرے دن پھر وہ نام سب مٹ گئے۔ تب حضرت نوح ع نے بارگاہِ صمدیت مین۔ مناجات شروع کی ارشاد ہوا۔ کہ جس طرح ہمارے نام سے۔ شروع کیا ہے۔ اوسیطرح۔ ہمارے محبوب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر تمام کرو۔ جب حضرت نوح ع نے نام نامی ہمارے پادشاہ دوعالم کا لکھا غیب سے آواز آئی۔ کہ اے نوح اب تمام ہوئی کشتی تمہاری۔ سبحان اللہ مومنون کیا شان محمدی ہے جسکے اظہار مین زبان ہر فرد بشر کی قاصر ہے۔ بقول مؤلف

قطعہ

نرالی کیونکر ہو شانِ محمد	خدا آپ ہے مدح خوانِ محمد
بلا کر شب وصل عرش بریں پر	خدا ہی تو تھا میزبانِ محمد
کلام الٰہی سے ثابت ہوا ہے	زبان خدا ہے زبانِ محمد
زبان میری قاصر ہے وصف نبی میں	خدا ہی سے پوچھو بیانِ محمد

سراسر ہے نور خداوند عالم
محمدؐ کے جلوہ مین خالق عیان ہے
جو دیکھا محمدؐ کو دیکھا خدا کو
خدا اور ساری خدائی کو واللہ
نہ قربان کیونکر ہو وقت تبسم
قدم چومتا دل کی حسرت نکلتی
مرے مرغ دل کے لئے دام ہوکر
پڑا داغ دل پر ہے عشق نبیؐ کا
سمجھکر مین خنجر ہی پہیرون گلے پر
خودی مٹہی جائیگی تجو دبنا کر
نہین قصر جنت کی پرواہ ہیگی
خدایا تو اپنے ہی فضل و کرم سے
کرون شکر کس طور باری تعالے

وہ جسم محمدؐ وہ جان محمدؐ
بیان کرتے ہین نکتہ دان محمدؐ
یہہ گویا تہی سہر دم زبان محمدؐ
تہی مرغوب بوئے دہان محمدؐ
جو دیکھے قمر در فشان محمدؐ
ہین ہوتا خدا پا ز دان محمدؐ
کئے صید ہین گیسوان محمدؐ
ہین رکہتا ہون بس یک نشان محمدؐ
نظر آئین گر ابروان محمدؐ
جو دیکہون رخ دلستان محمدؐ
ملے مجھکو گر آستان محمدؐ
بنا دے مجھے دربان محمدؐ
بنایا مجھے مدح خوان محمدؐ

ہین بلبل ہون نیر کا تحقیق سمجھو
ہے مسکن مرا بوستان محمدؐ

بعد اوسکے چار تختو نکی جگہہ اور خالی رہی ۔ حضرت نوح عؑ نے
جبرئیلؑ امین سے پوچھا کہ تختہ اخیر تو ختم المرسلین کے نام سے

پورا کیا - اب یہہ چار تختونکی جگہہ جو خالی ہے - اون تختون پر - حیران ہون کہ وہ کون ہین ایسے - جنکا نام لکھا جائیگا - کسواسطے کہ - بعد ختم المرسلین کے - کوئی پیغمبر نہو گا - جبرئیل ع نے کہا - اَے نوح ع - اوس شاہِ نامدار کے چار یار ہین کہ دین واسلام کے اور آئین ایمان کے چار رکن ہین - یہہ چارون تختے اونکے نامون سے مرتب کیجئے - تب یہہ کشتی کنارہٴ نجات پر پہونچے گی -

رحم کر یارب محمد مصطفی کیواسطے		مجرمونکو بخش صدیق ہدا کیواسطے
راہ دین دکہلا عمر رض سے رہنما کیواسطے		شرک سے رکہہ دور عثمان رض باحیا کیواسطے
	حل مشکل کر علی رض مرتضی کیواسطے	
ہول محشر سے ہے دل اپنا نہایت بیقرار		دیکہہ کر بار گناہونکو سدا ہون اشکبار
وقت پرسش کے جو پوچہیگا مجہے پروردگار		تب یہی کہتا ہونگا فضل کر اَے کردگار
	رحم کر حضرت حسن رض شاہِ علا کے واسطے	
مین ہون اپنی عمر سب حرص وہوا مین کہو رہا		خواب غفلت مین جہانکے مین ہون آکر سو رہا
یاد کر کے دن قیامت کا سدا ہون رو رہا		خوف محشر سے دل مغموم پر غم ہو رہا
	کر کرم یارب شہید کربلا کیواسطے	
ہے یہی پروردگارا بادشاہا التجا		صدمہٴ جانکندنی اور قبر سے کردے رہا
نور سے ایمان کے میری لحد کر پرضیا		یا الٰہی یہہ میری مقبول کر تو اب دعا

۱۰/۱

	ازبرائے فاطمہ خیر النساؑ کیواسطے	
مین نے جو کچھہ کہ کیا ہوں تجھپہ اظہار ہے تو مرا مالک ہے یارب اور تو غفار ہے		تجھسے کچھہ پنہان نہین تو واقف اسرار ہے لطف فرما لطف فرمایہہ دعا ہر بار ہے
	حمزہ و عباس و نو پارسا کے واسطے	
عاقبت باخیر کر یارب یہی ہے آرزو مین دوزخ نہ دیکھون فضل سے تیرے کبھو		نار دوزخ بیچ جنت کی دکھلا سیر تو یہہ مری مقبول کر یارب دعا اور عجز تو
	باقر و جعفر امامؑ باصفا کے واسطے	
تو مرا مالک ہے یارب مین ترا بندہ غلام حرص دنیا کی چھوڑا دے دل سے میرے بس تمام		شغل دل کو مرے تیری محبت کا مدام تیر الفت کا پلا دے بھر کے یارب مجکو جام

آئے عاشقان روئے محمدؐ و اے شیفتگان گیسوئے احمدؐ ۔

جانو اور آگاہ ہو کہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ۔ مادہ تمام موجودات اور خلاصہ جمیع کائنات کا ہے ۔ یعنے جب صانع باکمال کو ظاہر کرنا اپنے حسن بے زوال کا منظور ہوا ۔ پہلے نور احدیت سے نور احمدی پیدا کیا ۔ اور تمام موجودات کو اوسکے نور سے ۔ عالم ظہور مین لایا اور ظہور اوس ذات ستودہ صفات کا سب انبیا کے بعد مخض اس واسطے تھا کہ جسطرح بعد طلوع آفتاب کے ۔ روشنی مہتاب اور ستارونکی چھپ جاتی ہے ۔ فروغ ملت محمدی ناسخ کل ملتون کا ہو

اگروہ نور قدم پہلے سب کے ۔ جلوہ افروز ہوتا تو ۔ اور انبیا رسالت اور نبوت سے محروم رہتے ۔ بقول کافی ۔

طفیل شہ عالم ہوا سارا جہان پیدا
نہوتا گر فروغ نور پاک رحمت عالم
زمین و آسمان پیدا مکین پیدا مکان پیدا
نہوتی خلقت آدم نہ گلزار جنان پیدا

شہ لولاک کے باعث حبیب پاک کے باعث
ظہور ذات اکرم سے فیض خیر مقدم سے
جناب حقتعالی نے کیا کون و مکان پیدا
نسیم بوستان پیدا بہار گلستان پیدا

جمال و حسن میں یکتا کمال خلق میں یکتا
کوئی پیدا ہوا ایسا نہوگا یہان پیدا

انہیں کے واسطے دنیا انہیں کیواسطے عالم
انہیں کیواسطے کافی گئے سب انس و جان پیدا

رباعی

بیش از ہمہ شاہان غیور آمدہ
ہر چند کہ آخر بظہور آمدہ
ای ختم رسل قرب تو معلوم شد
دیر آمدہ زراہ دور آمدہ

نقل ہے کہ ایکدن جناب خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ اے جبرئیل ؑ عمر تمہاری کسقدر ہوگی عرض کیا ۔ یارسول اللہ خدائے علیم دانا کے حال ہے ۔ اسقدر جانتا ہون کہ جب مجھے خلعت وجود عنایت ہوا ۔ ایک ستارہ نورانی کئی سو ہزار برس کے بعد طلوع ہوتا تھا ۔ اور مین نے اوس ستارہ کو

گئے سو بار دیکھا ہے ۔ آپنے فرمایا وہ ستارہ اب بھی نظر آتا ہے کہا کہ بعد ظہور ذات باِ برکات کے پھر کبھی نہین دیکھا ۔ فرمایا کہ وہ ستارہ نورانی نورِ محمدیؐ تھا کہ صانع مطلق نے قبل تخلیق جمیع موجودات کے پیدا کیا تھا سُبحان اللہ مومنو قربان جائین اوس نورِ پاک کے کیا شانِ نوری ہے ۔ بقول ضامن ۔

ہر طرف جلوہ گر ہے جمال محمدیؐ	مشہور عن حق ہے کمال محمدیؐ
ہر رنگ و بوئے گل مین ہے نور جمال پاک	منظور حق سدا ہے وصال محمدیؐ
عالم تمام مظہر نور حضور سے	ظاہر ہے جابجا خط و خال محمدیؐ
قربان جان و دل سے ہون اوس ذات پاک پر	ہے شمع بزم عشق جلال محمدیؐ
طوبی بھی ایک شاخ ہے حضر تکیے باغ کی	لیکن علی ہین خاص نہال محمدیؐ
روتے رہے ہمیشہ وہ اُمت کیواسطے	تھا حق سے بہر عفو سوال محمدیؐ
اس سے سوا نہین ہے وظیفہ کوئی بزرگ	دلمین ہویا دخاص خیال محمدیؐ
باطن مین حق ہے جلوہ افروز کائنات	ظاہر مین جابجا ہے مثال محمدیؐ

ضامن بھی ہے اپنا وسیلہ نجات کا
صلوات بر محمدؐ و آل محمدیؐ

نقل ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے روضۂ مُنورہ مین ایک درخت ہے ہر سال مین دو بار پھولتا ہے ۔ اور ہر ایک پھول مین سات پتے ہوتے ہین

ہر پتے پر - لا الہ اللہ محمد الرسول اللہ منقوش ہے - والی اوس ملک کا - اون پتون کو بہ احتیاط تمام رکھتا ہے - مریض اوسکے استعمال سے شفا پاتے ہین - اور نابینا بینا ہوتے ہین - اگر کوئی پتا اوس درخت کا زمین پر گرتا ہے تو فرشتے اوسکو فوراً اوٹھا لے جاتے ہین - کسی جانور کی مجال نہین کہ - اوسکو کہائے اور آتش کا جبہ نہین کہ - اوسے جلائے - دوستو مقام تعجب ہے - کہ جب برگ درخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی برکت سے جل نہین سکتا ہے تو - بندۂ مومن جسکے دلپر کلمۂ طیب نقش ہو - کیونکر آتش دوزخ سے محفوظ نرہیگا - سبحان اللہ مومنو عجب شان وعجب نام حضرت ہے کیون نہو کسکا حبیب پاک ہے - بقول حضرت شمس طبریز رحمۃ اللہ علیہ

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی	برگزیدہ ذو الجلال پاک بے ہمتا توئی
نازنین حضرت حق صدر بدر کائنات	پیشوائے انبیا چشم و چراغ ما توئی
در شب معراج بودے جبرئیل اندر رکاب	پا نہادہ بر سر گنبد خضرا توئی
یا رسول اللہ تو دانی اُمتانت عاجز اند	عاجزان را رہ نما و پیشوائے ما توئی

شمس طبریزی چہ داند نعت آن پیغمبران
مصطفیٰ و مجتبیٰ و سید اعلیٰ توئی

نقل ہے کہ زمانۂ بنی اسرائیل مین ایک شخص نہایت فاجر و بدکار تھا

دوسو برس تک فاسق و فاجر رہا۔ سب لوگ اوسکے فسق و فجور سے عاجز تھے۔ جب وہ مرا تو لوگون نے۔ اوسکو ایک مزبلہ بول و براز مین پہینک دیا۔ جبرئیل امین اوسی وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے۔ اور کہے۔ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے کہ۔ آج ہمارے دوست نے دنیا سے انتقال کیا۔ لوگون نے اوسکی نعش کو بول و براز مین پہینک دی ہے۔ ابہی اوسکی تجہیز و تکفین لازم ہے۔ اور بنی اسرائیل سے کہو کہ۔ اپنی اگر مغفرت چاہتے ہون تو اسی وقت اوسکے جنازہ کی نماز پڑہین۔ حضرت موسیٰ ع نے بعد تعمیل حکم رب العالمین۔ کمال تعجب سے سبب اوسکے آمرزش کا پوچہا۔ حکم ہوا کہ۔ جسقدر گناہ اوس گنہگار نے دوسو برس کی مدت مین کیا تھا خدا خوب جانتا ہے۔ اور حال اوسکا کبہی لایق بخشایش نہ تھا۔ لیکن ایک روز یہہ شخص توریت دیکھتا تہا جسوقت نام نامی ہمارے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑہا۔ آبدیدہ ہوا۔ اور اوس ورق کو آنکہون سے لگایا۔ ہمکو تعظیم و توقیر اپنے حبیب کی پسند آئی۔ ایک اس تعظیم کی برکت سے دوسو برس کے گناہ عفو کئے گئے۔ اے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھنیت کا مقام ہے کہ۔ خداوند کریم کو اوسکا حبیب جیسا کہ پیارا تھا واللہ ثم باللہ اوسکے حبیب کو اوسکی امت دہ چند زیادہ پیاری ہے

خوشا نصیب ہم سیاہ کارون کے - کہ ہم آپکی اُمّت کے زمرہ مین شامل ہین شکر کا مقام ہے کہ ہم بھی اوس سردارِ دوعالم کے غلام کہلاتے ہین - بیشک ہم غلامون کو دین و دنیا مین بجز ذاتِ بابرکات کے کوئی وسیلہ نہین - بقول مؤلف -

خدا کے ہو پیارے وہ پیارا تمہارا
محمدؐ ہے ہمکو سہارا تمہارا

فلک کو گوارا نہین ہے یہ ہرگز
نبیؐ ملکے رہنا ہمارا تمہارا

ہے پھر ساغرِ وصل کی دلمین حسرت
پلا دو وہ جام اب دوبارا تمہارا

مرے خوابمین لاکے تشریف احمدؐ
دکھا دو خدارا نظارا تمہارا

کسی ڈھب سے آکر ملو یا بُلا کر
نہین رنج فُرقت گوارا تمہارا

خدا جانے کیا کیا کرین ہم شکایت
ملے گر کبھی دل ہمارا تمہارا

کہین کیون نہ سر رکھکے پائے نبیؐ پر
یہہ رتبہ ہے صاحب ہمارا تمہارا

فدا جان بھی ہو گی تن سے نکلکر
دمِ نزع ہو گر نظارا تمہارا

مرے دلکی بستی بسے گی یقیناً
اگر ہو نبیؐ وان گذارا تمہارا

بصارت مرے دلکی ہوجاے دونی
بلیسیر اگر ہو نظارا تمہارا

ترستے ہین آنکھین شبو روز میرے
وہ جلوہ دکھا دو خدارا تمہارا

تمہارے ہی کہنے سے ثابت ہوا یہ
ہے دیدار خالق نظارا تمہارا

(ق)
جو چاہو کرو ہین گنہگار حاضر
ہے محشر مین بیشک اجارا تمہارا

زباں کے ہلانے کی حاجت نہیں ہے	ہے کافی فقط یک اشارا تمہارا

نثار محمدؐ میں تحقیق بیشک
مقدر رہے چمکا ستارا تمہارا

نقل ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام جب مصر کے قریب پہونچے اور یوسف علیہ السلام تمامی فوج اور لشکر سے استقبال کو آئے حضرت یعقوب علیہ السلام ایک بلندی پر کھڑے تھے۔ جوق جوق لشکر سامنے سے گذرتا جاتا تھا۔ جسدم حضرت یوسف علیہ السلام پدر بزرگوار کو دیکھے عماری زرنگار سے زمین پر گرے۔ اور حضرت یعقوبؑ بھی حضرت یوسفؑ کو دیکھتے ہی خاک پر غلطان ہوئے یہانتک کہ دونو لیٹ کر بیہوش ہو گئے۔ ملائکہ مقربین نے یہہ حال دیکھکر رویا اور کہا کہ۔ خداوندا جتنی محبت حضرت یعقوبؑ کو حضرت یوسفؑ کے ساتھہ ہے۔ کوئی اور بھی ایسی محبت کسی سے رکھتا ہوگا۔ ارشاد ہوا۔ قسم ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی کہ مجھے اُمتیان محمدؐ سے اتنی ہی محبت ہے کہ جتنی یعقوبؑ کو یوسفؑ سے ہے۔ محبوبین نہیں جانتا کہ یہہ کیا مقام ہے۔ اور حقتعالی کی اپنے محبوبؐ کی اُمت پر کسقدر نوازش واکرام ہے۔ کیونکہ بقول مؤلف۔

قصیدہ

ہے مقبول دُا اور یہہ اُمت زیادہ / نہ کیونکر ہو مشتاق جنت زیادہ

کہے بار ہا ہین نبی مکرم / سے ہے پیاری مجھے سب سے اُمت زیادہ

تو بخشے نہ بخشے ہے مختار و مالک / گناہونکی میرے ہے کثرت زیادہ

گنہگار بے حد ہون لیکن خدایا / مرے جرم سے تیری رحمت زیادہ

طفیل نبی مکرم سے یارب / تو دے مجھکو ایمانکی دولت زیادہ

محمد نہوتے خدا ہی نہوتا / انہین سے ہوئی حقکی شہرت زیادہ

ادہر کعبہ تیرا اودہر نور تیرا / کرون کسکی یا رب مین حرمت زیادہ

بسا میرے دلمین صنم اور ہی ہے / بتو تم سے کیون ہو محبت زیادہ

جو ہمشکل خنجر ہین ابرو نبی کے / ہوا مجھکو شوق شہادت زیادہ

مئے حب احمد پلادے تو ساقی / نہین اس سے بڑہکر سخاوت زیادہ

مجھے جام وحدت عطا کر تو عارف / اوسی پر ہے راغب طبیعت زیادہ

ق مجھے در پہ اپنے بُلا لو خدارا / ستاتی ہے حضرت یہہ فرقت زیادہ

نہ رہنے کا یارا نہ آنیکی قدرت / جدائی کی دلمین نہ طاقت زیادہ

کسی طور سے دیکھون دیدار حضرت / یہی دلمین باقی ہے حسرت زیادہ

اگرچہ تھے شاہونکے شہ سرور دین / پسندیدہ اونکو تہی غربت زیادہ

زمانے مین دیکھا ہے تحقیق مینے
ہے اسلام مین پھیلی بدعت زیادہ

نقل ہے کہ خواجۂ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم قیامت کے دن کمر شفقت و محبت کی مضبوط باندہینگے۔ اور تاج نبوت کا فرق مبارک پر رکہکر عرصاتِ قیامت مین جسطرح مادر مشفقہ اپنے فرزند گم گشتہ کی جستجو کرتی ہے۔ اُمتی اُمتی فرماتے ہوئے اُمت گنہگار کی جستجو فرماوینگے۔ حکم ہوگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلّم۔ اپنی اُمّت کو حساب کے واسطے لاؤ۔ آپ خلفائے راشدین۔ اور مہاجرین۔ اور انصار۔ اور شہدا۔ اور زہاد۔ اور عباد۔ کو سامنے لے جاینگے۔ خطاب ہوگا۔ اے محمد یہہ لوگ مطیع ہین یا منحرف۔ و مخلص ہین یا دشمن۔ عالم ہین یا جاہل روزہ دار ہین یا حرام خوار۔ کس کس طرحکے لوگ لائے ہو۔ خواجۂ عالم صلّی اللہ علیہ وسلم نہایت ملول اور مغموم۔ آب دیدہ ہوکر عرض کرینگے پروردگار میرے مجھے تیرے رحم اور کرم سے یہہ اُمید نہ تہی کہ اسقدر میرے اُمّت کی تفتیش فرمائیگا۔ ارشاد ہوگا اے حبیب آج روزِ حساب ہے ماگاہ گاہ قطرہ قطرہ حساب کرونگا۔ تا تجھے معلوم ہو کہ تیری اُمّت سے کسقدر نافرمانی ہوئی ہے۔ اور کوہ کوہ دریا دریا بخشونگا تا دیکہے تو مجھے کہ کسقدر تیری پاسداری اور غمخواری منظور ہے۔ بیشک یا رسول اللہ آپ ہمارے شفیع المذنبین اور رحمت العالمین ہین بجز آپکی شفاعت کے ہم گنہگارونکا بیڑا پار ہو نہین سکتا ہم غلامونکی لاج آپ ہی کے ہاتہہ ہے

محشر مین ہم غلامونکی بہی یاد رہے - بقول مؤلف

خدا را تم نہ بہولو یا نبی ہمکو قیامت مین
کوئی ہمسر نہین تیرا پیمبر حقکی قدرت مین
ہے افضل اور اعلی تو عبادتمین سخاوت مین
اگرچہ ہین ہزارون ہی حسینان جہان لیکن
تجہی سے پایا ہے ہمنے خداوند دو عالم کو
احادیثین ملا کر جو کلام اللہ سے دیکہا
ہٹا کر میم کا پردا جو دیکہا چہرہ انور
حدیث من رانی سے ہوا ثابت یہی مجہکو
بنا لیتا پئے سجدہ ترے در ہی کو مین کعبہ
بلا لو ہند سے مجہکو کوئی دم کا ہون مین مہمان
نہ تن کی ہے خبر مجہکو نہ جانکی ہے مجہے پروا

ذرا رہنا گنہگاران امت کی حمایت مین
نہو گا اور نہ تہا کوئی نبوت مین شفاعت مین
نہین تیرا کوئی ثانی شجاعت مین شرافت مین
نہین تمسا نظر آیا کوئی حسن و ملاحت مین
ہے منکر وہ جو شک لایا نبی تیری رسالت مین
نہین کم ہین ہدایتمین فصاحتمین بلاغت مین
عیان ہے حقکا جلوہ یا محمد تیری صورت مین
خدا کی دید ملتی ہے نبی تیری ہی رویت مین
اگر ایسا روا ہوتا نبی تیری شریعت مین
لبونپر آگئی ہے جان ہمیر تیری فرقت مین
پہرا کرتا ہون مین دیوانہ بنکر تیری الفت مین

سراسر ہے جو یہہ تحقیق شرمندہ گناہون سے
جو بخشے تو کچھ کیا ہے خدایا تیری رحمت مین

نقل ہے کہ جب بہشت مین حضرت ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام پر عتاب نازل ہوا - اور حلۂ بہشت لے لیا گیا - آدم عم نے شرم برہنگی سے بہاگنے کا ارادہ کیا - موئے سر درخت عناب سے اولجہ گئے حکم آیا - اے آدم

مجھسے بھاگتا ہے۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے پروردگار مجھے مجال گریز کی نہین۔ مگر تجھسے ہی پناہ مانگتا ہون۔ تو غفور و رحیم ہے۔ میری خطا سے درگذر۔ تجھپہ اثر پذیر نہوا بلکہ حکم ہوا کہ۔ (اذہبو بعبدی) لیجاؤ میرے بندہ کو فرشتے کشان کشان لیچلے۔ پھر عرض کیا کہ خداوندا تو نے مجھے اپنے ید قدرت سے پیدا کیا۔ اور بہشت مین جائے آسایش کی دی۔ ملایکہ کو میرے سجدہ کا حکم فرمایا۔ صرف ایک گناہ سے یہہ سب کرامتین زائل نکر۔ پھر حکم ہوا (اذہبو بعبدی) ملایکہ کہینچتے ہوئے لے چلے۔ عرض کیا خداوندا مجھے بہشت سے مت نکال مین تیرے فراق کی طاقت نہین رکہتا ہون۔ فرمایا (اذہبو بعبدی) فرشتے اوسی طرح لے چلے۔ التماس کیا۔ پروردگار بے نیاز تو نے وعدہ کیا تھا کہ تیری اولاد سے انبیا اور اولیا پیدا کرونگا۔ اب مجھپر رحم کر۔ سودمند نہوا۔ غرض ہر بار منت اور الحاح حضرت آدمؑ کی زیادہ ہوتی تھی اور جس درخت سے پناہ مانگتے تھے۔ وہ درخت دور بھاگتا تھا۔ اور ہر وقت یہی حکم ہوتا تھا کہ۔ اذہبو بعبدی۔ اور ملایکہ کشان کشان لے جاتے تھے۔ آخر کار آدمؑ نے عرض کیا کہ تیرے حبیب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے مجھپر رحم کر۔ حکم پہونچا کہ اے ملایکہ اسوقت آدمؑ ہماری

درگاہ مین بڑا شفیع لایا ہے - اب تعظیم کرو اوسکی کہ بدولت
نام میرے حبیب کے مین نے اوسکا گناہ عفو کیا - دیکھو مومنو ہمارے
آقا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر خداوند کریم کو
کس درجہ منظور ہے - کیون نہو کسکے معشوق ہین - بقول مولف

نظم

ہین معشوق داور محمد ہمارے ۔ اونہین پر ہے جان اپنی ہمنے نثارے
خدا کا ہے دیدار دیدار اونکا ۔ جو دیکھین کہان ایسی قسمت ہمارے
ابھی عرش پر ہم چلا جاتے حضرت ۔ جو ملجاتے نعلین ہمکو تمہارے
اونہین دین و دنیا کی ہو فکر کیونکر ۔ جو دامن سے لپٹے رہینگے تمہارے
ثنا آپکی ہم جو لکھتے ہین ہردم ۔ مقدر کے چمکین نہ کیونکر ستارے
عبث عمر غفلت مین کہویا جو ہمنے ۔ ازل ہی سے یاد ہین مقدر ہمارے
یہہ بار گران سر پہ عصیان کا لیکر ۔ تہی دست آئے ہین عاصی تمہارے
ہے گرداب عصیان مین کشتی ہماری ۔ لگا اپنی رحمت سے اوسکو کنارے

ق

ہین یا در پدر بہائی فرزند و زن سب ۔ یہہ ہین سارے دنیا ہی مین ہم کے گزارے
نہ سات آوے کوئی نہ کام آوے کوئی ۔ سوا آپکے یا محمد ہمارے
شفاعت کے منکر جو ہین تیرے مولا ۔ ہین فرعون ثانی وہ ملعون سارے

دعائیہ

تجہی سے تو چاہتے ہین امداد خالق ۔ تو مقصد سے بہر دے یہہ دامن ہمارے
اونہین دین و دنیا مین رکہہ شاد یارب ۔ ہین شاہ دکن جو کہ والی ہمارے

صدا دیسے آتی ہے سُن لے تو تحقیق
ہین مقبول حضرت یہہ اشعار سارے

نقل ہے بلکہ سراسر اصل ہے کہ جب ابلیس لعین راندۂ درگاہ ہوا۔ ایک فرشتہ ہر روز طمانچہ غضب کا۔ اوسکے منہ پر مارتا تھا۔ اثر اوس طمانچہ کا دوسرے دن تک زائل نہوتا تھا۔ بعد بعثت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ جب یہہ آیۂ کریمہ۔ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ نازل ہوئی۔ اوسنے عرض کیا۔ یا رب العالمین عالم مین مین بھی ہون مجھے بھی تو اوس نعمت سے محروم مت رکھہ۔ حکم ہوا۔ آج سے ضرب طمانچہ موقوف ہو۔ مسلمانو ہرگاہ مردود بارگاہ ایزدی بدولت رحمت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم۔ بلا سے نجات پائے۔ طالبان محمد اگر صدمۂ آتش دوزخ سے محفوظ رہین کیا عجب ہے۔ بشرطیکہ احکام الٰہی کے پابند رہین۔ اور عشق محمدی دلین جلوہ گر ہو۔ اللہ جل شانہٗ یہہ نعمت عظما سب مومنون کو نصیب کرے۔ بقول مؤلف۔

قطعہ

عشق نبی جو دلین مرے جلوہ گر ہوا
فرقت کا رنج و غم مجھے شام و سحر ہوا
دلکی طپش کو دیکھہ کے گویا جگر ہوا
لاکھون ہی صدمے سہگئی شوق وصال مین
قربان اوسپہ دل ہوا دلپر جگر ہوا
درد جگر کبھی تو کبھی درد سر ہوا
صد شکر ہے جو عشق نبی کارگر ہوا
یوسف کے دلین جب تو زلیخا کا گہر ہوا

طالب ہوا مین دید کا آئی یہی ندا | موسیٰ کا حال دیکھہ لے جو طور پر ہوا

دونو جہان سے کھو گیا شوق وصال مین | وحدت کا جام پیکے جو مین بیخبر ہوا

نور جمال نے مجھے بیخود ہی کر دیا | گردن یہی جھک گئی مرا سجدہ مین سر ہوا

اعجاز حق نما تھی جو انگشت آپکی | کرتے ہی یک اشارہ دو ٹکڑے قمر ہوا

نور نبی نے آئینہ دلکو بنا دیا | حیران دیکھکر جسے آئینہ گر ہوا

قصہ ہوا اجل کا جو روح نحیف سے | نور نبی وہین مرے پیش نظر ہوا

اشکون نے میرے دھو دیا دفتر گناہ کا | محشر کا دل مین جب مرے خوف و خطر ہوا

مقصد مرادکے ہوئے لاکھون ہی حاصل | حب نبی کا دل مین جو پیدا شجر ہوا

معروضہ بس یہی ہے کہ دیکھو جمال پاک | منظور ہو تو قصہ مرا مختصر ہوا

حفظ و امان مین اپنے تو رکھہ اوسکو یا الہ | پیدا شہ دکن کو جو نور نظر ہوا

صید شکر نعت احمد مرسل کے فیض سے
تحقیق شعر اپنا ہر ایک پر اثر ہوا

نقل ہے کہ ایک دن حضرت جبرئیل السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام ہر دو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ جبرئیل علیہ السلام ردائے مبارک کو بوسہ دیتے تھے۔ اور بار بار آنکھوں سے لگاتے تھے۔ حضرتؐ نے پوچھا اے جبرئیل یہہ کیا حالت ہے۔ میکائیل ع نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ص جبرئیل ع نے آج ستر مرتبہ

جناب باری سے رخصت طلب کرکے حضور مین حاضر ہو۔ ملائکہ کہتے تہے کہ اسقدر مبالغہ اور اصرار کیا فرور ہے۔ اوسنے کہا مجہے اسکے جواب سے معاف رکہو کہ بدون زیارت جمال رسول خدا کے مجہے چین نہین آتا۔ کیونکہ۔

دل چہین لیا ایک جوان عربی نے
کہو یا ہی تہا مجہکو مری دنیا طلبی نے
بندہ سے فزون تر ہے خدا کہہ نہین سکتا
اوسمین نبوت کی زیارت ہی نہوتی
آدم تو گیا عرش پہ مسجود ملائک

مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے
کیا خوب سنبہالا ہے رسول عربی نے
مارا مجہے ائے شوخ تری بلعجبی نے
کیا کام نکالا ہے مری بے ادبی نے
کیا رنگ دکہایا تیری عالی نسبی نے

تسلیم کہو ہند مین کسطرح رہون مین
بے چین کیا دلکو مرے مضطربی نے

بیان ابتداء نور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

اے مسلمانو۔ دانایان غواض بحر حقیقت۔ و ماہران رموز شریعت نے یون لکہا ہے کہ۔ جب حضرت صمدیت کو اظہار ذات جامع الکمالات کا منظور ہوا۔ موافق اس حدیث کے۔ اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْخَلْقُ کُلُّہُمْ مِنْ نُوْرِیْ یعنے حضرت نے فرمایا مین پیدا ہوا ہون اللہ کے نور سے اور میرے نور سے ساری مخلوق ہے۔ اور حضرت نے یہہ بہی ارشاد فرمایا ہے کہ۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ

یعنے سب سے آگے جو چیز اللہ نے پیدا کیا وہ نور میرا تھا ۔

پس خداوند کریم نے جمیع موجودات کے نور سے ہزار برس پیشتر کہ ایک روز اوس جہانکا ہزار برس اس جہانکے برابر کا ہے ۔ جیسا کہ خداوند کریم ارشاد فرماتا ہے (وَاِنَّ یَوماً عِندَ رَبِّکَ کَاَلفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ۔) نور کامل خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کر کے فضا کے قرب میں رکھا ۔ پس وہ نور سجدہ ظہور ایک مدت تک بساط قرب پر طواف میں مشغول رہا ۔ بعد اوسکے سجدہ کے لئے مامور ہوا ۔ اور خدائے عزوجل کی تسبیح میں مصروف رہا ۔ پس اوس نور فیض گنجور سے ایک جوہر بنایا ۔ اور اوس جوہر فیض مظہر کو نظر عنایت سے دیکھ کے ۔ دس حصے کئے ۔ ایک حصہ سے عرش ۔ دوسرے حصہ سے لوح ۔ تیسرے حصہ سے قلم بنایا ۔ اور حکم کیا قلم کو کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ قلم نے ہزار برس میں بسم اللہ لکھی ۔ بعد اوسکے حکم الہی سے ۔ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ لکھا ۔ سبحان اللہ مومنو اسم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ اسم پاک ہے کہ خداوند عالم جل جلالہ نے جو اپنے اسم پاک سے ملحق رکھا ہے اور جس اسم پاک کی توصیف کسی عاشق نے کیا خوب کیا ہے ۔

مسدس

دُرِّ یتیم نامِ محمدؐ کا میم ہے — اور حے لوحِ حمد ہے حاکم حلیم ہے
اور بحرِ معرفت کا تو خضر میم سے ہے — زینت ہے دال کے دل کو فروغِ نعیم ہے
ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِّ یتیم ہے — نامِ محمدؐی سے خدائے علیم ہے

یہہ میم مومنوں میں تو مشکل کشا ہوئی — حے سے کسیکو حلم کسیکو حیا ہوئی
یہہ میم ثانی مجرموں کو رہنما ہوئی — اور دال دردمندوں کے دلکی دوا ہوئی
ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِّ یتیم ہے — نامِ محمدؐی سے خدائے علیم ہے

ہے میم مخزنِ کرم رحمتِ ودود — اور حے ہے حامیِ ملک و انس جملہ بود
پھر میم ہے ملاحتِ حسن محیط جود — اور دال ہے یہہ دال پہ ہو دم بدم درود
ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِّ یتیم ہے — نامِ محمدؐی سے خدائے علیم ہے

اوصاف نامِ پاک کے ہوں کسطرح ادا — یک یک حرف میں اوسکے ہے اعجاز ہو نما
مقبول ہے وہ نام جو ہے میم سے بنا — مکہ مدینہ مسکن میلاد مصطفی
ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِّ یتیم ہے — نامِ محمدؐی سے خدائے علیم ہے

حرمت جو حے کی چاہیے ہوتی نہیں رقم — جو نام حرف حے سے ہے سب ہے وہ محترم
حے سے حسن حسین ہے اور حیدر و حرم — حافظ ہے اونکا مالک و محبوبِ ذی حشم
ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِّ یتیم ہے — نامِ محمدؐی سے خدائے علیم ہے

میم دوم سے مہرِ نبوت میں ہے چمک — ہے مہر و ماہ میں بھی اوسی میم کی چمک

اس میم سے مشرف ہوئے ہین سبھی ملک	معراج کی بھی دھوم سمائی ہے تا سمک
ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِّ یتیم ہے	نام محمدؐی سے خدائے علیم ہے
احمدؐ احد مین فرق اسی میم سے ہوا	ح ہے جہان مین حمد کا ڈنکا بجا دیا
میم مشدد اسلئے ہے دال سے ملا	ذاتِ احد سے ذاتِ محمدؐ نہین جدا
ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِّ یتیم ہے	نام محمدؐی سے خدائے علیم ہے
مکتوبی حرف نام محمدؐ مین ہین جو چار	ثابت ہوا انہین سے ہے مقبول چار یار
صدیقؓ یارِ غار عمرؓ صاحبِ وقار	عثمانؓ اور حیدرؓ کرار نامدار
ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِّ یتیم ہے	نام محمدؐی سے خدائے علیم ہے
یک یک ہے حرف نامون مین اونکے جو تجلی	حضرت عمرؓ کو میم تو حیدرؓ کو ح ملی
عثمانؓ مین ہے میم مشدد چمک رہی	اور دال زیب نام مین صدیقؓ کے ہوئی

ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِّ یتیم ہے
نام محمدؐی سے خدائے علیم ہے

اے مسلمانو ـ جسوقت نام مبارک خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہزار برس تک سربسجود رہا پھر سر اوٹھا کر کہا ـ السلام علیک یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ـ حق تعالی نے اپنے حبیب کی طرف سے جواب دیا ـ وعلیک السلام وعلیہ منی الرحمت ـ اسیطرح حصۂ چہارم۴ اور پنجم۵ اور ششم۶ اور ہفتم۷ اور ہشتم۸ اور نہم۹ سے مہتاب آفتاب بہشت اور دن

اور عرش و کرسی بنائی - دسوین حصہ سے روح محمدی کو پیدا کر کے
عرش کے دہنے طرف چار ہزار برس تک تسبیح و تقدیس مین مشغول
رکھا - الغرض وہ نور معجز ظہور ستر ہزار برس تک عرش پر اور
پانچ ہزار کرسی پر جلوہ افروز رہا - پھر جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل
علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام - بموجب حکم ربانی - زمین
پر آئے اور پارہ خاک طلب کیا - زمین نے جسوقت نام -
خواجہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا شق ہو گئی - اور
خاک سفید مثل کافور اوس سے ظاہر ہوئی - چنانچہ حضرت جبرئیل
ایک مثقال خاک اوس مقام سے کہ اب جہان تربت آنحضرت
آنجناب ص کی ہے لے آئے پھر اوس خاک کو مشک اور زعفران
اور سلسبیل - اور ماءے معین اور شراب تسنیم اور کافور بہشتی سے
خمیر کر کے مادہ وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتب کیا -
اور بعد از جبرئیل ع نے - اوس درج نور مطہر کو اطباق سموات
اور اطراف بہشت اور اصناف ملائیکہ مین گرد بگرد پھرا کر
مژدہ سنایا - کہ جو کوئی قابلیت قبولیت کی رکھتا ہو - اس
گوہر گران مایہ کی خریداری کرے - ابو البرکات اشرف المخلوقات
حضرت آدم علیہ السلام کی روح پاک نے زبان استعداد سے

عرض کی۔ بقول شمیم

دلکو عشق شہ ابرار ہوا خوب ہوا	شعر	نور خالق کا طلبگار ہوا خوب ہوا
خواب مین آپکا دیدار ہوا خوب ہوا		بخت خفتہ مرا بیدار ہوا خوب ہوا
طائر دل مرا درکار ہوا خوب ہوا		زلف احمدؐ مین گرفتار ہوا خوب ہوا
اسی سودے مین تجھے نفع ملیگا اے دل		نور حضرت کا خریدار ہوا خوب ہوا
پے گناہ ہوتا تو میری شفاعت ہوتی		للّٰہ الحمد گنہگار ہوا خوب ہوا
نور حضرت کا ہے ہر لحظہ تصور دلمین		خانہ دل مرا درکار ہوا خوب ہوا

پرزے کرتا ہون گریبانکے مبارک اے شمیم
محض بیکار تھا با کار ہوا خوب ہوا

بیان ولادت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

القصہ وہ ودیعت عظمیٰ۔ اور نعمت کبریٰ جسم خاکی انسان کو عنایت ہوئی یعنی نور محمدیؐ۔ حضرت آدمؑ کی پیشانی پر جلوہ افروز ہوا۔ اور حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر عبد المطلب اور عبد المطلب سے عبد اللہ تک مرتبہ بمرتبہ منتقل ہوتا رہا۔ چنانچہ ایک دن۔ عبد اللہ نے عبد المطلب سے کہا کہ۔ جب مین بطحائے مکہ کے طرف جاتا ہون ایک نور عظیم الشان۔ میری پیٹھ سے ظاہر ہوکر دو حصے ہو جاتا ہے۔ نصف حصہ اوسکا جانب مغرب اور نصف اوسکا جانب مشرق ہوکر۔ بصورت پارہ

ابر کے میرے سر پر سایہ کرتا ہے - پھر متوجہ ہوتا ہے - طرف آسمان کے
اور دروازے آسمانون کے کھلجاتے ہین - اور جب زمین پر بیٹھتا ہون
زمین سے آواز آتی ہے کہ - ائے وہ شخص نور محمدی تیری پشت مین
جلوہ افروز ہے تجھپر سلام - اور جس درخت خشک کے پاس سے
گذرتا ہون وہ درخت فوراً سر سبز ہو جاتا ہے - اور مجھپر سایہ کرتا ہے
جسوقت وہان سے اوٹھتا ہون - پھر بدستور سوکھجاتا ہے - عبد المطلب نے
کہا کہ ائے عبد اللہ بشارت ہو تجھے کہ تیری سُلب سے - سید رُسل
ہادی سُبل احمد مجتبیٰ محمد مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوگا - اور عبد اللہ
جسوقت بُت خانے کے طرف جاتے تھے آواز آتی کہ ائے عبد اللہ زینہار
تو ہمارے قریب مت آ کسواسطے کہ نور پیغمبر آخر الزمان تیری جبین سے
جلوہ افروز ہے - اور سبب ہماری ہلاکت کا ہوگا -
روایت ہے کہ ایک یہودیونکا سردار صاحب دولت اپنی قوم کا
باوقار قرب وجوار مین مکہ معظمہ کے رہتا تھا - اوسکی ایک دختر تھی کہ
حُسن وجمال مین اپنا نظیر نہین رکھتی تھی - اور علم نجوم مین بھی ازبس ہوشیار تھی
ایک روز علم نجوم سے دریافت کر گئی - کہ طوریت مین جس
صاحب جمال محبوب کردگار کے ظہور پانیکا ذکر ہے وہ شخص جو ایک عالم کو
فیض مین رحمت کے لائیگا وہ امسال اپنی مان کے شکم مین آئیگا -

خوش رو جوان عرب مین ایک صاحب جمال
حسن و جمال مین ہے وہ کعبہ مین بےمثال

فرزند اوس سے ہوگا ایک صاحب کمال
احمد ہی نام ہوگا وہ محبوب ذوالجلال

مہر نبوت اوسکے پشت ہوئیگی
اعجاز سے بھری ہوئی انگشت ہوئیگی

مرسل کہینگے لوگ اوسے پیر اور جوان
ظاہر کریگا اپنی نبوت کے سب نشان

ہوگا وہ قوم ہاشمی یک عالی خاندان
پیدا عرب مین ہوگا نبی آخر الزمان

جبرئیل اوسکے پاس سدا آتے جائینگے
جو عرش پر لکہا ہے وہ قران لائینگے

جبکہ وہ اس حال سے واقف ہوئی۔ حضرت کے اشتیاق مین اوسکے دلکو بیکلی ہوئی بے خود ہوکر کہنے لگی۔ بقول مولوی عبدالستار صاحب چشتی

غزل

معجزہ یہہ دکہا دیا کسنے
تہا مین مردہ جلا دیا کسنے

کرکے اپنے جمال کا شیدا
ہوش میرا اوڑا دیا کسنے

کیون بیابان مین روز جاتا ہون
مجہکو وحشی بنا دیا کسنے

دام گیسو بچہا کے عارض پر
میرے دلکو پہنسا دیا کسنے

اپنے رخ کا دکہا کے آئینہ
مجہکو حیران بنا دیا کسنے

چھپ گیا ابر مین مہ انور
رخ کا جلوہ دکہا دیا کسنے

کسکو ڈہونڈین ہم آپ کہو بیٹہے
یہہ تماشا دکہا دیا کسنے

پُوچھتے ہو ہوا سے آہو نکے
رُخسے پردہ ہٹا دیا کسنے

مثل پروانہ جل رہا ہون مین
شمع رُخ کو دکھا دیا کسنے

آئے تھے خواب مین مرے حضرت
ہائے مجھکو جگا دیا کسنے

سوز فُرقت اگر نہین دلمین
سر سے پا تک جلا دیا کسنے

ہچکیان رُک گئین ہین کیون میری
یاد کرکے بھلا دیا کسنے

پھر دکھا کر ہلال ابرو کا
بدر کو پھر گھٹا دیا کسنے

کسکی فُرقت مین مر گیا ہون مین
مجھکو رنگ بقا دیا کسنے

کسکی فُرقت مین آگ بھڑکی ہے
دلکو میرے جلا دیا کسنے

تھے سرے منصو قلب مائل زُلف
دار پر پھر چڑہا دیا کسنے

کسکی زلفون کا ہوگیا سودا
مُجھکو مجنون بنا دیا کسنے

جامِ وصلت پلا کے اے چشتی
مست و بیخود بنا دیا کسنے

جب ہوش مین آئی تو اوسنے معہ اپنے چند مصاحبون کے یلغار شہر مکہ پہونچی اور ایک عالیشان مکان مین قیام پذیر ہو شبو روز تمام اہالیان مکہ کی ضیافت کرتی تھی ۔ اور اس حیلہ سے ہر ایک کو دیکھہ بھال کر کسوٹی امتحان پر کستی تھی جب نوبت اہل قریش کے دعوت کی پہونچی جبین حضرت عبداللہ پدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر نظر کرتے ہی جان گئی کہ اوس نور متبرک کا امانت دار جسکی خبر میرے نجوم نے مجھکو دی تھی وہ صاحب جمال یہی ہے بعد فراغت کاروبار دعوت کے عبداللہ سے سوال عقد کا کی۔ چونکہ آپکے عقد کی تجویز بی بی آمنہ سے اسکے قبل ہو چکی تھی۔ اسلئے

فرمایا آپنے سہ خوبی کی سنکے بات
ناچار ہون نہین مجھے مہلت آج رات

منظور ہے کہا تیرا اے مایۂ حیات
عقد اپنا آمنہ سے ہی ہے لیلۃ البرات

گر زندگی رہے تو ترے گھر پھر آؤنگا
تجھکو بھی پہر نکاح مین کل اپنے لاؤنگا

سنکر جواب صاف وہ بولی ستم شعار
منظور ہو تو اب نہین انکار زینہار

وعدہ ہے پر آج کا کل کا نہین قرار
کل دیکھنے سے ہوگا مرا قول استوار

کل دیکھا مین اپنی برائی فلاں کو
منظور پھر کرونگی پیام نکاح کو

چمکا جبین سے نور نبوت کا جسگہڑی
کوئی تو شوق دید مین جا بام پر چڑہی

کانون مین چور تون کے صدا نور کی پڑی
اور کوئی پہٹ کے اوٹ مین نظارہ کو کہڑی

شرم و حیا سے گو کہ وہ نظروں سے دور تہین
پر خواہش وصال مین مشتاق نور تہین

انمین سے بعض بی بی یہہ کہتی تہی دل فگار
مجھکو ملے تو سر پہ تصدق ہون ساتبار

گھر مین جو مال و زر ہے کرون آپ پر نثار
آنکھون پہ رکھون اپنے پیون پانی وار وا

قسمت ہے کسکی جسکو یہہ دولت نصیب ہو
لڑکا ملے اوسے جو خدا کا حبیب ہو

شہرہ ہوا عرب مین یہہ ہر سمت کوبکو
آئی صبا سہاگ کی جنت سے لیکے بو
حصے مین آئے دیکھئے کسکے یہہ ماہرو
بی آمنہ کے عقد کی تہی پیش گفتگو

اور صدہا عورتین ساکنان مکہ باشتیاق طلب اوس نور کبریا کے باہم آپسمین یہہ کہتی تہین ۔

بی بی حمل مین آئیگا جسکے یہہ خوش نصیب
کلمہ پڑہیگا جو کوئی مرنے کے ہی قریب
ہر ایک دردمند کا ہوگا وہی طبیب
بخشائیگا ضرور وہ اللہ کا حبیب

لڑکے کا فخر جسکے یہہ کون و مکانمین ہو
مادر کا رتبہ کیون نہین دونو جہانمین ہو

جبکہ حضرت عبداللہ نے اوس کاہنہ کے پاس سے اپنے مکانکو واپس آئے اور بی بی آمنہ کے ساتھہ مناسبت کے بارہ مین جو پہلے ہی سے گفتگو ہو چکی تہی حسب قواعد دین حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوات والسلام جو اوس زمانے تک اوسی دین کا رواج جاری تہا حکم سے اللہ جل جلالہ کے سب نے ملکر حضرت عبداللہ کا عقد بی بی آمنہ کے ساتھہ پڑہوا دیا ۔

وہ شب عروس تھی موسیٰ کے طور کی
راحت بھری ہوا میں خوشی کے سرور کی
چٹکی ہوئی تھی چاندنی سمت نور کی
حوریں صراحی لائیں شراب طہور کی

جس دم جبین سے نور نبی منتقل ہوا
پہلو میں شاد آمنہ بی بی کا دل ہوا

قلم ارادت رقم ارباب تواریخ کا نہایت ادب سے سر بسجود ہو کر اور زبانکو مشک وگلاب سے دہو کر یوں زمزمہ سنج حقیقت ہے کہ وہ نور متبرک بارہوین تاریخ جمادی الآخر شب جمعہ کو عبداللہ سے منتقل ہو کر حضرت صلعم کی والدۂ ماجدہ آمنہ بی بی کو تفویض ہوا۔
روایت ہے کہ جس رات کو آمنہ خاتون حاملہ ہوئیں۔ دوسو عورتیں رشک وحسد سے مر گئیں۔ ائے مومنو کو وہ تمام مارے رشک کے مریں ہم جان نثاران رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فضل خدا مارے خوشی کے ہر پنجشنبہ ذریعۂ محفل میلاد یوں پکار پکار کر مرا کرتے ہیں۔

موئے ہم شہ انبیا کہتے کہتے
فرشتے اوتر آئے عشق نبی میں
کٹی رات سب بامزے ہماری
الٰہی نکل جائے تن سے مری جان
گئی جان خیر الوریٰ کہتے کہتے
مرے لکھنے پر مرحبا کہتے کہتے
نبی کہتے کہتے خدا کہتے کہتے
رسول خدا کی ثنا کہتے کہتے

یہہ بزم ولادت ہے خیر الورا کی
چلو اسمین صلّے علی کہتے کہتے
فرشتے جہکائینگے سر قبر سے ہم
اوٹہینگے جو یا مُصطفیٰ کہتے کہتے

ہوئین مشکلین حل برآئے مطالب
مدد اے شہِ دوسرا کہتے کہتے

دوسرے روز حضرت عبد اللّٰہ جبکہ ایفائے وعدہ کیلئے اوس کاہنہ کے پاس تشریف لیگئے۔

دیکہا جو اوسنے صورت سائل کو ناگہان
اوس نور کا جبین پہ نہ پایا کہین نشان
دلسے یک آہ کہنیچکے بولی وہ نیم جان
فرمائیے کہ آپنے ہے کل رات کو کہان

وہ نورِ احمدی جو تمہارے جبین پہ تہا
کل جسکے گہر رہے اوسے رہنا وہین پہ تہا

کیا خوب تہا جو ہوتی مین کل تمسے ہمکنار
قسمت نے آج رکہدیا مجہکو جگر فگار
اُمید جسکی تہی وہ ملی اور کو بہار
نخل مراد کو نہ کیا میرے باردار

تقدیر مین مرے نہ وہ دولت نصیب تہی
اوسکو ہوئی نصیب کہ جو خوش نصیب تہی

کلمہ مرے نکاح کا لب پہ نہ لائیے
کل جسکے گہر رہے تہے وہین آپ جائیے
مین خود جلی ہوئی ہون نہ مجہکو جلائیے
بدبخت کے مکان پہ نہ تشریف لائیے

سچ تو یہہ ہے کہ رنج تمہارا نہین مجہے

جو غم کے ہے وہ کہنا گوارا نہین مجھے

روایت ہے کہ جس شب کو حضرتہ آمنہ خاتون نے حاملہ ہوئین ملائکہ آسمان نے غلغلہ شادمانی کا زمین تک پہونچایا۔ اور ہر ایک اہل زمین نے باشتیاق دیدار اوس نور پروردگار کے طرف خطاب کر کے یہہ التجا سنایا۔ بقول مؤلف۔

قصیدہ

اے نور رب دو جہان وے جلوۂ کون و مکان تیرے ہی باعث سے یہان پیدا ہوئے ہین انس و جان
تجھسے ہی روشن ہے جہان حق کا ہوا تو میہمان وہ بہی تھا تیرا میزبان تیری ہی تہی وان عز و شان
عاشق ہون تیرا بیگمان فرقت مین ہو نہین نیم جان پہرتا ہون ہو کر خستہ جان جلدی بلا مجھکو وہان
ہین ہجر سے بہن ناتوان کیونکر ہوگا مین بیان بیزار ہین سنکر فغان خویش و برادر دوستان
اے چارہ ساز بیکسان الفت ہے جو لین بہان احوال ہے میرا عیان پوشیدہ ہے تجھسے کہان
ہو تو ہی مہر بان مجھکو بلا لے اب وہان دل ہے جدائی مین طپان ہون کوئی دم کا میہمان
نعت نبی کی داستان لکہی ہے جو مینے یہان پہونچون گا لیکر مین وہان ہوتی قیامت ہے جہان
پوچھیگا جب رب جہان کیا سر پہ ہے بار گران تو کسلئے آیا ہے یان کہدونگا اے شاہ شہان
آئے ہین یان وہ پیشوا کہتے ہین جنکو مصطفیٰ ہین درد عصیا کی دوا مین اونکے در کا ہون گدا
پاس اونکے پہونچا دے خدا پہرتا ہون جسکو ڈہونڈتا جسپر ہے جان و تن فدا اوسکی ہی ہے یہہ داستان
دیگر عوض نہر دو سرکا اے دل قصیدہ یہہ مرا مانگے گا جب مجھسے خدا کہدونگا مین اے کبریا

مجھسے نہو گی یہہ خطا گرچہ ہون مین عاصی بڑا مالک ہے اوسکا مصطفیٰ جو یا ہو نمین جسکا یہان
ملجا ئینگے جسدم نبی رو کر کہونگا مین یہی کشتی جو ہے تحقیق کی عصیان سے ہے اب ڈوبتی
وہ ناخدائی آپکی مشہور ہے کب ہے خفی پار اسکو کر دیجئے ابہی یا مصطفیٰ جاؤن کہان

جبرئیل ع نے علم سبز خانہ کعبہ پر نصب کیا ۔ اور مبارک باددی فرشتون نے ارباب زمین کو ۔ دروازے زمین کے مفتوح کر دئے گئے ۔ عالم عالم انوار قدس سے معمور ہوگیا ۔ ابلیس پہاڑون مین جا چہپا ۔ چالیس شبانہ روز صحرا اور دریا مین سرگردان رہا ۔ تمام بت روئے زمین کے سرنگون ہوگئے حیوانات قریش کے بولنے لگے ۔ اور بشارت دئے چرند پرند مغرب کے مشرق کے چرند پرند کو ۔ کہ آج حضرتہ آمنہ خاتون حاملہ ہوئین اب زمانہ خیر البشر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا قریب آیا اور تمام باشندگان قرب و جوار مکہ مارے خوشی کے پہولے نہین سماتے تہے اور اشتیاق زیارت محبوب کردگار مین بے چین ہوکر فرداً فرداً عرض کرتے تہے ۔ بقول مؤلف ۔

مخمس

مشتاق زیارت ہون رسول عربی کا
ہر حیلہ سے پہونچہ جاؤن مدینے مین خدایا
دونگا یہہ فرشتونکو جواب اپنی لحد مین
جب تک مرے آنکہونمین بصارت ہے الٰہی
دکہلادے خدا خواب مین دیدار نبی کا
دیدار میسر ہو رسول عربی کا
مین شیفتہ ہون سید مکی مدنی کا
نظارہ کرون ہاشمی و مطلبی کا

معراج کی شب رمز کو اللہ و نبیؐ کے
کیا جانیں ملک تخلیہ تھا ست خفی کا

یا احمدؐ مختار جدائی میں ہوں بیتاب
کیا حال کروں عرض مری خستہ دلی کا

لب ہائے پیمبرؐ کی حلاوت کا ہوں مداح
چرچا نہو کیونکر مرے شیرین سخنی کا

آنکھوں میں چکا چوند ہوئی جاتی ہے ایدل
کسطرح سے دیکھوں رخ پر نور نبیؐ کا

ہر سمت خدائی کا نظر آتا ہے جلوہ
جسدن سے ہے مرے قلب میں عشق نبیؐ کا

تحقیقؔ یہی دلسے دعا کرتا ہے یارب
سر پر مرے سایہ ہو قیامت میں نبیؐ کا

سلاطین اور شیاطین کے تخت اوندھے ہو گئے۔ حضرتہ آمنہ آپکی والدہ ماجدہ فرماتے ہیں۔ کہ آغاز حمل سے چھے مہینے تک۔ کوئی علامت علامات حمل سے مجھپر ظاہر نہوئے اور کسیطرح کا۔ ضعف اور ثقل مجھے معلوم نہوا۔ چند مدت قبل اس واقعے کے اہل قریش بسبب خشک سالی کے۔ ضعیف و ناتوان ہو گئے تھے۔ جب حضرتہ آمنہ خاتون حاملہ ہوئیں۔ پانی برسا۔ اور درخت خشک سرسبز ہوئے۔ سبحان اللہ مومنو کیوں نہو رحمت اللعالمین روز ازل سے ہی آپکا خطاب مشہور ہے ہم ایسے سردار دو عالم کے قرب وجوار میں نرہیں۔ پھر کونسا مقام اپنے لئے تجویز کریں۔ اور نجات آخرت کیلئے آپسے زیادہ ہمارا کون شفیع ہوگا جسکی تلاش کریں۔ بقول مؤلف۔

قصیدہ

کہاں بحر عالم مین پوشیدہ تو ہے
ترے آشنا کو تری جستجو ہے

جو دیوانہ گیسوئے مشک بو ہے
زمانے مین پھرتا وہی کو بکو ہے

گل باغ جنت مین تیری ہی بو ہے
ترے سامنے عطر بے آبرو ہے

خدا کے لئے دیکھہ صورت تو اپنی
کہ آئینۂ دل ترے روبرو ہے

جو چاہے کہ چاہ ذقن کا لکھے وصف
اوسے آب کوثر سے لازم وضو ہے

جدا کرکے احمد کی جب میم دیکھا
جو تو ہے سو وہ ہے جو وہ ہے سو تو ہے

نہ کیونکر خجل یوسف مصر ہوتے
کہ محبوب میرا بہت خوبرو ہے

اثر سوزن عشق کا ہے یہہ یدل
ہمارے جو چاک جگر پر رفو ہے

ہمین ہین گریبان سے ہجر مین تنگ
ہمارا ہی خنجر کے نیچے گلو ہے

مدینے مین مدفن ہو میرا الٰہی
یہی دلکی خواہش یہی آرزو ہے

جو واصل ہین حقکے وہ کہتے ہین تحقیق
جو خصلت ہے تیری وہی اوسکی خو ہے

قبل تولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عبداللہ آپکے والد بزرگوار کو۔ اتفاق سفر کا ہوا۔ اور ہنگام مراجعت سفر آخرت کا درپیش آیا۔ اثناے راہ مین انتقال فرمایا۔ اور حضرت عبدالمطلب کو۔ اس سانحۂ قیامت خیز سے نہایت الم ہوا! اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یتیمی پر۔ کہ ہنوز رحم مادر سے گلشن دنیا پر

قدم ناز نہ رکہا تھا - باپ نے سفر آخرت کا قبول کیا - بہت افسوس ہوا - حالانکہ یتیمی اوس گوہر دریاے وحدت کی موجب افزونی قدر وقیمت تہی - بیت

چون دُر اگر یتیم شد بیش بُود بہاے او	زانکہ خرد فزون نہد دُرّ یتیم را بہا

مثنوی از شہید مغفور

آمد آمد ہے رسول پاک کی
آمد آمد ہے شہ لولاک کی
آمد آمد سید اعظم کی ہے
آمد آمد سرور عالم کی ہے
آمد آمد ہے شہ ابرار کی
آمد آمد ہے بڑے سردار کی
آمد آمد مالک کوثر کی ہے
آمد آمد دین کے سرور کی ہے
آمد خیر الورا کی دہوم ہے
جلوهٔ نور خدا کی دہوم ہے
دہوم ہے کون و مکان مین ہو گئی صبح
دہوم ہے دونو جہان مین دہوم ہے
جلوہ افزا آج ہوتا ہے یہان
نور سے جسکے ہوا روشن جہان
آج محبوب خدا کی دید ہے
عید ہے اہل نظر کی عید ہے
اپنے تن پر اپنا جامہ تنگ ہے
گل نہین پہولے سماتا ڈھنگ ہے
باغ مین سنکر گلون کے قہقہے
بڑھ گئے ہین بلبلون کے چہچہے
وصل کا لائی صبا جسدم پیام
کہلکہلا کر ہنس پڑین کلیان تمام
ہر چمن مین نگہت زلف دوتا
جہولیان بہر بہر کے لائی ہے صبا

عرش آج اوس شمع کی قندیل ہے | جسکا پروانہ پر جبرئیل ہے
وجد مین اوسکے قدم کو چوم کر | رہگیا بس عرش اعلی جھوم کر
قامتِ موزون سراپا نور ہے | قد نہین ہے بلکہ شمع طور ہے
شوق مین اوس مہ لقا کے سر بسر | خاک پر گرتے ہین تارے ٹوٹکر
دیکھکر اوس شمع زیبا کی بہار | صبح کرتی ہے گریبان تار تار
باد صبح اوٹھی جو دامن جھاڑ کر | بوئے گل نکلی گریبان پھاڑ کر
ہے زمین بوس ادب چشم فلک | راہ مین آنکھین بچھاتے ہین ملک
خلق کا چارون طرف ہے اژدہام | ہاتھہ مین حورونکے ہے کوثر کا جام
تہنیت گویان ملک ہین ہر طرف | حاملان عرش ہین مشعل بکف

ہر طرف جبرئیل کا ہے اہتمام
ہے فرشتونکی زبان پہ یہہ کلام

بقول مؤلف

آج وہ نور خدا آنے کو ہے | کفر کی ظلمت تو جانیکو ہے
داغ عشق مصطفٰی کھانیکو ہے | دل گلستان مین اب جانیکو ہے
زلف احمدؐ کی ثنا کا ہے خیال | عرش پر فکر رسا جانیکو ہے
بنکے شانہ قلب صد پارہ میرا | گیسوؤنکو اونکے سلجھانیکو ہے
چہرۂ روشن سے اوٹھا ہے نقاب | ابر مین خورشید چھپ جانیکو ہے

عشق رخسار نبیؐ کی وجہ سے
دل مرا آئینہ بنجانیکو ہے

ہجر کے صدمو نسے تیرے یا رسولؐ
درد میرے دل کا بڑہجانیکو ہے

لو خبر رشک مسیحاؐ لو خبر
کوئی دم مین دم نکل جانیکو ہے

خوف کیا پلے پہ ہین میرے نبیؐ
بار عصیان میرا ہلکا ہنیکو ہے

وصل کا شربت پلاؤ یا نبیؐ
تشنگی سے جان آب جانیکو ہے

ہے غذا سے مجھکو نفرت ہجر مین
خون دل پی نیکو غم کہانیکو ہے

روئے انور جلد دکہلا دو مجھے
خاتمہ بالخیر ہو جانیکو ہے

اب مدینے مین بلا لو یا رسولؐ
ہجر مین تحقیق مرجانے کو ہے

الغرض جب نو مہینے کامل مدت حمل کے گذر گئے تب۔ بارہوین تاریخ شہر ربیع الاول کی دوشنبے کے دن وقت صبح صادق بعد چھہ ہزار سات سو پچاس برس کے زمانہ آدم علیہ السلام سے آفتاب عالمتاب وحدانیت مطلع قدم سے ساحت حدوث پر جلوہ افروز ہوا یعنے سید کونین سلطان دارین احمد مجتبیٰ محمدؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزار دن جاہ و جلال سے دولت سرائے اقبال مین ظہور اجلال فرمایا۔

بیت

ندا از حاملان عرش آمد
کہ برخیز از پئے تعظیم احمدؐ

ہدایت - مولود خوانوں کو لازم ہے کہ ان اشعار کو استادہ ہو کر پڑھیں

مثنوی

شہنشاہِ اعظم تولد ہوئے
شہِ دین و دنیا تولد ہوئے
تولد ہوئے پیشوائے جہاں
تولد ہوئے سرورِ مرسلاں
تولد ہوئے رہنمائے قدیم
تولد ہوئے بحرِ فیضِ عمیم
تولد ہوئے مہرِ اوجِ شرف

رسولِ مکرم تولد ہوئے
مہِ اوجِ عُلیا تولد ہوئے
تولد ہوئے مقتدائے جہاں
تولد ہوئے رہبرِ دو جہاں
قسیم جسیم نسیم و وسیم
شفیع مطاع نبی کریم
تولد ہوئے فخرِ عہدِ سلف

تولد ہوئے خواجۂ بعث و نشر
تولد ہوئے شافعِ روزِ حشر

قصیدہ

پیدا ہوئے شکلِ عرب وہ مصطفیٰ یہی تو ہے
جو انکو دیکھا دیکھا رب جو انکو پایا پایا رب
ایجادِ عالم آپ ہیں بنیادِ عالم آپ ہیں
نورِ احد احمد بنا احمد سے ہے عالم بنا
اپنے کو جب فانی کیا آیا نظر ہر سو خدا

ہے عین آئین شکلِ رب وہ مصطفیٰ یہی تو ہے
ہے ہاشمی جنکا لقب وہ مصطفیٰ یہی تو ہے
بے میم احمد ہوئے کب وہ مصطفیٰ یہی تو ہے
رب سے جدا احمد ہے کب وہ مصطفیٰ یہی تو ہے
عارف سو پایا و نہ ڈھونڈ ہے وہ مصطفیٰ یہی تو ہے

بندہ بنایا عشق کا ہمکو الٰہی فضل سے
بیان کسکا ہے حسب نسب وہ مصطفیٰ ہیہ ہی نو سے

سلام

السلام اے آفتاب داد و دین ۔ السلام اے انتخاب اوّلین
السلام اے دستگیر بیکسان ۔ السلام اے چارۂ درد نہان
السلام اے قبلہ گاہ اہل دین ۔ السلام اے بادشاہ مرسلین
السلام اے نور آدم راسبب ۔ السلام اے خلق عالم راسبب
السلام اے شاہ عظمت السلام ۔ السلام اے ماہ رفعت السلام
السلام اے گوہر تاج قبول ۔ السلام اے زیب معراج قبول
السلام اے باعث ایجاد خلق ۔ السلام اے موجب بنیاد خلق
السلام اے زبدۂ ارباب علم ۔ السلام اے قدوۂ اصحاب علم
السلام اے مظہر انوار حق ۔ السلام اے مصدر اسرار حق
السلام اے شاہ شاہان السلام ۔ السلام اے جان جانان السلام
السلام اے انبیا کے پیشوا ۔ السلام اے اولیا کے مقتدا
السلام اے غمزدوں کے دستگیر ۔ السلام اے نادسے رو تشنہ ضمیر
السلام اے دردوں کے چارہ ساز ۔ السلام اے خواجہ بیکس نواز
السلام اے دو جہاں کے بادشاہ ۔ مجھ غریب و خستہ پر بھی اک نگاہ

چارہ سازِ بیکسان بیکس ہون مین
رحم کر رحم اے کریم بیکسان
ہون پیاسا شربت دیدار کا
گو بُرا ہون یا بہلا جیسا ہون مین
فکر رہتی ہے مجھے یہہ روز و شب
کوئی لا اوسکا بادۂ وحدت سے مست

آرزومندِ درِ اقدس ہون مین
چہوڑ کر یہہ آستان جاؤن کہان
تجہہ سوا ہے کون مجہہ بیمار کا
سگ تری در کا کہلاتا ہون مین
روزِ محشر ہونگے سب جسد طلب
کوئی ہیہو پیاسا ظمِ قلت بدست

کوئی اپنے زہد پر نازان چلا
کوئی اوٹھکر جہاڑتا دامان چلا

التجا

یان تو مین ہون اور دل مایوس ہے
کون پوچہیگا مجہے سر کار مین
ہاتہہ خالی اوس طرف جاتا ہون مین
عاید و نیکے ساتہہ کیونکر جاؤن مین
باپ بیٹے کا نہ بیٹا باپ کا
دستگیرا دستگیری کیجئے
سخت مشکل ہے کہ وقتِ جان کنی
کشمکش مین یان تو اپنی جان ہے

شرم ہے اور حسرت و افسوس ہے
ہاتہہ خالی مین چلا دربار مین
اور تہی دستی سے شرماتا ہون مین
رو سیہ ہون منہ کسے دکہلاؤن مین
آسرا وان ہے تو بیشک آپکا
آبرو میری وہان رکہہ لیجئے
ہوتی ہے شیطان کو فکر رہزنی
وان وہ دشمن درپئے ایمان ہے

سخت طوفان بلا ہے نزع روح / آپ اوس طوفان آفت کے ہین نوح
باپ بیٹا بھائی کام آتا نہین / ساتھ بیکس کے کوئی جاتا نہین
ایسی مشکل مین خبر لیجیے مری / سید عالم مدد کیجیے مری
جب تباہی مین پڑے میرا جہاز / مشکل آسان کیجیے بندہ نواز
اوس گھڑی رحم آپکا درکار ہے / گر کرم کیجیے تو بیڑا پار ہے
دم نکل جائے وہ صورت دیکھکر / خاتمہ ہو آپ ہی کے نام پر
جسدم آئین قبر مین منکر نکیر / دستگیری کیجیے یا دستگیر
شکل اونکی دیکھکر مضطر نہون / وہ جمال دلربا پہچان لون
دولت دیدار جسدم پاؤنمین / قبر مین اوٹھکر فدا ہو جاؤنمین
گرد پھر پھر کر کبھی قربان ہون / اور کف پا سے کبھی آنکھین ملون
حال میرا آپ سے مخفی نہین / شرح غم پھر کیا کہے اندوہگین
ہان طبیب مہربان بیمار ہون / درد ہجران سے بہت ناچار ہون
آتش دوری جلاتی ہے مجھے / اور تپ ہجران ستاتی ہے مجھے
ہجر مین ایسا نہو یا شاہ دین / ہند کا ہو جاؤن مین رزق زمین
رحمت عالم خدا کے واسطے / اپنے حسن دلربا کے واسطے
چار یار باصفا کے واسطے / اہل بیت مجتبا کے واسطے
آس مجھہ رنجور کی مت توڑیے / تشنہ کو محروم یون مت چھوڑیے

ہجر مین اب تک جو گذری زندگی
آستانے پر بلا لیجے مجھے
رات دن ہوتا ہے سینہ بسمل مرا
درد کو تسکین ہو جاوے ہلاک

زندگی سے ہے مجھے شرمندگی
وصل کا ساغر پلا دیجے مجھے
ہے مجھے نظارہ اوس درگاہ کا
دل مین ملے کی تاک پاک سے ملجا خاک

نام نامی پر ہو حسن اختتام
خاتمے نام اوسکا والسلام

سبحان اللہ ایسے آفتاب خیر و برکت نے مطلع ذات مطلق سے اطراف کائنات مین طلوع فرمایا - کہ جسکے جمال عالم افروز نے فرش سے عرش تک منور کر دیا - اور سمک سے سماک تک نام کفر اور ظلمات باقی نہ رکھا - ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ شجر اور حجر اور در و دیوار جن و پری انس و ملک از جزو کل تہنیت خوان تھے بقول مؤلف -

ہدایت مولود خوانون کو لازم ہے کہ چہلم و یا برسی و غم وغیرہ کی محفلون مین یہہ مبارکباد نہ پڑھین -

ہوئے پیدا نبی مبارکباد
ہر طرف سے صدا یہ آتی ہے
آمنہ کو سب آکے دینے لگے

[illegible]

ہے جہان مین خوشی مبارکباد
مرحبا یا نبی مبارکباد
جن و انس و پری مبارکباد

دونو عالم مین فضل حق سے ہم — تیری شہرت ہوئی مبارکباد

بعد چالیس سال کے ہے ملی — تجھکو پیغمبری مبارک باد

انبیا شان سلطنت اسکے سر پر — تیرے ہمسر اسے بڑی مبارکباد

جنت فرمایا اسے نبی امت — ہے تری جنتی مبارک باد

بخشش الکر نبی نے فرمایا — ائے ہمسر امتی مبارکباد

مژدہ سال بھر نا سب آیکو — یہ خوشی ہے بڑی مبارکباد

سب کو یہ دن خدا نصیب کرے — ہو ہر اک کو خوشی مبارکباد

خانۂ دل مین آئے ہین نبی — بستی دلکی بسی مبارکباد

بارگاہ رسول مین پہونچے — سب کی قسمت لڑی مبارکباد

سنکر سب سے کہا ہے آ تحقیق
خوب تو نے لکہی مبارک باد

بی بی آمنہ آپکے والدۂ ماجدہ کہتی ہین - کہ وقت تولد آپکے ایک آواز عظیم الشان میرے کان مین آئی - کہ اسکو سنکے خوف غالب ہوا - ناگہان ایک مرغ سفید نے - اپنے بازو میرے سینے پر ملے - کہ فوراً وہ خوف جاتا رہا - ناگاہ تشنگی غالب ہوئی خود دیکھو ایک پیالہ شربت کا مثل دودہ کے سفید غیب سے نمودار ہوا - مین نے جی بھر کر پیا - شہد سے زیادہ شیرین تھا -

پھر ایک ایسا نور ظاہر ہوا۔ کہ تمام گھر اوس نور سے نورانی ہو گیا
جسطرف دیکھتی تہی سوا اوسی نور کے اور کچھہ نظر نہین آتا تھا۔ اور
چند عورتین باحسن وجمال مثل دختران عبد المناف نظر آئین۔
دریافت سے معلوم ہوا کہ اونمین سے ایک تو بی بی مریم والدۂ ماجدہ
حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری فرعون کی بی بی آسیہ خاتون
رضی اللہ تعالیٰ عنہما مومنہ تہین۔ وے دونو خدا کے حکم سے بہشت سے
حورون کو لیکر آئین۔ اور متکفل میرے امورات کے ہوئین۔ انکو دیکھکر
مین متعجب ہوئی جاتی تہی اور صحن خانہ مین آواز رفتار سنتی لیکن
کوئی چلنے والا نظر نہین آتا تھا۔ اور ایک چادر طولانی سپید
آسمان سے زمین تک نظر آئی۔ اوسوقت منادی غیب نے
ندا کی کہ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چشم خلایق سے نگاہ رکھو اور
جماعت کی جماعت مرغان زمرد منقار یاقوت بازو۔ خرامان
خرامان مجھہ تک آئے۔ آواز اونکی نغمہ خیز اور طرب انگیز تہی
اور کچھہ مرد درمیان آسمان اور زمین کے ہوا مین معلق
کھڑے ہوئے۔ گلاب پاش اور صراحیان نقرئی ہاتھہ مین
لئے ہوئے کہہ رہے تہے۔ بقول چشتی۔

قصیدہ

اللہ اللہ کیا خوشی ہے محفل میلاد کی
دھوم ہے چاروں طرف شور مبارکباد کی

کیا صبا نے لائی ہے بوئے گل روئے نبی
دھوم ہے صحن گلستاں میں مبارکباد کی

چہرۂ انور نظر آیا نہ ہمکو خواب میں
آرزو نکلی نہ ابتک اس دل ناشاد کی

قامت موزوں حضرت کی ثنا لکھتے ہیں ہم
خامہ کے بدلے ملے ڈالی ہمیں شمشاد کی

چہرۂ احمد کا نقشہ کسطرح کھیچے سیلے
صورت آئینہ حیران عقل ہے بہزاد کی

ہجر احمد میں ہوئے ہیں اسقدر زار و نحیف
آہ کی قدرت نہ طاقت ہم میں ہے فریاد کی

خواب میں آؤ کبھی تو اے شہ ہر دوسرا
صورت تسکین تو کچھ ہو اس دل ناشاد کی

شوق نظارہ اسی کا نام ہے بعد قضا
لگ گئیں ہیں تربت میں آنکھیں عاشق ناشاد کی

بار عصیاں کی ہے گٹھری سر پہ ہیں نادیدہ راہ
منزلیں کھوٹی نہ ہو جائیں عدم آباد کی

خوب تھا ہوتا اگر یثرب میں چشتی کا مزار
اے فلک کیوں اوسکی مٹی ہند میں برباد کی

اوسدم کمال غیرت سے تبسم پر عرق آگیا۔ جو قطرہ ٹپکتا تھا اوس سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔ اوسی حالت میں پردہ حجاب کا میری آنکھوں سے اوٹھ گیا۔ مشارق اور مغارب کے حالات مجھپر منکشف ہوگئے۔ تین علم سبز ایک مشرق دوسرا مغرب۔ تیسرا بام کعبہ پر منصوب دکھائی دئے اور جسوقت وہ مہر سپہر عظمت پیدا ہوئے سجدہ کیا۔ اور ہاتھ آسمانکی طرف اوٹھا کے مناجات کی اور نہایت

تضرع اور الحاح سے اُمّت کی مغفرت چاہی۔ سُبحان اللہ ۸
اے مومنو۔ غور کا مقام ہے۔ دیکھو ابتدا ہی سے ہم گناہ گاروں پر آپکی
کیسی نوازش واکرام ہے۔ پھر ایسے محبِ صادق کا در چھوڑکے
ہمکو کس در پہ آوارہ اور سر گردان پھرنا ہے۔ اور آپکے روضۂ
مُنوّرہ کے قرب وجوار مین دفن ہو کر تا حشر آپکے زیر سایہ نہ رہین
تو پھر ہمکو کہان رہنا ہے۔ زہے نصیب اوس شخص کے جسکو کہ
آپکے در اقدس کی جاروب کشی مُدّت العمر میسر آئی ہو۔ اور
خوشا تقدیر۔ اوسکے کہ جسنے بعد مرگ جنّت البقیع مین۔ یعنے
آپکے روضۂ اقدس اور مزار مقدّس۔ حضرت عثمان غنی الرحمان
کے مابین دفن ہوا ہو۔ حدیث شریف ہے حضرت رسول خدا
صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرماتے ہین کہ۔ مَا بَیْنَ مِنْبَرِیْ وَ
مِنْبَرِ عُثْمَانَ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ۔ یعنے میرے منبر اور قبر عثمان رضؓ
کے درمیان ایک باغ ہے جنّت کے باغون سے۔ اور محدثین نے
اس حدیث شریف کا خلاصہ یہہ لکھا ہے کہ۔ جو شخص آنحضرتؐ کے روضۂ
مُنوّرہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار کے مابین دفن
ہوگا وہ جنّتی ہے۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا ہے کہ
یہہ حدیث شریف مجھکو بعد دفن حضرت عثمان رضؓ کے دستیاب ہوئی

اُسے کاش تھی دفن کی پیرائی تو ہین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
مستدرق مین دفن کرتا - اُسے مسلمان ہوا ہیوگنا اگر عرض کیا جاتا ہے
اگر ہم مین سے کسیکو بذریعہ بیعت کسی شیخ سے اعتقاد کامل ہوجاتا تو
اوسکو اپنے مرشد کے مزار کے قریب وجوار مین دفن ہونیکی کسقدر
تمنا رہتی ہے - اللہ تعالےٰ ہم جمیع دینداریون کو مدت العمر روضۂ
روضۂ اقدس کا نظارہ نصیب کرے - اور وہین کی رزق زمین
نصیب ہو - آمین ثم آمین - اُسے عاشقو تمہارا مقام ہے جسمین دلمین
عشق نبی ہو - اور جسکا دل آپکے دام محبت مین گرفتار ہو - وہ دل
کیونکر آپکی مفارقت کے صدمے سہ سکتا ہے - بقول مولف -

اہل دل سے پیمبر کی محبت نہین جاتی — مر جائین کبھی خواہش وصلت نہین جاتی
ایمان کھرا انکہین کہلے رہتے ہین تکتے ہو — مرنے پہ بھی دیدار کی حسرت نہین جاتی
یک بار تو رویا مین مرے لائیے تشریف — حالانکہ یہہ فرقت کی مصیبت نہین جاتی
وصل انکا میسر ہو تو بس ہے یہی دولت — سب لٹتی ہین جاتی ہین یہہ دولت نہین جاتی
پھرتا ہے نگاہون مین مرے چہرہ زیبا — اب بھی ان آنکھون سے وہ صورت نہین جاتی
دن رات گئے حب نبی سے ہو نہین شیدا — مجھسے رہ تلخ کشی کی یہہ عادت نہین جاتی
کیونکر نہ معطر رہے ہر وقت مرا جسم — گیسوے نبی کی کبھی نکہت نہین جاتی
کیونکر نکرین فخر ہم اس بات پہ آسی — سنتے ہین کہ دوزخ مین یہہ امت نہین جاتی

بیمار ہیں سب چشم طبیب تیری لیکن — جز وصل مسیحا نہیں فرقت نہیں جاتی

رکھی محبی نعلین رکھ سر پہ — حرمت مری ٹھہر جاتی تعزیت نہیں جاتی

اے قاصد بولے ہوں خطرناک ہمیشہ — ... ہر لیے وحشت نہیں جاتی

اسکے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تولد پاتے ہی پہلے امت کیلئے دعاے مغفرت چاہی۔ اور بعد اوسکے۔ ایک ابر سفید آسمان سے نمودار ہوا۔ ناگاہ خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو آغوش مین لیکر غائب ہوگیا۔ آواز آتی تہی کہ خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو چارون حد عالم مین پھراؤ تا جمیع خلایق انکو نام اور صورت۔ اور صفات سے پہچانین۔ بعد اسکے وہ ابر طرفۃ العین مین۔ برق جمال محمدی سے روشن ہوگیا۔ حضرت آمنہ خاتون فرماتے ہین کہ۔ مین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ ایک پارچہ مین لپٹا ہوا پایا۔ پھر ایک بدلی اور نمودار ہوئی۔ اوسمین کلام مردونکے سنے جاتے تھے۔ منادی غیب ندا کرتا تہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چارون طرف عالم کے لیجاؤ۔ اور تمام جن و انس اور ملایکہ کو اونکا جمال جہان آرا دکہاؤ تا سب پہچانین۔ اور جانین کہ۔ جو کمالات اور پیغمبرون کو جدا جدا عنایت ہوتے تھے

سب مجموعہ میرے حبیبؐ کو ملے - یعنے خلافتِ آدمؑ - ملکِ سلیمانؑ
حسنِ یوسفؑ - خلتِ ابراہیمؑ - کلامِ موسیٰؑ - دمِ عیسیٰؑ -
عبادتِ یونسؑ - شکرِ نوحؑ - لسانِ اسمٰعیلؑ - بشرائے
یعقوبؑ - صوتِ داؤدؑ - صبرِ ایوبؑ - زہدِ یحییٰؑ وغیرہ وغیرہ
عطا کیا گیا - اور سوائے اسکے - ولایتِ محبوبیت حقِ ربوبیت
اور قربِ مطلق - اور منصبِ قضا - اور افتاحِ اجتہاد - احتساب
شفاعتِ عظمیٰ - علمِ وسیع - عرفانِ اتم - اور جمیع کمالاتِ
صوری - و معنوی - خاصتاً ذاتِ بابرکات کے واسطے تھے -
سوائے رتبۂ شہادت کے کہ - باسباب ظاہری منافی شانِ
نبوت کے تھا - وہ بھی آپکے جگر گوشۂ قرۃ العین - یعنے حضرات
حسنین علیہم السلام کو حاصل ہوا - تا حاصل ہونا - کسی کمالِ
ظاہری اور باطنی کا ذاتِ مجمع کمالات سے باقی نہ رہے -

شعر

حسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ یدِ بیضا داری	آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بقول مؤلف

پیدا جو پیمبرؐ ہوئے کیا کیا نظر آیا	**قطعہ**	جو راز تھا مخفی وہ ہویدا نظر آیا
احمدؐ واحد کا یہہ معما نظر آیا		بس بیچ مین یک میم کا پردا نظر آیا

احمدؐ و احد ایک جگہ ہو گئے ظاہر
اللہ سے واصل ہوئے معراج مین احمدؐ
یین سورۂ واللیل کو پڑہنے لگا ہر وقت
تابِ رُخِ پرنور پیمبرؐ سے فلک پر
خورشیدِ رُخِ احمدؐ مختار کے آگے
سب صلّی علیٰ کہنے لگے حور و ملایک
یہہ آپ ہی کے نور کے صدقے ہے یقین ہے
عیسیٰؑ نے کہا آپکا یا احمدؐ مختار
عاشق تہی فقط یوسفؑ کنعان پہ زلیخا

جسوقت جدا میم کا پردا نظر آیا
اوس بحر سے ملتا ہوا قطرا نظر آیا
سر مین مرے گیسو کا جو سودا نظر آیا
خورشید کے چہرہ پہ پسینا نظر آیا
بگڑا ہوا مہتاب کا چہرا نظر آیا
جسم آپکا یک نور کا پتلا نظر آیا
موسیٰؑ کو بیسر ید بیضا نظر آیا
ہر اُمتی اب رشکِ مسیحا نظر آیا
ہر ایک نبیؑ آپکا شیدا نظر آیا

سب کہتے ہین تحقیق کے اشعار کو سنکر
مداحون مین احمدؐ کے تو یکتا نظر آیا

صفیہ بیٹی عبدالمطلب کی یعنے پہوپی حضرتؐ کی کہتی ہین کہ وقتِ ولادتؐ کے مین حاضر تہی۔ تمام گہر نور سے معمور ہو گیا۔ اوسکی روشنی سے چہہ چیزین بہت عجیب نظر آئین۔ پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور آہستہ آہستہ فرمایا۔ یارب اُمتی اُمتی دوسرے یہہ کہ زبانِ فصیح اور عبارتِ صحیح سے فرمایا۔ اَشْہَدُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَنَا رَسُولُ اللّٰہِ۔ تیسرے نور حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم روشنی چراغ پر غالب تھا۔ جو آتے ہیں مین نے چاہا کہ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہلاؤن ۔ غیب سے آواز آئی کہ۔ ائے صفیہ تو تکلیف نکر اپنے حبیب کو ہمنے شستہ اور پاک بھیجا ہے پانچوین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناف بُریدہ اور ختنہ کئے ہوئے پیدا ہوئے چھٹے شانۂ مبارک پر مہر نبوت ستارہ صبح سے روشن تر دیکھی ۔ اوسمین بخط نور لکھا تھا ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ سبحان اللہ ہومنو کسی فرد بشر کی کیا مجال ہے جو آپکے اوصاف لکھے ۔ یہہ وہ بحر اوصاف ہین کہ جسکی انتہا نہین بقول مؤلف ۔

کہئے وصف احمد بیان کیسے کیسے	ہوئے راز حق کے عیان کیسے کیسے
مصیبت مین لے لیکے نام محمد	کئے ہمنے ہین امتحان کیسے کیسے
فنا ہو کے احمد مین دیکھے احد کو	بنے ہم بھی ہین رازدان کیسے کیسے
ذرا چیر کر دیکھو پہلو ہمارا	ہین ارمان دلمین نہان کیسے کیسے
ہویدا ہے سب کچھ رسول خدا پر	ہین فرقت کے صدمے بیان کیسے کیسے
ابھی رخ سے پردا اُٹھا کر تو دیکھو	فدا ہوتے ہین قلب و جان کیسے کیسے
مئے حب احمد جو پیتا ہون ساقی	تو کرتے ہین زاہد گمان کیسے کیسے
خدا جانے روز وصال پیمبر	یہہ کرتی ہے شکوے زبان کیسے کیسے

یہہ گلزار ہستی سے باغ عدم کو	چلے جاتے ہین کاروان کیسے کیسے

سنبہلکر لکہا کر تو تحقیق مضمون
زمانے مین ہین نکتہ دان کیسے کیسے

حضرتہ آمنہ خاتون روایت کرتے ہین کہ ولادت کے وقت تین شخص۔ غیب سے نمودار ہوئے۔ اونکے رخسارے۔ مثل آفتاب کے چمکتے تہے۔ ایک صراحی نقروی۔ دوسرا طشت زمردی تیسرا حریر سفید ہاتہہ مین لئے ہوئے تہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو طشت مین بٹہلا کے سات بار غسل دئیے۔ اور وہ حریر سفید پہنائے۔ اور چشم نرگسین کو بوسہ دیکر کہے۔ بقول حضرت وطن

شان جناب سرور عالم جلوہ نما ہے شان خدا ہے	موقع کہان ہے صلی علی کا روئے منور سجدہ کی جا ہے
آئینہ خانہ سر دو سرا ہے ہر سر مین دیکہو عکس آپکا ہے	سینے مین دل ہے جی مین نظر مین آپہی کی صورت جلوہ نما ہے
ہے احدیت ایک جلوت تمہاری لامکان ایک راہ سواری	نقش قدم ہے چشم دو عالم کرسی تمہاری عرش علا ہے
دوزخ سے ہمکو کیا ہے علاقہ جنت کی ہمکو کیا ہے تمنا	ہم عاصیونکو یا شاہ اکرم دامن تمہارا ہاتہہ آچکا ہے
فردوس لیکر آپ کیا کرین ہم کوثر کا پانی کیونکر پئین ہم	اے رشک جنت روئے مبارک کوثر کا چشمہ لب آپکا ہے

ہر روز ہے حشر ہر شب قیامت ہر ایک نالہ ہے صور محشر
اے آفتاب برج شفاعت دکہلادو صورت اب دیر کیا ہے

اور کہا کہ بشارت ہو تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ تمہین

علم اولین و آخرین اور کمالات ظاہری و باطنی ۔ اور مفاتیح نصرت و عظمت اور رتبۂ شجاعت و حلمیت عنایت ہوا۔

روایت ہے کہ وقت ولادت کے عبدالمطلب آپکے جد بزرگوار کعبہ شریف مین تھے ۔ یک بیک خانۂ کعبہ نے مقام ابراہیم مین سجدہ کیا ۔ اور کہا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللہ اکبر ۔ خدائتعالیٰ نے آج مجھے بتون کی نجاست سے پاک کیا ۔ اور ہبل نامی ایک بت کہ اور بتون سے بڑا تھا سرنگو ہو گیا ۔ ہاتف غیب نے آواز دی کہ آمنہ کے گھر ۔ فرزند متولد ہوا ۔ اوسکے غسل کے واسطے ایک طشت زمردی عالم قدس سے لائے ہین ۔ اور وہ فرزند ارجمند خاتم المرسلین حبیب رب العالمین ہے ۔ عبدالمطلب یہہ ماجرا دیکھکر اور سنکر متعجب و متحیر اپنے مین آپ کہہ رہے تھے ۔

بقول مؤلف

شوق نظارۂ انوار کرون یا نکرون	پئے دیدار مین اصرار کرون یا نکرون
خواب مین خواہش دیدار کرون یا نکرون	بخت کو اپنے مین بیدار کرون یا نکرون
آپکو یاد مین ہر بار کرون یا نکرون	کچھہ علاج دل بیمار کرون یا نکرون
آپکے گیسوے پیچ یہی کہتے ہین	دل عاشقکو گرفتار کرون یا نکرون
خنجر ابروے محمد پہ دلسے ہون فدا	سر کٹانیکا مین اقرار کرون یا نکرون

مخمس

کھتی ہے تیغ الم اُرکے جگر کے پارے
ٹکڑے اب دل کے بھی دو چار کرون یا نکرون

قلب میں اُنکا رخ روشن کا تصور کرکے
دلکو آئینۂ انوار کرون یا نکرون

جبہ سائی سے ترے در کے ہون فارغ جسدم
سجدۂ شکر بھی سو بار کرون یا نکرون

عشق و ہجران سے بہارک جو بہے اگر آنسو
اپنے آنکھون کو گہربار کرون یا نکرون

دیکھ لون اپنا اگر روضہ مین آنکر روئے انور
جلوۂ حق کا مین اقرار کرون یا نکرون

آپکے روضۂ پرنور پہ آکر شاہا
خواہش دلکو مین اظہار کرون یا نکرون

شب معراج کہے گئے تھے خدا سے جبرئیل
ترے محبوب کو بیدار کرون یا نکرون

ہو میسر نہ محمد کی زیارت جبتک
اے اجل تجھسے مین انکار کرون یا نکرون

جاکے روضے پہ کہونگا مین یہی اے تحقیق
نقد دل داخل سرکار کرون یا نکرون

اوسکے بعد کعبۃ اللہ سے دولتسرائے نبوی مین تشریف لائے آتے ہی پہلے حضرت آمنہ خاتون کی پیشانی دیکھی ۔ نور محمدی نہ پایا تو پوچھا کہ وہ نور کیا ہوا ۔ بی بی نے کہا مین نے وضع حمل سے سبکدوشی ہوا ۔ اور عجائب حالات اور غرائب واقعات جو اوس وقت دیکھے تھے ۔ ایک ایک سب بیان کئے ۔ عبد المطلب نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سامنے لاؤ ۔ اور مجھے دکھلاؤ ۔ بی بی آمنہ نے جواب دیا ۔ ہیہات آپ اونکو دیکھ نہین سکتے

محافظانِ غیب سے تاکید ہے کہ تین دن تک کوئی نہ دیکھے۔
عبدالمطلب نے پر غضب کہا کہ اے آمنہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دکھاؤ نہیں تو میں تمکو اور اپنے کو ہلاک کرونگا۔ جب آمنہ خاتون نے۔
حضرت عبدالمطلب کو۔ اسقدر بیقرار دیکھا ناچار وہاںتک پہونچادیا۔
حضرت عبدالمطلب نے۔ کمال اشتیاق سے۔ چاہا کہ دیدارِ
سیدابرارؐ حبیبؐ پروردگار سے مشرف ہو۔ لیکن ایک
غیبی شخص تلوار کھیچ کر سامنے آیا۔ اور کہا۔ جاجبتک تمام
ملائیکہ منتظر ہیں۔ جناب ختم المرسلینؐ حبیب رب العالمین
کی زیارت سے فارغ نہونگے۔ کسیکو مجال دیکھنے کی نہوگی۔
عبدالمطلب یہہ حال دیکھتے ہی ہیبت سے تہراگئے اور بحالتِ مایوسی
کہتے تھے۔ بقول حافظ شیرازی رحمت اللہ علیہ۔

شوقِ دیداریکہ دارم بیقرارے گیستم	غزل	دیدہ لبریزم سراپا انتظارے گیستم
نیم بسمل گشتہ ام یارب شکارے کیستم		کشتۂ صیادِ دلم از زخم شمشیر نگاہ
گر مسلمانیستم زنّار دارے کیستم		کشتۂ آن خال مشکین بستۂ زلف سیاہ
پس ببین اے دوستان آئینہ دارے کیستم		مظہر حسن جمالم یاکہ عکس روئے تو

حافظم در مدرسہ در دِ گشتم در میکدہ
سخت حیران گرچہ ام من در شمارے کیستم

بعد ولادت

بعد ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے - ایک شبانہ روز
تمام بادشاہان روئے زمین کی زبان گنگ ہو گئی - اور نطق زبانسے
عاری رہے - طاق کسرا منکسر رہا - چودہ کنگرے اوسکے گر پڑے
آتش فارس کہ مدت ہزار برس سے روشن تھی فی الفور بجھ گئی -
دریائے پر از آب خشک ہوا اور صحرائے خشک دریا ہوا - جب
سید عالم نے اپنے نور عرش افروز سے فرش زمین کو منور فرمایا -
اہالیان مکہ نے تہنیت کی محفل منعقد کیا - بقول امیر -

کردو خبر یہہ محفل میلاد شاہ ہے اُمت چلی رسولؐ کی یہہ جلوہ گاہ ہے	یاں آمد جناب رسالت پناہؐ ہے سید ہی یہی بہشت مین جانیکی راہ ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

جو عاشقان صورت خیر الانامؐ ہین جو ذرہ ہائے مہر فلک احترام ہین	جو طالبان جلوۂ ماہ تمامؐ ہین آئین کہ دور یہان الفت کے جام ہین

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

راہین کشادہ رحمت رب کریم کے خلعت بٹینگے لطف خدائے رحیم کے	ہین عطر بار باغ مین جھونکے نسیم کے تقسیم ہونگے ہار ثواب عظیم کے

در بار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

آراستہ مکان ہے جلوس شہانہ ہے
سامان نئے نئے ہیں نیا کارخانہ ہے
رحمت ہے فرش ظل خدا شامیانہ ہے
مسند بچھی ہے آمد شاہِ زمانہ ہے

در بار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

کیا بزم ہے کہ بزم نشیں ہیں فرشتہ وش
گرمی جو ہو ذرا دم عیسیٰؑ ہو بادکش
ہوں گرم اہتمام میں اسپر کلیمؑ خش
پانی پلائیں خضرؑ دم شدت عطش

در بار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

آتے جو آنے والوں کو پاتے ہیں جبرئیلؑ
رتبہ برتبہ سبکو بٹھاتے ہیں جبرئیلؑ
خود جا کے دور تلک راہ نہیں لاتے ہیں جبرئیلؑ
موقع سے کیا صفوں کو جماتے ہیں جبرئیلؑ

در بار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

اس بزم کی جو مشرق و مغرب میں ہے خبر
الیاسؑ بر سے بحر سے خضرؑ آئے ہیں ادھر
ارواح انبیائے سلف کا ہے یاں گذر
رونق فزا ہیں چرخ سے عیسیٰؑ زمین پر

در بار عام گرم ہوا اشتہار دو

جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

آئیں شتاب یوسفؑ کنعاں کو دو خبر
یعقوبؑ و نوحؑ و آدمؑ ذیشاں کو دو خبر
محفل میں ہوں شریک سلیماںؑ کو دو خبر
تشریف لائیں موسیٰؑ عمران کو دو خبر

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

جن کوہ قاف سے تو جہاں سے ملک چلے
سر کو جھکا کے حاملۂ عرش تک چلے
جلنے تھے وحش طیر وہ سب مشترک چلے
پڑھتے ہوئے درود ادب سے ہر یک چلے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

اس بزم میں جو شوق سے آئیں خوش نصیب
خاموش بیٹھیں سر نہ ہلائیں خوش نصیب
کانوں کے پردے سے لگائیں خوش نصیب
اعجاز سن کے لطف اٹھائیں خوش نصیب

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

لو آمد حبیبؐ خدائے قدیر ہے
وارد ہے وہ جو صاحبؐ تاج و سریر ہے
آیا ہے آج وہ جو بشیر و نذیر ہے
رونق فزا ہے خلق کا جو دستگیر ہے

دربار عام گرم ہوا اشتہار دو
جن و بشر سلام کو آئیں پکار دو

ہر دم جو از دہام خلایق دو چند ہے اوسکا سلام ہوگا جو اقبال مند ہے		بس کر امیر ختم سخن دل پسند ہے مولد اب آگے ہوگا یہہ ترجیع بند ہے
	دربار عام گرم ہوا اشتہار دو جن و بشر سلام کو آئین پکار دو	

پھر منادی غیب نے ندا دی کہ - اے خلایق محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب رونق افروز اس جہان کے ہوئے - بہترین خلایق - وہ ہے کہ جو آپکو دود پلائے - زہے سعادت اور نصیب اوسکے کہ یہہ دولت ابدی پائے - چنانچہ وحوش اور جن اور انس واسطے حصول اس دولت سعادت کے - باہم نزع کرنے لگے غیب سے آواز آئی کہ اس واسطے ہرگز نہ لڑو اللہ تعالے نے یہہ دولت بابرکت حلیمہ سعدیہ کو عنایت فرمائی - بالاتفاق ثابت ہے - کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات دن دودہ اپنے والدہ کا نوش فرمایا - بعد اسکے ثوئبہ نے دودہ پلایا - ثوئبہ لونڈی ابولہب کی تہی - کہ اوسنے مژدہ ولادت شریف کا ابولہب کو سنایا تھا - ابولہب نے بسبب خوشی میلاد شریف کے اوسے آزاد کیا تھا - حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہ روایت کرتے ہین کہ مین نے ایک رات ابولہب کو بعد موت کے خواب مین دیکہا - اور حال پوچہا

اوسنے کہا جسدن سے گلستان حیات پامال صرصر ممات ہوا - انواع انواع کے عذاب اور عقوبت مین گرفتار ہون - لیکن دوشنبے کے روز - بدولت خوشی میلاد مبارک کے عذاب مین تخفیف ہوتی ہے - اے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم قربان جانیکا مقام ہے کہ ابولہب سا کافر جکی مذمت کلام اللہ کے سورۂ تبت یدا مین وارد ہے - خوشی میلاد شریف کا ثمرہ تخفیف عذاب پاے - زہے تقدیر اون مسلمانون کے کہ بدل و جان اوس جناب کی غلامی سے سرفراز ہین اور جان و مال اپنا - اوسکی راہ مین نثار کرتے ہین اگر قیامت کے دن عذاب دوزخ سے نجات پائین کیا عجب ہے بیشک یا رسول اللہ آپ دریائے رحمت ہین کچھ ہم غلامونکے حال پر بھی نظر ترحم فرمائیے - ہم غلامونکے دامن کو دُرہائے مقاصد سے بھر دیجئے اور بقول مؤلف منہ مانگے انعامات سے مالا مال کر دیجئے - اور جو حال کہ ہم گنہگارون کا ہے وہ آپکی نظر کرم کے قابل ہے -

یا محمد قلب کی اب بیقراری دیکھئے	صورت سیماب ہے حالت ہماری دیکھئے
آپکی فرقت مین روتے ہین لہو صبح و مسا	چشم تر سے خون کا دریا ہے جاری دیکھئے
اے شہ ہر دو سرا کھینچے لگا کوس اجل	ہجر مین پہونچی ہے نوبت یہ ہماری دیکھئے

بیٹھنا اوٹھنا ہے اک امر محال اے شاہ دین
ہجر نے کیا کر دیا حالت ہماری دیکھیے

ابر شرمندہ ہوا جاتا ہے زیر آسمان
دیدۂ تر کی ہمارے اشکباری دیکھیے

جب سے ہمنے سن لیا ہے قبر مین آئینگے آپ
موت کی بیٹھے ہین ہمکو انتظاری دیکھیے

کیجیے دیدار سے اپنے مشرف یا نبی
بڑھ رہی ہے قلب کی اب بیقراری دیکھیے

یا نبی نار جہنم سے بچانا حشر مین
کھوئی ہے غفلت مین ہمنے عمر ساری دیکھیے

کسطرح راہ عدم طے ہمسے ہوگی یا نبی
زاد راہ تو کچھ نہین ہے صرف آہ و زاری دیکھیے

ہین خجل عصیان کی باعث سے بہت بعد فنا
منہ چھپائے ہین کفن مین شرمساری دیکھیے

قبر مین تنہا پڑے ہین یا حبیب کبریا
لایئے تشریف اور حالت ہماری دیکھیے

ناخدا اے کشتی دین ہے یہی وقت مدد
ناؤ غرق بحر عصیان ہے ہماری دیکھیے

ملگئے مٹی مین کچھ شکوہ نہ قسمت کا کرے
خاکسارونکی تم اپنے خاکساری دیکھیے

حورین کہتی تھین خوشی سے یون شب معراج مین
آرہی ہے وہ پیمبر کی سواری دیکھیے

عرش و کرسی کہتے تھے یون چوم کر نعلین پا
بیٹھے بیٹھے لڑ گئی قسمت ہماری دیکھیے

کہتا تھا رضوان کہا کر گلشن خلد برین
یان رہیگی یا نبی امت تمہاری دیکھیے

روز محشر یون کہیگا حق تعالے یا نبی
بخشدی ہے ہمنے سب امت تمہاری دیکھیے

داغ عشق مصطفی انجائیگا شمع مزار
پر ضیا ہو جائیگی تربت ہماری دیکھیے

نعت احمد لکھ رہے ہین رات دن تحقیق ہم
کیون نہو دارین مین عزت ہماری دیکھیے

بعد ثویبہ کے حلیمہ سعدیہ نے دودہ پلایا ۔ تفصیل اس بیان کی یون ہے
اون دنون مین اہل مکہ بعضے بسبب شوکت اور عظمت کے اور بعضے بسبب
آب وہوا کے خوف سے اپنے ۔ لڑکونکو دائیون کے سپرد کردیتے تہے
تا اطراف وجوانب قصبات وقریات مین لیجا کے ۔ پرورش کرین ۔
حلیمہ سے روایت ہے کہ اوس سال قحط عظیم ہوا ۔ چنانچہ سبزہ شہرونمین
اور جنگلمین کہین اثر بہی باقی نرہا ۔ باغون مین درخت خشک ہوگئے ۔ اکثر
اوقات سخت تنگی سے برگ وگیاہ سے روزہ افطار کرتے ۔ اور تین تین دن تک
فاقہ کرنیکا اتفاق ہوتا تہا ۔ ایکبار مجھے تین شبانہ روز کہانا میسر نہوا ۔ شدت
گرسنگی سے طاقت طاق ہوگئی ۔ اوسوقت مین جو حاملہ تہی ناگہان وردِ زہ
پیٹ مین ہوا پر مین نہین جانتی کہ خواب تہا یا ضعف کے سبب حالت غشی تہی اسی
حالت مین کیا دیکہتی ہون کہ ایک شخص مجہکو دودہ کی دریا مین باربار
غوطہ دیتا ہے ۔ اور کہتا ہے کہ جسقدر پی سکتی ہے خوب آسودہ ہوکے
پی ۔ تاکہ تیرے دودہ مین ۔ برکت بے اندازہ ہو اور اسی شیر کی بدولت
عزت ابدی اور سعادت سرمدی تجہے حاصل ہوتی ہے ۔ مین نے وہ دودہ
بہت آسودہ ہوکے پیا ۔ اور جسقدر پیتی تہی وہ شخص اور زیادہ مبالغہ
کرتا تہا ۔ اور کہتا تہا ۔ کہ اے حلیمہ تو جانتی ہے کہ مین کون ہون ۔
مین وہ حمد اور شکر ہون کہ ۔ تو محنت اور گرسنگی کی حالت مین بجالاتی تہی

اب بطحائے مکہ کے طرف جا اور نتیجہ اس شکر کا یہہ ہے کہ۔ اوس سرزمین
ایک نور ساطع اور ضیائے لامع اپنے سات لا۔ الغرض جب مجہکو افاقت
ہوش آیا۔ دیکہتی کیا ہون کہ وضع حمل ہوا فرزند تولد ہوا ہے۔ اوسکے
چند روز کے بعد۔ قافلہ مکے کے طرف روانہ ہوا مین بہی اپنے شوہر کے ساتہ
چلی۔ اثنائے راہ مین غیب سے آواز آئی کہ اس سال حق تعالی نے بدولت
ولادت ایک فرزند کے جو قریش مین پیدا ہوا ہے تمام عورتون پر
لڑکیون کا پیدا کرنا حرام کیا ہے۔ اے زنانِ بنی سعد دوڑو اور اوس
دُرِ یتیم بحرِ عظمت کو لو۔ زہے نصیب اوس عورت کے کہ۔ اوس
دولت بابرکت سے مُشرف ہو۔ زنانِ بنی سعد یہہ مژدہ سُنتے ہی
بہ تعجیل تمام مکے کو چلین۔ اور میرا دراز گوش جسپر مین سوار ہی بسبب
لاغری کے ایک قدم چل نہین سکتا تہا۔ ناچار ایک منزل مین مقام کیا
وہان خواب دیکہا۔ ایک درخت میوہ دار۔ سرسبز میرے
سر پر سایہ کیا ہوا ہے۔ اور تمام زنان بنی سعد میرے گرداگرد
جمع ہین۔ اوس درخت سے ایک خرمائے تر میرے دامن مین گرا
مین نے وہ خرما کہایا ایک مُدت تک اوسکا مزا زبان پر رہا
حاصلِ کلام۔ دوشنبے کے دن مکے مین پہونچی۔ قافلہ مجہہ سے پہلے ہی
مکہ پہونچکر تمام عورات سب دولت مندون کے لڑکونکو پیشتر سے ہی

سے چکی تھین میں اپنے تاخیر سے نادم اور مایوسی سے یہہ عرض کرتی تھی ۔

اےمظہر نور خدا گاہے نظر بر من فگن	وے روے تو بدر الدجا گاہے نظر بر من فگن
اندر فراقت تشنہ ام بسمل بزیر دشنہ ام	اے چشمۂ آب بقا گاہے نظر بر من فگن
در خانقاہ و مدرسہ در دیر و مسجد دیدہ ام	ہر جاست از حسنت ادا گاہے نظر بر من فگن
اے سرور دوالامکان اول توئی آخر جہان	از نیست ہر جا جلوہا گاہے نظر بر من فگن
در میکدہ پیر مغان می ریخت در جان ظلم	گشتم بہ عشقت مبتلا گاہے نظر بر من فگن
اسم تو احمد آمدہ میم است پردہ در احد	اے مظہر شان خدا گاہے نظر بر من فگن

اے باعث ایجاد ما وے شافع روز جزا
ہستم بہ عصیان مبتلا گاہے نظر بر من فگن

ہر چند جستجو کرتی تھی کوئی لڑکا میسر نہوتا تھا ۔ ناگاہ ایک شخص کہ آثار عظمت اور شرافت کے اوسکی پیشانی سے ظاہر تھی ۔ سامنے آیا اور کہا کہ کوئی عورت اس قافلہ مین باقی بھی ہے جسکو کوئی لڑکا میسر نہوا ہو ۔ مین نے اوس سے نام پوچھا ۔ کہا کہ مین عبد المطلب بن ہاشم سردار قریش ہون اے حلیمہ میرے گھر مین ایک لڑکا ہے یتیم بے پدر محمد نام ہر چند زنان بنی سعد سے مین اصرار کرتا ہون ۔ کوئی اوسکو بسبب یتیمی کے قبول نہین کرتی ۔ اور سب یہی کہتی ہین کہ

طفل بے پدر سے فلاح اور بہبودی کی توقع رکھنا عبث ہے [illegible]
کیا کہتی ہے ۔ مین نے اپنے شوہر سے پوچھا ۔ اوسنے کہا [illegible]
بیدریغ ابہی جا اور اوس دُرِّ یتیم دریائے سعادت کو لیلے [illegible]
مبادا کوئی اور لیجائے ۔ اور تو یون ہی مایوس پھر آئے [illegible]
خواہرزادی نے کہا کہ زنان بنی سعد اہل مال کے اطفال [illegible]
ہوئین ۔ اور تو ایک یتیم کی کفالت کرتی ہے کہ [illegible]
اوسکی اور بہی موجب زیادتی رنج و مشقت کی ہو [illegible]
سُنتے ہی ۔ میرا بدن ہیبت سے تھرا گیا ۔ مین نے کہا ۔ اگرچہ لڑکا
بن باپ کا ہے لیکن عبدالمطلب سردار قریش اوسکا دادا ہے [illegible]
اوسکی قدر کوئی نہین جانتا مین خوب جانتی ہون ۔ حاصل کلام مین
عبدالمطلب کے ساتھہ گئی ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت
خواب استراحت مین تہے ۔ وہ جمال سے تو وہ خصال دیکہتے ہی
شیر میری پستان سے بے اختیار جاری ہوا ۔ مین نے حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کو جگایا ۔ آپ نے آنکہین کہولین اور مجہے دیکہکر
تبسم فرمایا ۔ اوسوقت ایک ملاحت دیکہی کہ تمام عمر کسی [illegible]
وہ ملاحت دلنشین نہ دیکہی تہی ۔ بی بی آمنہ نے ۔ اوس گوہر درج [illegible]
اختر برج دلربائی کو میرے گود مین دیا ۔ مین اوس [illegible]

غرض مست سراپا خیر و برکت کو آغوش مین لیکر مقام فرود گاہ مین آئی ٨

در و دیوار سے آتی تہی صدا — کہ حلیمہ پہ ہوا فضل خدا
شکر کرتی تہی خدا کا پیہم — کہ نہ تہے مستحق اس فضل کے ہم
تو نے بخشی مجہے دولت عجیب — مجہہ حلیمہ کے کہان تہے یہ نصیب
وہ وہ اوس گل کو ہلاتی تہی مین — گل سے پہولے نہ سماتی تہی مین
کبہی مکہڑے کے بلائین لیتی — صدقے ہو ہو کے دعائین دیتی
کبہی صورت کا تماشا کرتی — ٹکٹکی باندہکے دیکہا کرتی

صبح کو قافلہ کے ساتہہ وطن کے طرف روانہ ہوئی ہنگام مراجعت اثنائے راہ مین - جو کچہہ عجائبات اور غرائبات واقعات مشاہدہ ہوئے بیان اوسکا طاقت بشری سے خارج ہے - ازانجملہ ایک یہہ ہے کہ یا تو میرا دراز گوش چل نہ سکتا تہا - یا ایسا تیز رفتار سبک خرام ہوا کہ کوئی دراز گوش اوسکی گرد کو بہی نہ پہونچتا تہا - اور واقعہ عجیب تو یہہ ہے کہ مکے سے نکلتے ہی - دراز گوش نے کعبہ کے طرف متوجہ ہوکر تین بار سجدہ کیا اور کہا - اللہ نے میری شان عظیم کیا ہے - اور قوت و زندگی از سر نو دیا ہے - اے زنان بنی سعد تم جانتی ہو کہ مجہپر کون سوار ہے اور مین کسکا مرکب ہون

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - میرا راکب ہے - اور جس مقام مین گذر ہوتا تہا - اطراف وجوانب سے یہی آواز آتی تہی کہ اے حلیمہ آخر تمہی اوس بزرگ ترین زنان بنی سعد ہوئی تو - اور جس منزل مین اتفاق ٹہرنیکا ہوا اللہ تعالے اوس زمین کو فوراً سرسبز اور شاداب کردیا - آخر کار گہر پہونچی - سبحان اللہ گہر میرا نورانی بنگیا -

واہ کیا طالع بیدار ملے — جسکو کونین کا سردار ملے
نور سے کیون نہو معمور وہ گہر — جلوہ افزا ہو جہان پیغمبر
کسطرح گہر نہو وہ نورانی — جسکی جبریل کرے دربانی
آستانہ ہوا وہ شام وسحر — سجدہ گاہ ملک وجن وبشر
چوم لیتی تہی کبہی پیشانی کو — کبہی اوس چہرۂ نورانی کو
کبہی بہلاتی تہی خوش ہو ہوکر — پانی پیتی تہی قدم دہو دہوکر
گرد پہرتی تہی کبہی سو سو بار — جیسے ہو شمع پہ پروانہ نثار
کبہی کرتی تہی بیساختہ شور — چاند کو دیکہہ کے جسطرح چکور
کبہی آنکہون مین بٹہا لیتی تہی — کبہی سینے سے لگا لیتی تہی
خواب سے کرتی تہی جبدم بیدار — آنکہون سے تلوون کو ملتی سر بار
بخت عالم ہے تو اے دلبر جاگ — جاگنا بخت کا ہے تیرے جاگ
جب جگاتی تو جگاتی تہی یون — اور سلاتی تو سلاتی تہی یون

سو مرے عرش کے تارے سو جا
ماہ والا نسبی کر آرام
سو مرے ماہ عجم مہر عرب
منہ پہ سورج نے کیا شب کا نقاب
آسنہ بی بی کے جانی سو جا
ترے آرام کو اے مہ پارہ
کنگی بالون مین جو ہوتی درکار
پانی منہ دہونیکو جا کر لاتی
دلکو کہتی تہی کہ آئینہ ہے
تا نہ لگ جائے کہین اپنی نظر
قد وہ بوٹا سا تھا بس بے نظیر

مرے اللہ کے پیارے سو جا
آفتاب عربی کر آرام
سو مرے شمع شبستان طرب
تو بہی آ مہر درخشان کر خواب
مرے دولت کی نشانی سو جا
مرے آنکہو نکلنے گہوارہ
دیتی تہی پنجۂ مژگان سے سنوار
شیرۂ جان کو ملا کر لاتی
سینہ وس حسن کا گنجینہ ہے
آپ ہی دیکہہ نہ سکتی جی بہر
جیسے پتلی کا ہو آنکہو نمین گہر

جان و مال اپنا فدا کرتی تھی
جی سے خدمت مین رہا کرتی تہی

حلیمہ کہتی ہین کہ جب تک آپ آرام فرماتے ۔ مین کہڑے ہو کر یہہ لولی سناتی تہی ۔

لولی دیتی حلیمہ ہو خوشتر
سو و سو و مرے جان و دلبر

اپنے جانی کا جہولا جہلا کر
سو و سو و مرے ماہ پیکر

تم پہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

اپنے آنکھوں کا جھولا بناؤں
خوابِ شیریں میں گر تجھکو پاؤں
تار مژگاں کی ڈوری سے لگاؤں
لولی دے صدق دل سے سلاؤں

تم پہ قربان ہے جان مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

تیرا جھولا جھلانے کے خاطر
بست نہ فرمام سے طفل صابرؐ
حوریں آئیں ہیں جنت سے فاخر
ہیں منانے کو جبریلؑ حاضر

تم پہ قربان ہے جان مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

میرے لخت جگر کیجے آرام
میرے زیبِ نظرؐ کیجے آرام
میرے نور البصرؐ کیجے آرام
مالکِ بحر و برؐ کیجے آرام

تم پہ قربان ہے جان مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

میرے دلدار فرماؤ آرام
شیریں گفتار فرماؤ آرام
میرے سالار فرماؤ آرام
شاہِ مختار فرماؤ آرام

تم پہ قربان ہے جان مادر

بعد تو یُبہ کے حلیمہ سعدیہ نے دودہ پلایا ۔ تفصیل اس بیان کی یون ہے
اون دنون مین اہل مکہ بعضے بسبب شوکت اور عظمت کے اور بعضے فسا
آب وہوا کے خوف سے اپنے ۔ لڑکونکو دائیون کے سپرد کر دیتے تہے
تا اطراف وجوانب قصبات وقریات مین لیجا کے ۔ پرورش کرین
حلیمہ سے روایت ہے کہ اوس سال قحط عظیم ہوا ۔ چنانچہ سبزہ شہر مین
اور شیر پستانو نمین باقی نرہا ۔ باغون مین درخت خشک ہو گئے ۔ اکثر
اوقات صرف برگ وگیاہ سے روزہ افطار کرتے ۔ اور تین تین دن تک
دانہ میسر نہوتا تہا ۔ ایک بار مجہے تین شبانہ روز کہانا میسر نہوا ۔ شدت
گرسنگی سے طاقت طاق ہو گئی ۔ اوسوقت مین جو حاملہ تہی ناگہان درد
مین مبتلا ہوئی ۔ نہین جانتی کہ خواب تہا یا ضعف کے سبب حالت غشی تہی اسی
غفلت مین ۔ کیا دیکہتی ہون کہ ایک شخص مجہکو دودہ کی دریا مین باربار
غوطے دیتا ہے ۔ اور کہتا ہے کہ جسقدر پی سکتی ہے خوب آسودہ ہو کے
پی ۔ تاکہ تیرے دودہ مین ۔ برکت بے اندازہ ہو اور اسی شے کی بدولت
عزت ابدی اور سعادت سرمدی تجہے حاصل ہونی ہے ۔ مین نے وہ دودہ
بہت آسودہ ہو کے پیا ۔ اور جسقدر پیتی تہی وہ شخص اور زیادہ مبالغہ
کرتا تہا ۔ اور کہتا تہا ۔ کہ اے حلیمہ تو جانتی ہے کہ مین کون ہون ۔ یہ
مین وہ حمد اور شکر ہون کہ ۔ تو محنت اور گرسنگی کی حالت مین بجالاتی تہی

اب بطحائے مکّے کے طرف جا اور نتیجہ اس شکر کا یہہ ہے کہ۔ اوس سرزمین سے
ایک نورِ ساطع اور ضیائے لامع اپنے سات لا۔ الغرض جب مجھکو غفلت سے
ہوش آیا۔ دیکھتی کیا ہون کہ وضع حمل ہوا فرزند تولد ہوا ہے۔ اوسکے
چند روز کے بعد۔ قافلہ مکّے کے طرف روانہ ہوا مین بہی اپنے شوہر کے ساتہہ
چلی۔ اثنائے راہ مین غیب سے آواز آئی کہ اس سال حق تعالی نے بدولت
ولادت ایک فرزند کے جو قریش مین پیدا ہوا ہے تمام عورتون پر۔
لڑکیون کا پیدا کرنا حرام کیا ہے۔ ائے زنانِ بنی سعد دوڑو اور اوس
دُرِ یتیم بحرِ عظمت کو لو۔ زہے نصیب اوس عورت کے کہ۔ اوس
دولت بابرکت سے مُشرّف ہو۔ زنانِ بنی سعد یہہ مُژدہ سُنتے ہی
بہ تعجیل تمام مکّے کو چلین۔ اور میرا دراز گوش جسپر مین سوار ہی بسبب
لاغری کے ایک قدم چل نہین سکتا تھا۔ ناچار ایک منزل مین مقام کیا
وہان خواب دیکھا۔ ایک درخت میوہ دار۔ سر سبز میرے
سر پر سایہ کیا ہوا ہے۔ اور تمام زنان بنی سعد میرے گرداگرد
جمع ہین۔ اوس درخت سے ایک خرمائے تر میرے دامن مین گرا
مین نے وہ خرما کہایا ایک مُدّت تک اوسکا مزا زبان پر رہا
حاصل کلام۔ دوشنبے کے دن مکّے مین پہونچی۔ قافلہ مجہہ سے پہلے ہی
مکّہ پہونچکر تمام عورات سب دولت مندون کے لڑکونکو پیشتر سے ہی

سے لے چکی تہین ـ مین اپنے تاخیر سے نادم اور مایوسی سے یہہ عرض کرتی تہی ـ

اے مظہر نور خدا گاہے نظر برمن فگن	نظم	وے روے تو بدر الدجا گاہے نظر برمن فگن
اندر فراقت تشنہ ام بسمل بزیر دشنہ ام		اے چشمہ آب بقا گاہے نظر برمن فگن
در خانقاہ و مدرسہ در دیر و مسجد دیدہ ام		ہر جاست از حسنت ادا گاہے نظر برمن فگن
اے سرور والامکان اول توئی آخر جہان		از تست ہر جا جلوہا گاہے نظر برمن فگن
در میکدہ پیر مغان می ریخت در جان قلم		گشتم بہ عشقت مبتلا گاہے نظر برمن فگن
اسم تو احمد آمدہ میم است پردہ در احد		اے مظہر شان خدا گاہے نظر برمن فگن

اے باعث ایجاد ما وے شافع روز جزا
ہستم بہ عصیان مبتلا گاہے نظر برمن فگن

ہر چند جستجو کرتی تھی کوئی لڑکا میسر نہوتا تھا ـ ناگاہ ایک شخص کہ ـ آثار عظمت اور شرافت کے اوسکی پیشانی سے ظاہر تہی ـ سامنے آیا اور کہا کہ کوئی عورت اس قافلہ مین باقی بھی ہے جسکو کوئی لڑکا میسر نہوا ہو ـ مین نے اوس سے نام پوچھا ـ کہا کہ مین عبد المطلب بن ہاشم سردار قریش ہون اے حلیمہ میرے گھر مین ایک لڑکا ہے یتیم بے پدر محمد نام ہر چند زنان بنی سعد سے مین اصرار کرتا ہون ـ کوئی اوسکو بسبب یتیمی کے قبول نہین کرتی ـ اور سب یہی کہتی ہین کہ

طفل بے پدر سے فلاح اور بہبودی کی توقع رکہنا عبث ہے۔ اب تو
کیا کہتی ہے۔ مین نے اپنے شوہر سے پوچھا۔ اوسنے کہا بے تامل
بیدریع ابہی جا اور اوس دُرِّ یتیم دریائے سعادت کو جلد لے آ۔
مبادا کوئی اور لیجائے۔ اور تو یون ہی مایوس پھر آئے۔ اور میری
خواہرزادی نے کہا کہ زنانِ بنی سعد اہل مال کے اطفال سے متمول
ہوئین۔ اور تو ایک یتیم کی کفالت کرتی ہے کہ افلاس مین خبرگیری
اوسکی اور بہی موجب زیادتی رنج و مشقت کی ہووے۔ یہہ بات
سُنتے ہی۔ میرا بدن ہیبت سے تھرّا گیا۔ مین نے کہا۔ اگرچہ لڑکا
بن باپ کا ہے لیکن عبدالمطلب سردار قریش اوسکا دادا ہے۔
اوسکی قدر کوئی نہین جانتا مین خوب جانتی ہون۔ حاصل کلام مین
عبدالمطلب کے ساتہہ گئی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت
خواب استراحت مین تہے۔ وہ جمالِ ستودہ خصال دیکہتے ہی
شیر میری پستان سے بے اختیار جاری ہوا۔ مین نے حضرت محمد صلعم
صلی اللہ علیہ وسلم کو جگایا۔ آپ نے آنکہین کہولین اور مجہے دیکہکے
تبسم فرمایا۔ اوسوقت ایک ملاحت دیکہی کہ تمام عمر کسی صاحب جمال مین
وہ ملاحت دلنشین نہ دیکہی تہی۔ بی بی آمنہ نے اوس گوہر دُرج یکتائی
اخترِ برج دلربائی کو میرے گود مین دیا۔ مین اوس بحر ناپیدا کنار

عظمت سراپا خیر و برکت کو آغوش مین لیکر مقام فرودگاہ مین آئی

ذرو دیوار سے آتی تہی صدا	کہ حلیمہ پہ ہوا فضل خدا
شکر کرتی تہی خدا کا پیہم	کہ نہ تہے مستحق اس فضل کے ہم
حق نے بخشی مجہے دولت عجیب	مجہ حلیمہ کے کہان تہے یہ نصیب
دوڑ اوسکو گلے لگاتی تہی مین	گل سے پہولے نہ سماتی تہی مین
کبہی مکہڑے کے بلائین لیتی	صدقے ہو ہو کے دعائین دیتی

کبہی صورت کا تماشا کرتی
ٹکٹکی باندہکے دیکہا کرتی

صبح کو قافلہ کے ساتہہ وطن کے طرف روانہ ہوئی ہنگام مراجعت اثنائے راہ مین - جو کچہہ عجائبات اور غرائبات واقعات مشاہدہ ہوئے بیان اوسکا طاقت بشری سے خارج ہے - از انجملہ ایک یہہ ہے کہ یا تو میرا دراز گوش چل نہ سکتا تہا - یا ایسا تیز رفتار سُبک خرام ہوا کہ کوئی دراز گوش اوسکی گرد کو بہی نہ پہونچتا تہا - اور واقعہ عجیب تو یہہ ہے کہ گلے سے نکلتے ہی - دراز گوش نے کعبہ کے طرف متوجہ ہوکر تین بار سجدہ کیا اور کہا - اللہ نے میری شان عظیم کیا ہے - اور قوت و زندگی از سر نو دیا ہے - اے زنان بنی سعد تم جانتی ہو کہ مجہپر کون سوار ہے اور مین کسکا مرکب ہون -

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ میرا راکب ہے ۔ اور جس مقام مین گذر ہوتا تہا ۔ اطراف وجوانب سے یہی آواز آتی تہی کہ اے حلیمہ ۔ آخر غنی اور بزرگ ترین زنان بنی سعد ہوئی تو ۔ اور جس منزل مین اتفاق ٹھہرنے کا ہوا اللہ تعالے اوس زمین کو فوراً سرسبز اور شاداب کردیا ۔ آخر کار گھر پہونچی ۔ سبحان اللہ گھر میرا نورانی بنگیا ۔

واہ کیا طالع بیدار ملے	جسکو کونین کا سردار ملے
نور سے کیون نہو معمور وہ گھر	جلوہ افزا ہو جہان پیغمبر
کسطرح گھر نہو وہ نورانی	جسکی جبرئیل کرے دربانی
آستانہ ہوا وہ شام وسحر	سجدہ گاہ ملک وجن وبشر
چومتی تہی کبہی پیشانی کو	کبہی اوس چہرۂ نورانی کو
کبہی نہلاتی تہی خوش ہو ہوکر	پانئی پیتی تہی قدم دہو دہوکر
گرد پہرتی تہی کبہی سوسو بار	جیسے ہو شمع پہ پروانہ نثار
کبہی کرتی تہی بیساختہ شور	چاند کو دیکہہ کے جسطرح چکور
کبہی آنکھون مین بٹہا لیتی تہی	کبہی سینے سے لگا لیتی تہی
خواب کرتی تہی جسدم بیدار	آنکہون سے تلوون کو ملتی ہر بار
بخت عالم ہے تو اے دلبر جاگ	جاگنا بخت کا ہے تیرا جاگ
جب جگاتی تو جگاتی تہی یون	اور سلاتی تو سلاتی تہی یون

سو مرے عرش کے تارے سو جا
ماہِ والا نسبی کر آرام
سو مرے ماہِ عجم مہرِ عرب
منہ پہ سورج نے کیا شب کا نقاب
آمنہ بی بی کے جانی سو جا
تیرے آرام کو اے مہ پارہ
کنگی بالوں میں جو ہوتی درکار
پانی منہ دہونیکو جا کر لاتی
دلکو کہتی تہی کہ آئینہ ہے
تا نہ لگ جائے کہیں اپنی نظر
قد وہ بوٹا سا تھا بس بیب نظر

مرے اللہ کے پیارے سو جا
آفتاب عربی کر آرام
سو مرے شمع شبستان طرب
تو بہی آ مہر درخشان کر خواب
مرے دولت کی نشانی سو جا
مرے آنکہوں کا بنے گہوارہ
دیتی تہی پنجہ مژگاں سے سنوار
شیرہ جان کو ملا کر لاتی
سینہ اوس حسن کا گنجینہ ہے
آپ ہی دیکہہ نہ سکتی جی بہر
جیسے پتلی کا ہو آنکہوں میں گہر

جان و مال اپنا فدا کرتی تہی
جی سے خدمت میں رہا کرتی تہی

حلیمہ کہتی ہیں کہ جب تک آپ آرام فرماتے - میں کہڑے ہو کر یہہ لولی سُناتی تہی -

لولی دیتی حلیمہ خوشتر
سوؤ سوؤ مرے جان و دلبر

اپنے جانی کا جُہولا جُہلا کر
سوؤ سوؤ مرے ماہ پیکر

تمپہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

اپنے آنکھوں کا جھولا بناؤں
خواب شیرین مین گر تجھکو پاؤں

تارِ مژگاں کی ڈورے لگاؤں
لولی دے صدق دلسے سلاؤں

تمپہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

تیرا جھولا جھلانے کے خاطر
ہٹ نہ فرما مرے طفلِ صابرؐ

حورین آئین ہین جنت سے فاخر
ہین منانے کو جبرئیلؑ حاضر

تمپہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

میرے لختِ جگر کیجے آرام
میرے زیبِ نظر کیجے آرام

میرے نور البصر کیجے آرام
مالکِ بحر و برؐ کیجے آرام

تمپہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

میرے دلدارؐ فرماؤ آرام
شیرین گفتارؐ فرماؤ آرام

میرے سالارؐ فرماؤ آرام
شاہِ مختارؐ فرماؤ آرام

تمپہ قربان ہے جانِ مادر

کرو آرام میرے پیمبرؐ

آمنہ لاڈلی کے ہو پیارے
چشم و دل اور جاں نکلے نظارے
ابو طالب کے آنکھوں کے تارے
اپنی جان تم پہ ہم نے ہیں وارے

تم پہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

اے شفیعِ الوریٰ کیجے آرام
اے رسولِ ہدیٰ کیجے آرام
اے حبیبِ خداؐ کیجے آرام
اے نبی مصطفیٰؐ کیجے آرام

تم پہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

قدِ ذیشان کے تیرے ہوں صدقے
رُخِ تاباں کے تیرے ہوں صدقے
زلفِ پیچاں کے تیرے ہوں صدقے
لبِ خنداں کے تیرے ہوں صدقے

تم پہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

دلِ مضطر کو تجھ سے ہے راحت
لگ کے سینے سے شاہِ نبوت
فرحتِ جان ہے تیری صورت
سوؤ سوؤ مرے ماہ طلعت

تم پہ قربان ہے جانِ مادر
کرو آرام میرے پیمبرؐ

اور حلیمہ یہہ بہی روایت فرماتے ہین کہ اوسوقت بہی عدل موافق رائے
عدالت آراکے تہا۔ یعنے سوائے پستان راست کے کبہی پستان
چپ سے دودہ نہ پیا۔ اور پستان چپ ہمیشہ سے اپنے شریک
یعنے میرے فرزند کو مرحمت کی۔ اور میرا فرزند بہی کسی وقت پستان
راست کے طرف بپاس ادب مائل نہوتا تہا۔ ہرگاہ جناب سید عالم
صلی اللہ علیہ وسلم دودہ پینے سے فارغ ہوتے تہے۔ مین چاہتی تہی کہ
لبہائے مبارک کو پاک کرون۔ غیب سے خودبخود پاک ہوجاتے
جسقدر بالیدگی اور اطفال کو ایک برس مین ہوتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ایک دن مین ہوتی تہی۔ جب دو مہینے گذرے۔ ایما اور اشارہ
خود فرمانے لگے تیسرے مہینے اوٹہکے اپنے پاؤن سے کہڑے ہوے۔
چوتہے مہینے ہاتہہ دیوار پہ رکہکر چلنے لگے۔ پانچوین مہینے طاقت خرام
چہٹے مہینے قوت تیز رفتاری۔ ساتوین مہینے دوڑنے کی قدرت
حاصل ہوئی۔ آٹہوین مہینے استعداد گفتار پائی۔ نوین مہینے
گفتگو بفصاحت تمام فرمانے لگے۔ جب دس مہینے گذرے۔
تیراندازی مین۔ اطفال کے ساتہہ مقابلہ کرتے تہے۔ جب دوسرے
برس مین قدم رکہا۔ عین شباب معلوم ہوتا تہا۔ اور حسن
وہ حسن کہ جسکی نظیر نرکہتا تہا۔ بقول مؤلف۔

اصل کیا یوسف کی حسنِ مصطفیٰ کے سامنے — ماہ بے رونق ہے مہرِ پُر ضیا کے سامنے

اپنے دامن مین چھپا لینا مجھے یا شاہِ دین — دفترِ عصیان کھلے جس دم خدا کے سامنے

ہے یقین وہ بخشدینگا آپ ہی کے فضل سے — کچھ نہین عصیان مرے فضلِ خدا کے سامنے

اے ملّت کی زمین تجھپر ہے نورِ کبریا — کیون نہ تجھکو فخر ہو عرشِ علا کے سامنے

دیکھ لینا حشر مین نعلین لیکر فخر سے — مین رہونگا مرکبِ خیر الوریٰ کے سامنے

ہو گئے دیدار ہی مجھکو میسر وقتِ نزع — دم نکل جائے الٰہی مصطفیٰ کے سامنے

گر ملے تھوڑی سی جا دفن کو روضہ کے قرین — مین رہونگا تا ابد ان شاہِ ہدیٰ کے سامنے

تابکے فرقت مین تڑپون آپکی یا مصطفیٰ — کیا بھروسہ زندگی کا ہے قضا کے سامنے

بیٹھے بیٹھے وصل کا سامان خدا نے کردیا — درد پہلو مین نہ اوٹھا دلربا کے سامنے

عفو ہو جائینگے اے تحقیق سب میرے گناہ
جاؤنگا جب روزِ محشر مصطفیٰ کے سامنے

حلیمہ سعدیہ سے روایت ہے کہ اوّل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے یہہ بات نکلی۔ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر والحمد للہ ربِ العالمین۔ بقول حضرت شمس و طبریز رحمت اللہ علیہ۔

مالکُ الملک لا شریک لہٗ — وحدہٗ لا الٰہ الا ہو

عاشقان جان و دل نثار کنند — بر درِ لا الٰہ الا ہو

مصطفیٰ یافت در شبِ معراج — خلعتِ لا الٰہ الا ہو

صوفیان گر بہشت می طلبند | ذکر شان لا الٰہ الا ہو
باغبان قدیم لم یزلی | صفتش لا الٰہ الا ہو
طوق لعنت فگند بر ابلیس | حیرتش لا الٰہ الا ہو
مومنان را نعیم شد روزے | برکتش لا الٰہ الا ہو
خوش درختیست درمیان جنت | میوہ اش لا الٰہ الا ہو

شمس طبریز گر خدا طلبی
خوش بخوان لا الٰہ الا ہو

اور جب سے کلام فرمانے لگے کوئی چیز بدون بسم اللہ کہے کے ہاتھہ مین نہ لیتے تھے۔ اور کبھی مثل اطفال کے بستر پر بول و غائط کا اتفاق نہوا۔ مگر ایک وقت معمول مقرر تھا۔ پھر اوس بستر کے دہونیکی کچہہ حاجت نہ تھی غیب سے خودبخود اوسکی شست و شو ہو جاتی تھی۔ اور کبھی ستر عورت ظاہر نہوتا تہا۔ اور کسی وقت اطفال کے ساتھہ لہو لعب مین مصروف نہوتے۔ اور فرماتے کہ حق تعالیٰ نے ہمین کہیلنے کے واسطے نہین پیدا کیا۔ ہر روز ایک نور مثل نور آفتاب کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا اور پہر غائب ہو جاتا تھا۔ شبکو ماہ آسمان سے باتین کرتا تہا آپ جس طرف کو اشارہ فرماتے تھے۔ وہ اوسی طرف جہکتا

نقشِ دل مولفہ

قصیدہ

پھرتے ہیں چرخ پر جو یوں شمس و قمر الگ الگ
روئے نبی پہ ہیں فدا شام و سحر الگ الگ
اپنے نبی کا جب ظہور فرش زمیں پہ ہو گیا
امن سے رہتے ہیں سبھی جن و بشر الگ الگ
پھر گواہی صدق کی سے آ رہے ہیں چلکے سب کے بل
گا رہے شجر حمد خدا کا سب شجر الگ الگ
عشق نبی کا تا کہ بوتا شجر جو دلوں میں
مقصدِ دل کے سیکڑوں ہوتے ثمر الگ الگ
آئے وہ خواب میں مرے فکر ہوئی جو نذر کی
نکلے تڑپ کے پہلو سے قلب و جگر الگ الگ
تن کی خبر نہ جان کو تھی جان کی خبر نہ تن کو تھی
پہلوئے یار کا ہوا دل پہ اثر الگ الگ
دامنِ یار کی لگی آتشِ عشق کو ہوا
قلب و جگر سے سیکڑوں نکلے شرر الگ الگ
مدحتِ رُخ و زلف کی صبح سے لیکے رات بھر

روز تلاش ہے مجھے آٹھ پہر الگ الگ
دہشت قبر ہے جدا وحشت حشر ہے جدا
جان تو ایک ہے مگر خوف و خطر الگ الگ
نعت نبیؐ جو مین لکھا دل نے دیا یہی صدا
تجھکو ملین نہ کس طرح خلد مین گھر الگ الگ
تحقیق ہند سے تو کر سوئے مدینہ اب سفر
تجھکو بلائے ہین نبیؐ سب سے مگر الگ الگ

روایت ہے - کہ جب سن حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تین سال کا ہوا - ایک روز آپ نے حلیمہ سے پوچھا کہ - اے مادر کیا سبب ہے کہ آج بھائی کو گھر مین نہین پاتا ہون -

بولی مان کہنے پہ صدقے دائی	وہ تیرا دودھ شریکا بھائی
بکریان دن کو چراتا ہے وہ	شام کو گھر مین پھر آتا ہے وہ
دن کو جو تجھسے جدا رہتا ہے	گھر کے کامون مین پھنسا رہتا ہے

یہ سنکر آپ نے بہت رویا - اور فرمایا کہ - کیا مین اوس سے بھی کمتر ہون کہ آپ مجھے اوس کام کو نہین بھیجتے -

وہ دل افگار بلائین لیکر	بولی اے لخت جگر نور بصر
تیرے سب حکم بجا لاؤنگی	پر تجھے وان تو نہ جانے دونگی

ہرچند کہ حلیمہ بہت کچھہ عذر کیا - پر مقبول خاطر نہوا - فرمایا کہ اے مادر یہہ مجھسے نہوگا مین بہی اپنے بہائی کے ساتہہ کل چراگاہ کو بکریان چرانے جاؤنگا - گھر مین بیٹہکر مفت کی روٹیان نکہاؤنگا - جب صبح کو آپنے قصد چراگاہ کا فرمایا - جبرئیلؑ پر حکم ہوا - کہ اے جبرئیل آج محبوب رب جلیل عازم دشت ہے ہان جلدی سے -

گل سے ہر نخل ممنور ہوجائے
دشت خوشبو سے معطر ہوجائے
شاخ ہر غنچہ و گل نور رہنے
ہر شجر وان شجر طور رہنے
دشت سب وادی ایمن بنجائے
بن یہہ فردوس کا مسکن بنجائے
ہر طرف شوق کی کلیان کہلجائین
چشمون سے خلد کے نہرین ملجائین
بکریان سبزی کی خواہش جو کرین
سنبل گلشن فردوس چرین
شاخ طوبیٰ کی چہڑی ہنواؤ
بکریان ہانکنے کو لیجاؤ
شیر بکری کی کرے چوپانی
باز صعوہ کی کرے مہمانی
خلد سا پاک یہہ جنگل ہوجائے
سبزہ اوس راہ کا مخمل ہوجائے
جسطرف وہ قد بے سایہ چلے
سایہ کو ابر گران مایہ چلے

جسطرف وہ مہ انور نکلے
مہر اوس راہ سے بچکر نکلے

الغرض جب وہ شاہ لولاک لما - رونق افزائے بیابان ہوئے -

ہر جڑی بوٹی اور ہر شاخ و شجر حجر سے صدا آتی تھی کہ۔ السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر تو یہہ معمول رہا کہ دن کو بکریان چراتے اور شام کو گھر مین تشریف لایا کرتے۔ ایکدن دائی حلیمہ تنہا گھر مین بیٹھی تہین کہ اونکا بیٹا کانپتا اور ہانپتا مضطر اور سراسیمہ حال روتا آیا اور حلیمہ سے کہا کہ اے مادر مہربان گھر مین بیٹھی کیا ہے چل دیکھو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تمام ہوا۔ دو حریفون نے سینہ کو چھری سے چاک کر ڈالا خاک پر لٹا کے چھری کو سینہ پر چلاتے ہین نے دیکھا ہے۔ آئندہ تو نہین معلوم کہ کیا واقع ہے۔

سنکے یہہ بات حلیمہ دائی
گر پڑی خاک پہ اور چلائی

ہائے جانی مرے پیارے افسوس
چھوڑ کر مجھکو سدہارے افسوس

مین تو کہتی تھی کہ جنگل کو نجا
لعل تو نے مرا کہنا نہ سنا

اب کدہر ڈھونڈہنے جاؤن تجھکو
اب کہان دیکھنے پاؤن تجھکو

پھر جو ہوش آیا کچھ اوس بیکل کو
خاک سے اوٹھکے چلی جنگل کو

اشک آنکھو نسے روان تھے پیہم
آہ کے ساتھہ اوٹھاتی تھی قدم

دم بدم کرتی تھی فریاد و بکا
اسطرح مانگتی جاتی تھی دعا

یا الٰہی مرے دلبر کی خیر
خیر ہو اوس مہ انور کی خیر

یون ہی گر اوسکو قضا آئی ہو
موت اوس پیارے کی آئے مجھکو

جان جائے مرا جانی بچ جائے ۔۔۔ وہ مرا یوسف ثانی بچ جائے
گھر اوسکے لیکے سلامت جاؤں ۔۔۔ آمنہ کی مین امانت پاؤں
میری اولاد سب یکبار مرے ۔۔۔ یہہ حلیمہ جگر افگار مرے

پر سلامت رہے احمدؐ پیارا
ہے مجھے سب سے محمدؐ پیارا

اس اثنا مین ناگاہ حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے آتے ہوئے نظر آئے۔ دیکھتے ہی جان رفتہ تن مین واپس آئی۔ گود مین اوٹھا کر کلیجے سے لگا کر کہنی تہین۔ بقول قطب۔

ائے بگرد شمع رویت عالم پروانہ ۔۔۔ درلب شیرین تو شور است در ہر خانہ
من بہ چندین آشنائی میخورم خون جگر ۔۔۔ آشنارا حال اینست وائے بر بیگانہ
منزل غمہائے تو شد سینۂ ویران من ۔۔۔ لاجرم باشد ہمیشہ گنج در ویرانہ
ماہ من گر می توانی رحم کن بر بیدلان ۔۔۔ کز تو ماند این حکایت در جہان افسانہ

قطب مسکین گر گناہے میکند عیبش مبین
عیب کے باشد گناہے میکند دیوانہ

آپ نے فرمایا ائے مادر کچہ خوف نکر۔ دو شخص آسمان سے آئے اور مجھے ایک کوہ بلند پر لیجا کے میرا سینہ ناف تک چاک کیا۔ اور میرے دلکو آب رحمت سے دہویا۔ اور آلایش نبوی سے

پاک کرکے نور سے معمور کردیا کیون تہو اسے موسوم بقول مؤلف

ہے قلب نبیؐ راز الٰہی کا خزینہ | گنجینۂ اسرار ہے حضرت کا ہی سینہ
اب کیجئے امداد مری شاہ مدینہ | دریائے گنہ کے ہے طلاطم مین سفینہ
ہو قلب مرا عشق پیمبر کا خزینہ | معمور رہو اوصاف نبیؐ سے مرا سینہ
کس کام کا ہے ہند مین رہکر مرا جینا | ہے آرزوئے دل یہی مسکن ہو مدینہ
کسطرح سے ہے ہجر کی تلوار سے زخمی | دیکھیے تو ذرا چیر کے کوئی مرا سینہ
نعلین مبارک کے عوض جو ملے مجھکو | کافی ہے جو ملجائے ترے در کا ہی زینہ
کندہ ہے محبت رخ انور کی جو اوپر | ہے شمع سے بہتر دل روشن کا نگینہ
گمراہ کبھی ہوتا نہین آپکا پیرو | دنیا سے اٹھا ہے ہدایت کا قرینہ
جب شرع مین آئے ملک الموت نہ سمجھا | شاید کہ بلائے ہین مجھے شاہ مدینہ
کافی ہے وہ ملنے کیلئے میرے کفن کو | ملجائے اگر عطر کی جا آپکا پسینہ
یہہ نشو نما چار ہی دن کا ہے جہان مین | دنیا پہ عبث مرتا ہے یہہ نفس کمینہ

تحقیق کی دنرات یہی اب تو دعا ہے
یارب ہو عطا مجھکو بھی دیدار مدینہ

حضرت نے فرمایا کہ پھر میرے سینہ پر ہات پھیر کر شگاف سینہ بدستور التیام پذیر ہوگیا۔ صحیح روایتون مین ہے کہ کل تین مرتبہ سینۂ مبارک حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا چاک کرکے تجلیات الٰہی سے

مامور کر دیا گیا ہے۔ ایک سنہ ۳ سالہ عمر مین جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ اور دوسرے مرتبہ دس سالہ عمر مین۔ تیسرے مرتبہ عالم شباب مین۔ حلیمہ سعدیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر مین لائی ہر چند مفارقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت ناگوار تھی لیکن بمقتضائے مصلحت ایک روز آنحضرت صلعم سے کہا۔

مری جان مین ترے صدقے جاؤن		چل تجھے گھر ترے پہونچا آؤن

اس ارادہ کے ساتھہ ہی مفارقت کے نشترین قلب وجگر پر خوب کام کئے۔ بیقرار ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ کر کہتی تھین بقول بندہ۔

تمھارے ہمین تاب فرقت نہین ہے		کرین کیا کہ مقدور قربت نہین ہے
تصور سے اوس نقش پا پر رکھین سر		غریبونکی اتنی بہی ہمت نہین ہے
نہین تو نہین نقش پا ہی ملے بس		جو آنکھین ملین ایسی قسمت نہین ہے
صبا نکلے پہونچین جو سوئے مدینہ		الٰہی کرین کیا یہہ قدرت نہین ہے
جدائی کے ہاتونسے آفت مین ہین ہم		کرین کیا کہ ہم مین وہ طاقت نہین ہے
نظرونسے دور رہنے کا پیارے گلا نہین	دوہا	دلسے قرین ایسے ہو کچہ فاصلہ نہین
وہ دن خدا کرے کہ مدینے کو جائین ہم	؎	خاکِ درِ رسول کا سرمہ لگائین ہم
جالی پکڑ کے روضۂ اقدس کی بار بار	؎	سب حالِ دل رسولؐ خدا کو سنائین ہم

برائے خدا ہمکو قربان کرو تم پہٹتی پہٹتی دہوپ پڑے سنگ سر اور پاؤن	دوہا	خدا لو لہ کیسے میری امت نہین حضرت آپکا سایہ چہوڑ بیٹہو کسکے چہاؤن
خبر لیجئے یا رسول مکرم ﷺ		جدائی کی بندو نہین طاقت مجہے

بعد اوسکے حلیمہ جگر فگار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لیکر
جانب مکہ روانہ ہوئین ایک روز مکہ سے قریب ایک مقام پر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بر سر راہ بٹہا کر رفع حاجت کیلئے گئی
بعد واپس ہونیکے دیکہا تو آپکا پتا نہ پایا کیونکہ ابر قدرت نے اوس
ماہ کو چہپایا تہا۔ پس اوس شیدا کی حالت نہایت ابتر ہوئی۔
پہر تو حلیمہ کا سر تہا اور صحرا کی خاک تہی رو رو کر کہتی تہی۔

ہائے کس ابر مین وہ ماہ چہپا کیا ہوا اودو کا پالا میرا کیا ہوا وہ گل باغ خوبی کیا ہوا سرو گلستان کمال	چہا گئی دلپہ مرے غم کی گہٹا کیا ہوا گیسوون والا میرا کیا ہوا نور دل محبوبی کیا ہوا شمع شبستان جمال

راہ رؤن مین جو شخص نظر آتا اوس سے کہتی تہی۔

میرے یوسف کا پتا دو لوگو کبہی کہتی تہی کہ اے ماہ لقا مین نے کیا اسلئے خدمت کی تہی	جسنے دیکہا ہو بتا دو لوگو اپنی دائی سے یہ کی تو نے دغا کہ ترے غم سے گہر ہے میرا جی

دیکھ تکلیف تو مجھ بیکس کی ۔ چھانتی خاک ہون اس جنگل کی ٨

کچھ ترے دل پہ اثر ہے کہ نہین ۔ کچھ تجھے میری خبر ہے کہ نہین

کچھ تجھے میرا قلق ہے کہ نہین ۔ کچھ مرے دودہ کا حق ہے کہ نہین

منہ ذرہ اپنا یہہ دکہلا مجھکو ۔ آپ سے آپ تو ملجا مجھکو

گر سلامت نہ تجھے پاؤنگی ۔ مین تو جنگل ہی مین مرجاؤنگی

شاق ہے دل پہ جدائی تیری ۔ دیکھ مرجائیگی دائی تیری

پالنے کی جو گنہگار تہی مین ۔ اس سزا کی نہ سزاوار تہی مین

بس نہین چلتا ہے بے بس ہون مین ۔ کوئی ساتھی نہین بیکس ہون مین

کیا کرون عشق کی بیماری ہے ۔ دل سنبہلتا نہین لاچاری ہے

جز ترے گہر مین نجاؤنگی مین ؛ ۔ خاک جنگل کی اوڑاؤنگی مین

مین نے محنت سے تہا پالا تجھکو ۔ سمجھی تہی گہر کا اوجالا تجھکو

ہائے وہ چاند سی صورت افسوس ۔ ہائے وہ نور کی مورت افسوس

جز ترے مکہ مین جاؤن کیونکر ۔ منہ تری مان کو دکہاؤن کیونکر

ترے دادا نے مجھے سونپا تہا ۔ مجھے شرمندہ نہ کیجو بیٹا ؛

یہہ گریہ وزاری حلیمہ کی دیکھکر ایک ہجوم خلقت کا جمع ہوگیا ۔ ہر ایک ساتھہ ہمدردی کے اس رنج وملال کا سبب دریافت کرتا تہا ۔

بولی اک گاؤنسے آئی ہونمین
مجہہ ضعیفہ کا حلیمہ ہے نام
کہو گیا دشت مین جانی میرا
اسلئے روتی ہون باحالِ سقیم
لعل میرا گُہر یکتا ہے
سر پہ چہوٹا سا عمامہ ہے سجا
گال اوس گل کے ہین گورے گورے
سر پہ ہین بال جہنڈولے ایسے
اوسکے زلفونکے گہنگروالے بال
سرمگین آنکہہ خرد کی رہزن
سامنے اوسکے اگر آتا ہے
خم ابرو سے مہ نو ہے خجل
نور ہی نور ہے اوسکا مکہڑا
جلوہ افزا جو وہ دلبر ہوجائے

مصطفیٰ پیارے کی دائی ہونمین
میرا اس بن مین ہوا کام تمام
گم ہوا یوسف ثانی میرا
نہین ملتا ہے مرا دُرِّ یتیم
بچہ بن باپ کا یک لوتا ہے
تن پہ ہے نہنا سا جامہ زیبا
لال ہین آنکہونمین اوسکے ڈورے
گل پہ سنبل کے ہو جہرمٹ جیسے
دلِ شیدا کے لئے ہین جہنجال
آفتِ جان ہے غضب وہ جہتون
آفتاب ابر مین چہپ جاتا ہے
تیرِ مژگان سے دلو جان بسمل
غیرتِ حور ہے وہ نامِ خدا
راہ خوشبو سے معطر ہوجائے

جبکہ لوگون نے یہہ کلام اوسکے سُنا نہایت افسوس کے ساتہہ جواب دیا کہ یون تو خدا کی قدرت معمور ہے جو انسان کے قالب مین خود خدا ظہور پائے مگر ان اوصاف کا کوئی بشر آجتک ہمنے دیکہا اور

سُنا نہین - آخر کار جب کسی طور سے اوس یوسف گم گشتہ کا پتا نہ ملا مایوس و ناکام کلیجے کو تہام - بی بی آمنہ خاتون کے گہر پہونچی

روتے چلّائی دائی لوگو	لٹ گئی میری کمائی لوگو
بیکلی دیکہکے اوس مضطر کی	جان جاتی رہی سارے گہر کی
آمنہ بی بی نے اوس سے پوچہا	کہ تجہے میری قسم سچ بتلا
میرا بچہ تو ہے اچہا دائی	چہوڑ کر آئی ہے کیسا دائی
روتی یون آئی ہے کیون خیر تو ہے	ایسی گہبرائی ہے کیون خیر تو ہے

اوسنے کہا کیا عرض کرون بی بی میرا جی میرے قابو مین نہین ہے آپکا لاڑلا راہ مین کہو گیا - میرے جگر پر داغ مفارقت دے گیا جسکے باعث مین جینے سے ہاتہہ دہو بیٹھی ہون - اپنی جان پر رو بیٹھی ہون -

سُنکے اوس خستہ محزون کا کلام	شور ماتم سے تہا گہر مین کہرام
کچہہ نہ پوچہہ آمنہ خاتونکا حال	تہر تہراتا تہا بدن جی ہہانڈ تال
دل شیدا کا ہوا حال سقیم	رو اُٹہی ہائے مرا دُرِ یتیم

یہہ کہتے ہی کہتے بی بی آمنہ خاتون کو یورش غم سے غش طاری ہوا جب ہوش مین آئین کہنے لگین کہ برائے خدا کوئی جلد جاؤ اور سکے دادا کو اس واقعہ سے خبر کرو -

سُنکے یہہ بات وہ سردار قریش
لڑکھڑاتا ہوا گھر سے نکلا ؛
دیکھا کیلو نکے درختون مین چھپا
نور سے جسکے چمکتا ہے وہ بن
دلپہ تہا اوسکے جو یعقوبؑ کا داغ
جاکے نزدیک سے اوسکو پوچھا
کس چمن کا سرو بالا ہے تو
شمع سان کسکا شب افروز ہے تو

لیکے ساتھہ اپنے یگانے اور خویش
خاک اوڑاتا ہوا صحرا دہونڈا
ایک لڑکا تہا اکیلا بیٹہا
اوسکی خوشبو سے مہکتا ہے چمن
بوئے یوسف سے ہوا تازہ دماغ
کا اے گل تازہ ترا نام ہے کیا
کونسے گہر کا اوجالا ہے تو ؛
کسکے دل کا طرب اندوز ہے تو

یہہ سُنکر شاہ نے فرمایا - کہ مین احمدؐ فخر ابو جد ہون سب اہل عرب اور عجم مجھکو ہاشمی مطلبی قریشی کہتے ہین -

جب سُنی اوسنے یہہ شیرین گفتار
اپنا مطلوب جو پایا اوسنے
فرش سے عرش تلک شور رہا

گل پہ ہونے لگا بلبل سا نثار
خوب سینے سے لگایا اوسنے
کہ ملا یوسف گشتہ ملا ؛

غرض عبد المطلب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہمراہ لائے اور آمنہ خاتون جو اوسوقت تک غش مین تہین صاحبزادے کو دمین ٹہلا کر کہا کہ اے آمنہ آنکہین کہولو اپنے دلدار کو دیکھو - جسکے بوئے زلف دلارام مشام جان تک پہونچی لخلخہ کا کام کرگئی -

ہوا یا

ہوتکو اونہنے لگی سے کہان — سامنے لا کے کہا دیکھہ یہان
اوٹھاکے سینے سے لگایا اوسکو — اپنے آنکھون مین بٹھایا اوسکو
جب ہوئی محبوب کی دید — شادیانون سے تھا سامان عید
پہہ تو گہر مین تہی گہر گہر شادی — ہر طرف سے تہی مبارکبادی
جی اداس گہبرایا طبیعت سے آئی — طرفہ آلودہ وحسرت آئی
جانے سے دل اور بہی گہبرا سا گئی — ہوگئی وحشت خاطر دونی
کہتی تہی کہ جب سے وہ دیار اپنا چھوٹا — جی نہین لگتا ہے گہر مین میرا
بہاتا ہے سو بیابان مجہکو — گہر ہوا گوشۂ زندان مجہکو
ہم یہان سے جو کبہی آتی تہی — گہر سے مکہ کو چلی جاتی تہی
کبہی وہین سے تھا آنا جانا — واہ کیا خوب تھا آنا جانا
یان نہ آنا ہے نہ جانا بنتا — نہ تو رہنے کا ٹہکانا بنتا
حسرت دنیا کے جو پابند ہین ہم — مبتلاے الم چند ہین ہم
پہنس گئے دام مین ہم کیا کیجیے — نہین اوٹھتا ہے قدم کیا کیجیے
جیسے دریا مین کسی کشتی کو — گر نہ دیکھا ہو تو ہمکو دیکھو
ہمنے خون جگر پینا ہے — بے مزہ جینا ہی کچہہ جینا ہے
دم نکلتا نہین مجبور ہین ہم — دل سنبہلتا نہین معذور ہین ہم
جسکو وان جانیکا مقدور نہین — وہ اگر چاہین تو کچہہ دور نہین

قصیدہ مؤلف

دل تڑپتا ہے مرا سوے نبی جانیکو | کوئی صحرا نہ پسند آتا ہے دیوانیکو
تاب فرقت نہین اب ہجر مین بیمار مجھے | دل ترستا ہے مرا قرب نبی پانیکو
جلد پہونچادو مدینہ مین یا بار الٰہ | پہونچون آنکھون سے مدینے ہی مین جانیکو
[illegible] کی ہوا کا ہے بہت حوصلہ مشتاق | وہ ہوا چاہیے اس غنچے کے کھلجانے کو
بارش اشک برستی ہے مری آنکھون سے | فرد اعمال سے عصیان کے مٹ جانیکو
گر نہین شوق محمد رہے قائم یارب | آگ عصیانکے لئے کافی ہے جلجانیکو
دل ٹھہرا ہوتا نہین شمع رخ احمد سے | خوف جلنے کا نہین ہوتا ہے پروانیکو

جلد بلوائیے تحقیق تڑپتا ہے بہت
یا نبی روئے منور اوسے دکھلانیکو

بیان حلیہ شریف

سبحان اللہ ایسا آفتاب عالمتاب پردۂ غیب سے۔ عالم ظہور مین جلوہ گر ہوا کہ جسکے جمال سراپا کمال۔ اور حسن صوری و معنوی پر۔ خود صانع ازل۔ اپنا محبوب بیان فرماتا ہے۔ مہر درخشندہ زیبا آئینۂ تجلیات خدا۔ آفتاب پر ضیا۔ قمر سراپا صفا یعنے وہ چہرۂ نورانی لطافت مین مثل آئینہ کے مظہر انوار سبحانی اور صباحت مین مثل خورشید درخشان۔ اور ملاحت مین

رشکِ مہِ تابان تھا۔

کیون نہ ہو جان سے ہو گلزار جہان معنی
یعنی وہ صورت ہے کہ دیکھی نہ سنی ایسی کبھی

محو رنگینی تصویر سراپائے نبی
تھی یہی شکل مقدس کہ ازل میں کھینچی

ناز سے خامۂ قدرت نے کہا واہ رے چین
بول اٹھا عارض پر نور کہ اللہ رے چین

کیسی تصویر کہ ہے صبح بہار امکان
کیسی تصویر کہ ہے لوح و قلم نور فشان

کیسی تصویر کہ ہے آئینۂ سر و جہان
کیسی تصویر کہ ہے کلک مصور نازان

کیسی تصویر کہ سب صلی علی کہتے ہین
کیسی تصویر کہ سب جل علا کہتے ہین

کیسی تصویر جسے کھینچ کے نقاش ازل
تیری صورت ہے کہ ہے معنی ما قل و دل

خود لگا کہنے کہ ہر وصف مین تو ہے افضل
انبیا شرح مفصل ہین تو ہے متن مجمل

تو ہے خورشید ترے سامنے انجم ہین نبی
تو ہے شمسۂ تصویر مین تو سب ہین قطبی

تو ہے داؤد نعم تو ہے سلیمان خاتم
خلعت خاص خلیل و برکات آدم

فکر یحییٰ ہے تو ذکر زکریا ہے ترا
شکر یعقوبی و صبر دل ایوب بہم

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بولے جبریل کہ یہ چشم تماشا
خضر و الیاس کا رشتۂ شرف ...

[illegible]

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

دین پکارا کہ مرے گھر کو اجالا کر دے
شل ہو کے پڑا ہوں مجھے زندہ کر دے

... دستگیری ... [illegible]

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

رخ پُر نور ہے قرآن کا سپارہ نسخہ
مشکل از بسکہ تھا مضمون نہیں ہاں کا نکتا

ہاتھ سے اپنے جسے خط ... لکھا
اسلئے حاشیہ پر لکھا ...

رخ جو ایمان ہے تو اک حرف ہے پیدا
ہے نیا حاشیہ جیسے منہ پہ قرآن کا

پیشانی انور جیسے شقہ قمر یعنی نصف ماہ کے طرح منور تھی۔

وصف پیشانی میں ہوتا ہے قلم سربسجود
مصحف گل ہے رخ خاتمۂ سخن دین

لوح بسم اللہ الرحمن ...
سورۂ فاتحہ مصحف گل ہے ...

گلشن عالم میں سرسبز ہے رخ زیبا ہے
اور گلستان مقدس کا یہ دیباچہ ہے

چشم اشکل العین - اشھل العین سپیدی آنکھ کی مائل بسرخی - اعجاز نگاہی نہایت دلفریب - الحل العین سیاہی چشم - ملاحت حسن ہشیار غارت گر صبر و شکیب نگاہ کثرت حیا سے اکثر مائل بزمین - اور روپشت سے یکسان دیکھتے تھے - چنانچہ فرماتے تھے کہ مین دیکھتا ہون وہ چیز کہ نہین دیکھتے ہو تم - اور سنتا ہون وہ بات جو نہین سنتے ہو تم -

چشمِ مِہر سے اس بحر مین ابروئے نق ہے
صفحۂ ماہ تک انگشتِ قلم سے شق ہے

وصفِ رخسارِ او اگر نیکا مجھپر حق ہے
رنگِ رخسارِ سحر سامنے جسکے فق ہے

مطلعِ صبح بیاضی ہے کہ نورانی ہے
حسنِ مطلع پہ مگر فرد ہے لاثانی ہے

طرفہ مضمون ہے مری پیش نظر ہو آنگاہ
منظرِ چشم نبی پر ہی ذرا کیجے نگاہ

ایسی نرگس کہین دیکھی ہے نہ بادامِ سیاہ
چشم بد دور عجب آنکھ ہے ماشاء اللہ

لاکھ اگر اچھی سے اچھی کوئی تشبیہ کہے
چشم مین یار سے سخنگو نظر فیہ کہے

گلہائے رخسار برابر او رہموار نہ چندان پر گوشت نہ چندان نحیف و زار -

روبرو آئے جو آئینہ تو اک سکتہ ہو
شمع کہیں جل کے [illegible]

شہادت آجائے چھپنے خورشید کو بیہودا ہے		صبح ہو جائے قمر حسن یہ گر ہو تا ہے

حشر برپا ہو ہو کنعانی مقابل آئین
چرخ پر سورہ یوسف کو ملک لیجائین

رو برو جلوہ خورشید کے سایا کیا ہے عاقلو غور سے دیکھو کہ یہہ نکتہ کیا ہے		سامنے شمع منور کے اندھیرا کیا ہے اُٹھی ہونے مین بہلا آپ کے شہرا کیا ہے

کوئی تدبیر تو پڑھنے کی بجا ہی نہ رہی
نور رخسار سے حرفون مین سیاہی نہ رہی

ابروے سوستہ باریک و خمدار -

ہین دو ابرو سیاہ زیب جبین انور نقشہ ابرو کا دکہائے جو عطارد لکہکر		طاق یہہ خانہ خورشید کے آتے ہین نظر مہ نو تیغ سے مریخ کے ہو دو پیکر

خواب مین بہی جو وہ زہرہ سی جبین پیش آئے
مشتری طالع کنعان کی زحل ہو جائے

دیکہو ہم پہلوئے پیشانی انور ابرو آبروئے دم خنجر ہین مقرر ابرو		ہین اسی آئینہ صاف کے جوہر ابرو موج دریائے شجاعت ہین سراسر ابرو

مہ کامل مین مہ نو کی یہہ تصویرین ہین
یا کہیے معرکہ بدر مین شمشیرین ہین

بقول مؤلف -

قطعہ

جو ابروئے نبی کعبہ نما ہے — تو مجھکو سجدہ کرنا ہی روا ہے
جدھر وہ پھیرتے ہین پھرتا ہے یہہ بھی — یہہ دل کا ہمکو ہے قبلہ نما ہے
مجازی سے ہوا عشق حقیقی — بتون کے عشق سے دل پھر گیا ہے
نہ جنکے دلمین ہو عشق احمدؐ — اگر سجدہ کیا حق کو تو کیا ہے
بتونکا دخل اب کیا خاک ہوگا — ہمارے کعبہ دل مین خدا ہے
اگر احمد سے اٹھے پردہ میم — نبی انبیا احد سے کب جدا ہے
محب صادق اونکا ہون نہین دلسے — لقب جنکا حبیب کبریا ہے
ہین کس کس عضو کی تعریف لکھون — سراپا آپکا نور خدا ہے
دیا ہے عشق گل بلبل کے دلمین — محمدؐ کا مجھے شیدا کیا ہے
الٰہی خاتمہ بالخیر ہووے — یہی ہر دم مری اب التجا ہے
مرے مظہر علی مرشد ہین کامل — یہہ بندہ تو اوسی در کا گدا ہے

بہت سے انبیا تھے یون تو تحقیق
نبی تیرا بڑا ذی مرتبہ ہے

بینی شریف بلند اور پر انوار۔

بینی اقدس شاہنشہ عالی منظر — آب آئینہ رخسار کے موج انور
خوبروئی کا بلندی پہ ہمایون اختر — یوسف حسن کی معراج ہے یان عرش پیما

صفحہ خط مبارک پہ الف بینی ہے

دیکھنا عارض انور کا خدا بینی ہے

صورت چشمۂ کوثر ہے لب جان پرور
شاخ اوس نخل کی ابروے جناب اطہر

نخل بادام وہ بینی ہے لب کوثر پر
اور اوس شاخ میں چشمین مبارک ہیں ثمر

دل عارف بہی اوسی بین دم لیتا ہے
نور ایمان اوسی سائے کے قدم لیتا ہے

لب ہائے مبارک نہایت احسن ۔

لب جان بخش کی تشبیہ دم عیسیٰؑ سے
آب حیوان پیا خضرؑ نے گو جہینٹے دے

دی نہ دم دیتے رہے گرچہ مسیحاؑ پیہم
اب فقط رہگئے خورشید کے جہوٹے

کہوں یعقوبؑ تو وہ باتیں بہا یا نہیں
لعل سمجھوں تو اوسے آنکھیں مری ٹہرائیں نہیں

چشمہائے مبارک عشاقوں کی نگاہوں میں مثل کرن آفتاب کے ہر وقت چہا کرتے ہیں ۔

الف نبا نسخہ یکہون دل پر جو ہر سے
پلکیں الف بنیں یا یوں ہیں سنا آنکہ سے

صفحۂ پر سیم کے لکہیں جیسے آب زر سے
پڑتا چشم پہ ہے آنچ رخ انور سے

صدقے اے طالع بیدار ترے سونیکے
دیکھے آنکہوں کے نہیں دیکھے ہیں یہ سپنے

دندان مبارک مثل لعل بے بہا درخشان جیسے کہ [illegible] وقت تبسم

در و دیوار اُسکی نور سے روشن ہو جاتے تھے ۔

فلکِ عصمت رخِ زندان مین کٹا سیارہ
جسکی تشبیہ ہوا اسکی عصمت کی جھلک

رات بھر تارے ہی گنتے رہے بیٹھے محسن
یون تو ثابت ہے کہ سیارے ہین روشن لیکن

نور سے دیتے ہین تو شیشے کے ہو جاتے ہین
یا الٰہی یا شعر اقطار کے تختے ہین

قطرہ جب سائل تشبیہ ادر دندان ہوا
پانی پانی ہین ہوا جوشِ مروّت سے گہر

آیا دامن مین لئے گردِ یتیمی گوہر
معنیِ تازہ طبیعت سے کھلے یون دلبر

کہ درین قطرۂ سائل گہر از ستم نیست
در پئے دُرِ یتیم آئینہ از نقص نیست

اک تبسم سے کلیدِ درِ جنت ہے دہان
نامۂ بخشش امت ہے جو حضرت کی زبان

ہوئے نحقار کے دندانہ تشدید عیان
لفظِ اللہ سرِ نامہ ہے سلکِ دندان

نامۂ ملفوف لبون مین ہے بطرزِ دلخواہ
ہے لفافے پئے ہر انگشت لب انشاء اللہ

غنچے نے پیش لئے گرچہ لب و دندان تو
مین شگافِ قلمِ صنع اوسے ہونٹ کہون

گفتگو اسمین ہے بولا مری طبعِ موزون
جس سے ظاہر ہوا یہ سرِ خفی کن فیکون

شعرا نے اوسے کیا جانئے کہ کیا کیا سمجھا
اسمِ اعظم کا مگر ہمنے معما سمجھا

سر شریف سے بزرگ مایل بہ اعتدال [illegible]
مبارک نہ چندان کوفرو [illegible]
گیسوے معنبر کی کا ہے تا بہ گوش [illegible]

سر اقدس ہے حباب دریاے قدم
سیم احمد کا ہے دامان احد سے منضم

درۃ التاج [illegible]
یون [illegible]

قطرہ بنگر بیست کہ از بحر جدا کیم ہمہ
بحر بر قطرہ نخندید کہ ما نیم ہمہ

لئے امت کے گناہ آپ نے اپنے سر پر
دن گنے جاتے ہین کب روز شمار آے نظر

بخشش حق [illegible]
زلف مشکین [illegible]

ہان چلو حشر کے بازار کا سودا دیکھو
نقد سرمایہ امت کا سراپا دیکھو

سایہ ہے فرق ہمایون پہ جناب حق کا
عالم غیب کا سردار ہوا جلوہ نما

پیر [illegible]
نہین سرکار یہ سلطان جہان کی جا نشا

کشور کاکل پر پیچ وخم سرور ہے
نہ ختن ہے نہ خطا ہے نہ یہ عنبر سر ہے

بقول مؤلف

زلف بہر دشمن دین مار سے کچھ کم نہین
ابر رحمت دار کی تلوار سے کچھ کم نہین

سچ تو یہ ہے آپکا دیدار یا شاہ حجاز
مجھکو تو اللہ کے دیدار سے کچھ کم نہین

مین ہون وہ مجنون جسے سیر گلشن ہے نصیب
دشت یثرب بھی مجھے گلزار سے کچھ کم نہین

گلشن رخسار رنگین کا نظارہ ہے نصیب
آنکھہ میری نرگس بیمار سے کچھ کم نہین

رند وہ ہون جسمین کہتا ہون ہر دم یا نبی
بیخودی تو ہے مگر ہوشیار سے کچھ کم نہین

جان لیتا ہے اگر عشق نبی کیا اوسکا غم
دشمن جان بھی مجھے دلدار سے کچھ کم نہین

آپکا دربار جنمین عاشق ناچار کے
یا نبی اللہ کے دربار سے کچھ کم نہین

مین ہون محفوظ الٰہی اوسکے فریب و مکر سے
زال دنیا یا نبی مکار سے کچھ کم نہین

کسطرح پونچون مدینہ یا محمد مصطفیٰ
آپکا تحقیق تو نادار سے کچھ کم نہین

صفت گوش مبارک دین سے بے بہرہ لوگ کے ہوش اُڑا دیتی ہے۔

گوش پر نور تہ زلف شب آسا مستور
رنگ کا اوسکے صبا سنکے چمن مین گلکو

کہین وہ ہوئے بھی دیکھے تو سحر ہو کافور
کہے گل سے کہ ہوا ہو نہ ٹھہر میرے حضور

گوہر وصف سے گر دامن دریا پر ہو
یون صدف سے کہے موتی کہ بس اب چل دور ہو

محاسن مقدس تا بہ سینہ معلیٰ۔

پردہ کعبہ ہے گیسوے حبیب یزدان
اور محراب حرم کا ہے دو ابرو پہ گمان

اوسمین پاکیزہ مقصلات ہے نگہ کا دامان
صرف آنچۂ چشم سے یہ شیشہا ہو ذرا رنگ نظر قربان

زیر مسبا مبارک ہے وہ خط الیشہ لطیف
رحل ہے جسپہ فلک نے رکھا ہے قرآن شریف

گردن مبارک برنگ گندمی مصفا صراحی دار نہ زیادہ کوتہ نہ زیادہ لانبی —

لو لگائے ہے یہی روشنی طبع دلا
شمع کافوری گردن کا دکھا مجھکو ذرا
نہیں پروانگی پاتی ہے مری فکر رسا
پر یہان جلتے ہیں جبرئیل کے اندیشہ کیا

سرفرازی اسی گردن کو بہت زیبا ہے
آتش حسن کو سوز کا یہ شعلہ ہے

بارک اللہ وہ گردن ہے کہ نوارہ نور
جس سے ڈوبے عرق شرم میں شمع طور
کسی محفل کی صراحی کا یہان کیا مذکور
بزم تنزیہ کی کہیے اوسے سرجوش سرور

جسکی کیفیت اگر دیدۂ باطن مین نہ آئے
خلد مین شربت دیدار حق اچھو ہو جائے

بغل اور شانہ اور بازو در حد اعتدال مین نرم پشت اور شکم صاف مثل سیم سادہ بے مو مگر ایک خط مو باریک سینے سے ناف تک ہویدا سینہ وہ سینہ کہ جسکو راز الٰہی کا گنجینہ کہیے

کون لکھے صفت سینۂ صاف سرور
دست بر سینہ ہین حسرت سے یہان جن و بشر

اور بطن

اور کہتے ہیں فرشتے بھی یہہ حیران ہو کر	لوح محفوظ ہے یا عرش خدا پیش نظر

صفحۂ سینۂ اقدس [illegible] عجب نقشہ ہے
سینہ [illegible] علم لدنی [illegible] آئینہ ہے

[illegible]	[illegible] وقت [illegible] صاف [illegible]
[illegible]	[illegible] سخنور کشش مرکز کاف

[illegible]
[illegible] اور [illegible]

نحن گویا [illegible]	شرح صدر شہ عالی کا یہہ یک نکتہ ہے
جو کہ [illegible] لطافت [illegible]	جسمیں موج لطافت ہیں یہہ وہ دریا ہے

خط [illegible] سینہ میں شاہ [illegible]
عنبرین [illegible] ہے یہہ [illegible] گویا ہے

درمیان دونوں شانوں کے خاتم نبوت ختم رسالت پر دلیل روشن ہے رنگ اور صفا مین غیرت ید بیضا۔ اور گرد اگرد جسکی تشبیہہ کسی چیز سے نازیبا ہے ۔

صفت مُہر نبوت کا بیان ہو کیونکر	خامشی مُہر دہان اور سخن ہے ششدر
مُہر کی پشت پہ فقروں سے یہہ چھپنے لگکر	کہ ہوا نامۂ پیغام نزی ختم اسپر

ہوئے پھر بھی جو سیہ دل نتبہ گمراہ

ختم اللہ علی قلبہم انا اللہ

گرچہ پرواز ہیں اندیشہ سے بال جبریل
نہ ملی پر کوئی نازک سی کمر کی تمثیل

اور اجزائے مضامین ہیں فکر اسرافیل
ہو گیا ہم عدد نقطۂ عدم لفظ عدیل

قاف تک ہمنے بہت کاف کمر دہونڈا ہے
کمریں دیکھیں ہیں پر ایسی کمر عنقا ہے

دستِ حق پرست حریر و دیبا سے نرم تر۔ دستِ نبی کو یداللہ کہنا بجا ہے۔

دستِ رنگین کی صفت بار تعالی کیا ہے
طوطی ناطقہ اس باغمیں چپ رہتا ہے

شاخیں نکلیں جو کہوں شاخ گل رعنا ہے
بلبل طبع کو غنچے کے طرح سکتا ہے

ہاتھ باندہے ہوئے جبرئیل کہڑے رہتے ہیں
دستِ گلچیں کو یہاں دستۂ گل کہتے ہیں

ہاتھ کہینچے ہوے ہے رنگ سے مانی کا فق
کلک مداح نے جب صفحہ کو بخشی رونق

قلم انگشت ششم ہے کف افسوس ورق
سینۂ کلک عطارد ہوا حسرت سے شق

رنگ و بو ظاہر و باطن کی سب اک جا ہو کر
میرے ہاتو نپہ تصدق ہوے گجرا ہو کر

گو کف دستِ منور کو میں کہتا ہوں ماہ
مہر انور ہے ہتیلی مہ نو ناخن شاہ

غور کیجے تو یہ تشبیہ نہیں خاطر خواہ
دو نوں جس وقت مقابل ہوں کرے اللہ اللہ

ہمنے یہ معجزۂ عقدِ انامل دیکھا
اک گھڑی مین مہِ نو کو مہِ کامل دیکھا

قدم مبارک کبھی خاکِ راہ سے آلودہ نہوتے تھے ۔

بزم مین تذکرۂ پائے نبی گر سن پائے
ناخنِ پا جو ذرا عقدہ کشائی پر آئے

شمع کو رشک سے جلجائے مگر سر اٹھائے
گرۂ ابروے خوبان کی حقیقت کھلجائے

ماہِ نو گر کبھی ہمچشمی کا خمیازہ کرے
ناخنِ چشمِ فلک مین خلش تازہ کرے

قامتِ زیبا نہالِ باغِ قدس ۔ چمنستانِ اُنس موزون بدرجۂ اعتدال نہ چندان کوتاہ نہ چندان دراز ۔

قد کے اوصاف رکھو یاد نہ بھولو بیجا
آبِ آئینۂ باطن سے وضو کرکے ذرا

سجدۂ سہو نہین ایسی عبادت مین روا
راستیِ وجہت کرو نیتِ صادق سے ادا

اٹھ کھڑے ہوئیے تعظیم دمِ طاعت سے
یہی تکبیر مین عشاق کے قد قامت سے

عرش پر کرسی بچھایا ہے مرا ذہن رسا
اے فلک فکر یہ اندازۂ ہمت سے بجا

اب یہان آمدِ مضمون ہے کہ وحی ہو گویا
تو و طوبیٰ و من و قامتِ محبوبِ خدا

قدِ بےسایہ مری چشمِ تمنا مین رہے
سایۂ طوبیٰ کا ترے عالمِ بالا مین رہے

عرق معطر فضلات نکلتے تھیں اور جس کوچہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
گذر فرماتے تھے ۔ وہ کوچہ دیر تک آپکی خوشبو سے معطر رہتا تھا ۔
بلکہ جس کوچہ سے حضرت تشریف لیجاتے تھے ۔ مثلا شتی کو کچہ حاجت
کسی سے پوچھنے کی نہ رہتی تھی ۔ خوشبو کی علامت سے دریافت
ہوجاتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادہر سے رونق افزا ہوئے ہین
راوی لکھتا ہے کہ ابتک در و دیوار مدینہ طیبہ سے وہی خوشبو
آتی ہے ۔ لیکن دماغ محبت اور مشام ارادت چاہئے کہ اوس
روائح روح پرور سے فیضیاب ہون ۔
اے دیندار بھائیو خدا کریم اپنے کلام پاک مین ارشاد فرماتا ہے کہ
نَحْنُ اَقْرَبُ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْد ۔ یعنے ہم انسان کے گردن کی رگ سے
قریب ہین ۔ اور اکثر مقامون پر اپنے کو سمیع و بصیر کے خطاب سے
کہا ہے ۔ خلاصہ یہہ ہے کہ اگر ہم اوسکو اپنا معبود حقیقی جانین اور
خلوص دل سے جیسا کہ پکارنا چاہئے پکارین وَاللہِ ثُمَّ بِاللہِ وہ ضرور
اپنی رحمت کی نظر سے ہم بندون کے طرف دیکھتا ہے اور ہماری
پکار کو سنتا ہے ۔ اب غور طلب یہہ امر ہے کہ اوس معبود حقیقی کا
محبوب جسکے کل اوصاف اوسکے اوصاف سے ملتے ہین آیا وہ اپنے
عشاقون کے دلون سے دور اور ہم عاصیون کے حالات ناگفتہ بہ سے

نا واقف سمجھا جائیگا نہین نہین - بقول مؤلف -

مخمس

سنو اچہو محبتو نہان ہین محمدؐ — مرے قلب ہی مین نہان ہین محمدؐ
ہریک جا پہ جلوہ نمایان ہے اونکا — ہریک رنگ و بو مین عیان ہین محمدؐ
نقش آئینہ سنکیو نظارے سے اونکے — کہ نورِ خدا بے گمان ہین محمدؐ

مرے جسم و در رہی پنہا روز ازل سے — عیان ہین محمدؐ نہان ہین محمدؐ
گنا ہون کا کیا خوف ہے روزِ محشر — مرے اوسکے بس درمیان ہین محمدؐ
شرف اونکا یزدان سے بہی ہے زیادہ — ترے در کے جو دربان ہین محمدؐ

جدا شمع سے کس طرح ہو پتنگا — مرا دل وہین ہے جہان ہین محمدؐ
سیہ محشر مین کہتا اٹھونگا لحد سے — کہان ہین محمدؐ کہان ہین محمدؐ
کہا حق نے معراج کی شب خوشی سے — مرے آج تم مہمان ہین محمدؐ
ہین جب سے پیمبر سے واصل ہوا ہون — مرے جسم ہین اور جان ہین محمدؐ

بہت فرق تحقیق ہے انہین مجھہ مین
زمین ہین ہم اور آسمان ہین محمدؐ

محبو جیسا کہ وہ معبود مطلق ہماری شہ رگ کے قریب ہے علیٰ ہذا القیاس اوسکا محبوبؐ ہم عشاقون کے دلون سے اوس سے بہی زیادہ تر قریب ہے - مگر برائے دیدن لیلی چشم مجنون می باید - اور ہماری ابتر حالت کو بخوبی دیکہنا - اور ہمارے ہر ایک درد دل کے آہونکو سنتا ہے

اگرچہ بظاہر اس دار فانی سے پردہ فرما چکے ہیں مگر اس شان سے کہ
حیات النبی ہے بیشک وہ زندہ ہے — اور ہمارے حالات کو
ملاحظہ فرماتا اور ہمارے شریک رہتا ہے ۔ پس ضرور ہے کہ ہمارے دلوں
مین بھی اوسکے تعشق کی کچھ تو آگ روشن ہو جائے ۔ چنانچہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان معجز بیان سے جو ارشاد فرماتے ہین ۔ وَالَّذِی
نَفْسِی بِیَدِهٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْکَ مِنْ نَفْسِکَ ۔ یعنے جبتک مجھکو اپنی جان سے
بھی زیادہ عزیز اور بہتر جانو ۔ اگر ایمان اپنا کامل کیا چاہتے ہو تو جسکی
شان ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کیون تصدق نکی جاوے ہماری جان
اور کیون اونپر نہ قربان کیا جاوے آپ پر سے ہمارا ایمان ۔
بقول کافی ۔

قطعہ

بار عشق احمدی کافی اوٹھانا چاہیئے	گر نہیں کچھ غم تو غم سے مر ہی جانا چاہیئے
جبکہ ہیں ایمان حب محبوب خدا	الفت حضرت بھلا پھر کیا چھپانا چاہیئے
دین و ایمان آپکی الفت ہو تا حصول	طالب ایمان کو یہ باتیں سنانا چاہیئے
ہیں کدھر وہ منکران الفت خیر البشر	بے تمیزوں کو ذرا کچھ تک تولانا چاہیئے
شاید آجائیں طریق راستی پر بے ادب	درس عشق مصطفی انکو پڑھانا چاہیئے
جان و دل قربان کر حب شہ ابرار پر	مغفرت کے واسطے تجھکو ٹھکانا چاہیئے

سیری کافی نہیں ممکن ہے نعت پاک سے

تہذیب زائرکوگل کا فسانہ پیاسہ

حضرت تم لوگ مسلمان ہوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الفت قلبی ہو سکے
تا وقتیکہ نصرت دین ایک بات سے نہیں ہو سکتا کہ ظاہر آپکی
محبت کا دم بھرین اور لبیک کی زبان سے نام اقدس سنتے ہی درود
پڑھنے لگین بلکہ آپکی محبت صادق اور جان نثار وہی سمجھا جائیگا
جو آپکی شریعت کے ہر وقت ہر حال مین پابند رہے - اور جسطرح
آپ نے اپنے اقوال اور افعال سے دین حق اور اسکے احکام کی پابندی فرما
تے تھے - اوسیطرح ہم بھی فرائض واجبات الٰہی کے پابند رہین -
اور ہر بات مین آپکی پیروی کرین - اللہ تعالے نے جمیع دینداروں کو
ہدایت فرمائی ہے کہ جو شخص آپکی پیروی کریگا وہی آپکا سچا عاشق
کہلائیگا - اور آپکے ساتھ محبت قلبی رکھنے سے یہ مراد ہے کہ
ایمان بھی - انکا انہین تین چیزون سے کامل ہوتا ہے - بقول امام اعظم رح
پہلے الایمان ہو الاقرار باللسان - وثانی تصدیق بالجنان - وثالث
عمل بالارکان - یعنے اقرار کرنا زبان سے - اور سچ جاننا دل سے
اور عمل کرنا اعضاؤن کا اعضاؤن سے - جبکہ تمنے زبان سے کہا
کلمہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ گویا زبان سے اقرار کیا تمنے اللہ
جل شانہ کی وحدانیت کا - اور اوسکے رسول کی رسالت کا

دوسرا۔ جو زبان سے اقرار کیا اوسکو دل سے یقین جاننا لازم ہے ورنہ مومن نہین کہلاتا۔ کیونکہ بعض کُفار بھی اپنی زبان سے کلمہ پڑھتے ہین مگر دل سے یقین نہین جانتے۔ جبکہ تم نے جیسا زبان سے اقرار کیا ویسا ہی دل سے بھی سچہ جانا۔ گویا خدا اور اوسکے رسولؐ کے عشق و محبت مین مبتلا ہوئے۔ اب سوال ہے کہ عاشق صادق کو کیا لازم ہے۔ **جواب** اپنے معشوق کی نازبرداری کرے۔ اور وہ جو کہے اوسکو تہِ دل سے مانے۔ گو اوس معشوق نے اپنے عاشق کو کسی آتش کدہ مین گرنے اور کسی دریا مین ڈوبنے کیلئے کیوں نہ کہا ہو۔ وہ فوراً حکم کی تعمیل کرے۔

حضرات عشق وہ بیماری ہے کہ جسکا بیمار کبھی اچھا نہین ہو سکتا یہہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک مجازی دوسرا حقیقی۔ عشق مجازی نے ہزارہا خاندان کو نیست و نابود کر دیا۔ مگر خدا ہر مومن کو عشق حقیقی نصیب کرے جسکو کہ عشق حقیقی نصیب ہوا پھر کیا کہنا ماشاءاللہ وہ بڑا خوش نصیب ہے بقول کسی عاشق کے۔

بیت

عشق کیا شئے ہے کسی کامل سے پوچھا چاہئے	کسطرح جاتا ہے دل بیدل سے پوچھا چاہئے

اے عاشقو عشق کا ہونا آسان ہے۔ مگر اوسکی نباہ بہت مشکل ہے

بقول حافظ شیرازی رحمتہ اللہ علیہ ۔

بیت

الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا	کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

اب غور کرو کہ تمنے جب کلمہ پڑھکے خدا کی وحدانیت اور اوسکے رسول کی رسالت کا اقرار کئے اور دل سے یقین لائے ۔ گویا خدا اور اوسکے رسول کے عاشق ہوا اور اونکے محب صادق ہوئے ۔ اگر تم خدا اور رسول کے سچے عاشق ہو تو ضرور اپنے معشوق کے احکام کی تعمیل کرو جیسا کہ اللہ جل شانہ نے حکم فرمایا اور اوسکے رسول نے تمکو خود کر دکھلایا ۔ جسوقت تمنے اپنے راہبر کی کامل طور سے پیروی کی اور عشق و محبت میں اوسکے کامل ہوئے ۔ الحمد للہ تمہارا ایمان بھی کامل ہوا ۔ پس اوس حدیث شریف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی منشا ہے جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ۔ اور یہ بھی واضح ہے کہ جسنے احکام الٰہی کے مطابق عمل کیا اور پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے سنتوں کو ترک کیا ۔ اوسکا عمل مقبول بارگاہ الٰہی نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ خود ارشاد فرماتا ہے ۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۔ یعنے ۔ تو کہہ اے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم - اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو
کہ اللہ تمکو چاہے اور بخشے گناہ تمہارے - اور اللہ بہت بخشنے والا
مہربان ہے - تو کہہ میرے بندون سے کہ حکم مانو اللہ کا اور رسول کا
پیغمبر اگر وہ سست رہینا تو اللہ نہیں چاہتا منکرون کو - اے بندو اب
سمجھو اور جانو کہ یہ حکم قرآن اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے اور سنت
نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے
[illegible] قرآن مجید اللہ کا کلام ہے اور حدیث شریف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو شخص کلام اللہ
[illegible] نماز ادا کرو اوس سے غافل [illegible]
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ - بندہ ہو کر بندگی خدا
کی نہ کریگا اور نماز بلا عذر چھوڑیگا - اوسکا حشر فرعون اور ہامان
وغیرہ کے ساتھ ہوگا - اور جو عذاب کافرون پر ہوگا - وہ عذاب
بے نمازیون کا ہے - اور ارشاد فرماتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم بندون سے قیامت کے روز پہلے جو پرسش ہوگی
وہ نماز ہی کی ہے - بقول امیر خسرو -

بیت

روز محشر کہ جان گداز بود	اولین پرسش نماز بود

اور حدیث شریف میں ہے کہ (مَن تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّداً فَقَد کَفَرَ)
یعنے جس شخص نے چھوڑ دی نماز قصداً وہ کافر ہے - اسی واسطے
تکمیل ایمان کیلئے (عمل بالارکان) لازم ہے

بیان حضرت بی بی آمنہ اور حضرت عبدالمطلب کے انتقال فرمانے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابو طالب اپنے چچا کی سرپرستی سے پرورش پانیکا

جب محبوب رب العالمین - خلاصہ آسمان وزمین نے پانچ
سال کی عمر سے زیادہ ترقی پائے یعنے چھٹے سال - آمنہ خاتون حضرت کی
والدہ ماجدہ اس جہان فانی سے انتقال کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی یتیمی پر کہ صغر سنی میں بے پدر اور بے مادر ہوئے جن وبشر نے گریہ
وزاری کیا - غیب سے آواز آئی کہ اس در یتیم دریائے محبوبیت کا
خدائے کریم حافظ حقیقی ہے - ساتوین سال حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی دعا سے پانی برسا قحط عظیم رفع ہوا - تمامی جن وانس وحش و
طیور آپکے چشمۂ فیض سے سیراب ہوئے ایک ہم ہی ہیں جو حضرت
دیدار کو ترستی اور دنیا کے لہولعب میں مارے مارے پھرتے ہیں

واسے قسمت اِدہر کے ہو سکے نہ اُدہر کے۔ بقول ہوا ہے۔

تمہ موت بھی [illegible] علی دنیا سے بہ تمہ ہوا [illegible]	تو وصل [illegible] یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا
[illegible] لیا نہ کیا آنکھیں بیکار [illegible]	تو رحم کیا نا کوئی بچا یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا
تجھے نبی سے زار ہو یقین تو سب بہت ہمارا قصہ تمام ہوا	تو پائی شفا نہ تو آئی قضا یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا
[illegible] سے جدائی کی نہ مرا تو تو شریف [illegible]	تو زہر ملا نہ تو پائی دوا یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا

تحقیق کی آ کے میت پر ہو دفن و کفن کیونکر تنہا
تو قبر کھدی نہ جنازہ اٹھا یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا

روایت ہے کہ عبد المطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت غمخواری اور پاسداری کرتے تھے جسوقت کہ عمر شریف حضرت کی آٹھہ برس کی ہوئی تو عبد المطلب کی عمر ایک سو بیس کی تھی دریافت کیا کہ۔ اب ایام اپنے موت کے قریب آگئے۔ ابو طالب وغیرہ اپنے فرزندون سے کہا کہ۔ اگرچہ موت سب کے واسطے ہے۔ لیکن مجھے اس فرزند ہشت سالہ کی یتیمی پر کہ ابھی صغیر تر اور یتیم بے مادر و پدر ہے سخت حسرت اور تاسف ہے۔ کاش عمر میری اسکی تربیت تک وفا کرتی تو۔ اپنے سامنے اسکو خاطر خواہ تربیت اور پرورش کرتا۔ اب تم مین سے کون اسکی پرداخت کا متکفل ہو سکتا ہے۔ ابو لہب نے کہا مین بجان و دل حاضر ہون۔ جواب دیا کہ تو دولت و مال البتہ بہت

رکہتا ہے لیکن سنگدل اور بے رحم ہے - فرزندان یتیم اکثر مجروح
دل شکستہ خاطر نازک مزاج ہوتے ہین تہوڑے سے رنج کا
بہی تحمل نہین کر سکتے شاید تجہسے کسی بات مین خاطر نازک اس یتیم کی
آزردہ ہوجاے - بعدہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ نے
شمول پرورش کے التماس کیا - جواب پایا کہ تو کوئی فرزند نہین رکہتا
(قدر بابا آن داند کہ خود بابا شود -) یتیم کے درد سے کیونکر خبردار
ہوگا - پہر حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ اگر مین
اس خدمت کا سزاوار ہون تو بشرط خدمت کی بجالاؤن - کہا
کہ تو عیال و اطفال بہت رکہتا ہے - اپنے لڑکون کے ہوتے
یتیم در یتیم پر کہان تک خیال رہیگا تب ابوطالب نے کہا کہ مین
ہر چند مال و سرمایہ کچہہ نہین رکہتا ہون - لیکن اگر مجہے لایق اس
خدمت کا جانو تو بدل و جان حاضر ہون - کہا کہ تو البتہ قابل اس
کام کے ہے - لیکن مین اس بات مین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
کو مختار کرتا ہون - تم مین سے وہ جسکو چاہے اختیار کرے -
بعد اوسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا اور کہا کہ اے
فرزند یتیم و لعل درخشندہ کلیم داغ تیری یتیمی اور بیکسی کا اس
جہان سے مین لیجاتا ہون - ابولہب اور ابوطالب وغیرہ سب

تیرے مشکل ہوتے ہیں تو آپ نے جیسا چاہیے [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طالب کے زانو پر جا بیٹھے تب [illegible] روتے تھے اور کہا کہ اے ابو طالب اس فرزند [illegible] نے پدر کی لذت پائی نہ شفقت مادر کی چاہت اور اٹھائی تمام خواری اور دلداری اس یتیم کی بہر حال تجھ پر واجب ہے [illegible] ابو طالب مشکل [illegible] ہو گئے [illegible] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرط [illegible] سے گود [illegible] اپنے سینے سے لگا کر [illegible]

روئے ہو تم [illegible]
چشم [illegible] نظر ہے تو

حسن معشوق [illegible]
شمع عشق [illegible] اثر ہے تو

دل معشوق میں ہے جو [illegible]
چشم عاشق میں اشک تر ہے تو

ہر چمن میں ہے گلکاری
اور ہر شاخ میں ثمر ہے تو

تو ہی گلشن ہے تو ہی ہے بلبل
نالۂ بلبل سحر ہے تو

نار دوزخ سے خوف کیا ہمکو
عاصیوں سے جو باخبر ہے تو

کون معشوق کون عاشق ہے
وصل کا کس کے منتظر ہے تو

میں نے ہر چیز میں تجھے پایا
سارے عالم میں جلوہ گر ہے تو

نحن اقرب سے وصل ہے ظاہر
شیخ غفلت میں دربدر ہے تو

وصل میں فصل کب رہا باقی
اب کہاں میں ہوں اور کدھر ہے تو

حق تو ہے پرخطا ہے ظاہر میں | کہیں اللہ کو بشر ہے تو

فکر لازم ہے زادِ راہ کی وزیر
جبکہ آمادہ سفر ہے تو

اور جسقدر کہ رفاہیت اور خیر و برکت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدوم میمنت لزوم سے ابو طالب کو نصیب ہوئے اوسکے بیان کیلئے ایک دفتر چاہیئے ۔ الغرض روز بروز بلکہ ساعت بساعت مدارج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترقی پاتے رہے اور سال بسال عجائب اور غرائب باتیں اوس ذات بابرکات سے ظاہر ہوتی رہتی تھیں ۔ اور پچیسویں ۲۵ سال حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف نکاح سے مشرف ہوئیں جسکا بیان تفصیلوار لکھا جاتا ہے

بیان عقد ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ۔

تفسیر مصاحب بی بی خدیجۃ الکبریٰ سے روایت ہے ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا کی سرپرستی اور اپنی پھوپھی عاتکہ کے زیر نگرانی پرورش پاتے رہے ۔ ایک روز عاتکہ نے

اپنے بھائی ابو طالب سے تذکرہ کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بفضل خدا عالم شباب کو پہونچگئے اب اونکے پہلو مین کوئی ماہ
پارہ ہونا لازم ہے ۔

مثنوی

ابو طالب ہوئے سنکر گریان	کہے ہمشیرہ سے با آہ وفغان
حال روشن ہے تجھے سب گھر کا	بیاہ کسطرح سے ہو دلبر کا
فقر و فاقہ کی ہے نوبت دن رات	بن نہین آتی کچھہ اے نیک صفات
ہم قریشی ہین عرب کے سردار	مانگنا قوم مین ہے اپنے عار

یہہ سنکر بہن نے کہا کہ اے بھائی خارجا سنا جاتا ہے کہ بی بی
خدیجہ کو اپنے تجارتی اسباب کی حفاظت کیلئے ایک امانت دار
داروغہ کی تلاش ہے ۔ اگر میری تحریک پر سے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کو اس کام کیلئے منظور کرے تو عجب کیا ہے کہ اسی ضمن مین
عقد کی کارروائی ٹھہر جائے ۔

مثنوی

روکے فرمایا ابو طالب نے	اے بہن یہہ تو نہ ہوگا ہمسے
خادم کعبہ ہین سب سے اعلی	عیب مزدوری کا ہے ہم مین بڑا
مین ہون اس امر مین بالکل مجبور	شرم پابندت شادی بھی ضرور

القصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھپی عاتکہ نے اپنے بھائی سے
اجازت حاصل کرکے بی بی خدیجۃ الکبریٰ کے پاس جانیکی تجویز نہین ۔

۱۰۱۲۱

اور روایت ہے کہ اسکے ماقبل بی بی خدیجہ جو حسن وجمال اور زر واموال مین اپنا نظیر نہین رکھتی تہین اکثر شاہان اولالعزم اونکے عقد کا پیغام روانہ کرتے تہے مگر اوس نیک بخت شریف الخاندان بی بی نے کسی پیغام کو پسند نہین فرماتی تہین۔ کیونکہ اونکے نظرون مین کوئی اور ہی پیارے کا جلوہ سمایا ہوا تھا۔

ایک دن خواب مین تہی وہ مدہوش	مثنوی	چاند کو دیکہی ہوا ہم آغوش
بر سے نکلا جو وہ ماہ رخشان		کردیا سارے جہان کو تابان
صبح جاگی جو وہ بخت بیدار		دل سے کہنے لگی کیا ہے اسرار

اوس زمانہ مین ایک بحیرا نام راہب قوم نصرانیون سے اپنے فن کا بہت بڑا اُستاد تھا۔ بی بی خدیجہ نے اوس راہب سے اپنے خواب کی تعبیر پچہوایا۔ اوسنے کہلا بہیجا کہ۔

عقد احمد سے ترا ہوگا ضرور	مثنوی	آئیگا بر مین وہ اللہ کا نور
تیرے گہر آئینگے جبرئیل امین		وحی اُتریگی نبوت کی وہین
ہوئیگی تو ہی مسلمان پہلے		لائیگی سب سے تو ایمان پہلے

جبکہ بی بی خدیجہ نے یہہ تعبیر اپنے خواب کی سنا یکایک تیر عشق جگر سے پار ہوگیا۔ باشتیاق دیدار رسول کردگار از خود رفتہ ہوکر عالم بیخودی مین یہہ عرض کرتی تہی۔ بقول مؤلف۔

جلوه فرما در دلم یا مصطفی ‎ ‎ شوق دیدار تو دارم احمدا
رحم کن ای مالک هر دو سرا ‎ ‎ گاه در دل سازد و گه در دیده جا
هر دو جای تست یا بدر الدجی

روز و شب پیش نظر باشد مدام ‎ ‎ قامت دلجوی تو خیر الانام
جان تصدق دل فدایت صبح و شام ‎ ‎ طوبی آمد قد تو وقت خرام
گر خرامی سوی ما طوبی لنا

دیده گریان سینه بریان جان فگار ‎ ‎ من بشوق وصل هر شب تا سحر بیدار
گر نوازی بنده را هست اعتبار ‎ ‎ من نگویم بنده شو [illegible]
نیست حکمی بنده را بر بادشاه

ای کمان ابرو چه گویم شان تو ‎ ‎ هست این جا تو دلم قربان تو
بسملم از ناوک مژگان تو ‎ ‎ خواهم اندر دل برکش پیکان تو
لیکن از دل بر نمی آید مرا

یا محمد دل پریشانم چو زلف ‎ ‎ عاجزم در مدحت ابرو و زلف
هست دل وابسته گیسو و زلف ‎ ‎ پرده بکشا چون نمودی آن دو زلف
تا رخت بینیم بعد از عمرها

یا نبی خون دلم بسیار خورد ‎ ‎ ز اشک چشم دامن تر را فشرد
بنده را از بندگانت نی شمرد ‎ ‎ تا بحشر چشمی ز راهت سر سپرد

چشم من دارد غبارست از صبا

زیر سر انگشت شاہ دین پناہ تیغ
از کشش عشق برادر نو دریغ

اشک خون جاری ز چشمش تیغ تیغ
گر سر جامی جدا سازی بہ تیغ

گر جدا سازی ز آستان خود جدا

مثنوی

مشتری تھا اور وہ ماہتاب اختر کی
بیٹھا اپنے گھر آئی اون کو
اونکے گھر لے سے عزت تھی
عورتوں کی اسے شرف تھا عرب
تو ہو ارشاد بجا لاؤنگی

پہنچیں ایسے میں سہیلی حضرت کی
اپنی مسند پہ بٹھائی اون کو
بڑی تعظیم سے مہمانی کی ہا
کیجے ارشاد اب آنیکا سبب
اوسمیں بیشک ہے سعادت میری

عاتکہ بی بی نے اوس ماہپارہ کو دعائیں دیکر اور بلائیں لیکر کہا جان من غار جاں سنا جاتا ہے کہ آپکا قافلہ اس سال کسی طرف جاتا ہے۔ اوس قافلہ کے ساتھہ ایک معتمد کی تمکو ضرورت ہے اگر منظور ہو تو میرا بھتیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوس خدمت کے قابل ہے۔ بی بی خدیجہؓ نے کہا اچھا چشم ما روشن دل ما شاد۔ کل اونکو ضرور اپنے ساتھہ لے آنا۔ بی بی عاتکہ وہاں سے بخوشی تمام واپس ہوی۔ اور کل ماجرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی۔ حضرت نے سنکر خاموش رہے۔

الغرض پھوپی نے دوسرے دن بڑے اصرار سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بی بی خدیجہ کے گھر لے گئیں۔

مثنوی

جلوہ گر جب ہوا نور یزدان — گھر خدیجہ کا ہوا سب تابان
آمد اوس شہ کی محل میں جو ہوئی — بڑی تعظیم خدیجہ نے کی
آپکو مسند شاہی پہ بٹھا — روبرو چھوڑ کے بیٹھی پردہ
ہوگیا اور ہی عالم واللہ — ایک جا ہوگئے جب مہر و ماہ
پردہ باریک تھا اک وانکا — نظر آتا تھا عیان نور خدا
مصحف و آرسی رکھا تھے بہم — پڑھتی تھی صلوات تھی حیران ازرم
لیکے بیٹھی تھی خدیجہ توراۃ — وصف آپکے تھی وہیں صفات
صفحۂ نعت جو پڑھکر دیکھا — حسن آنا برابر دیکھا
ہوگئی تیز نگہ مائل — طایر دل ہوا پہلے بسمل
رشک ماہ صورت انور دیکھی — سربسر قدرت داور دیکھی
سرمگین چشم وہ ابرو دیکھا — عنبرین دوش پہ گیسو دیکھا
لب سے ظاہر تھی کہ جنبش اسکی — موجب بخشش امت ہوگی
اونگلیون کے تھا اشارہ میں اثر — ایک شب ہوگا شق قمر
پاؤن تھے رشک مسیحا ایسے — ایک ٹھوکر سے اوٹھیں سو مردے

جبکہ خدیجہ نے جمال انور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چشم خریداری سے

جو ریکھی ہوش و حواس جاتے رہے عالم بیخودی مین از خود فراموش ہوکر دل چاہتا تھا کہ ابھی پردہ اُٹھا کر سر و قدسے اوس قد بے سایہ پر قربان ہو جاؤن - مگر حجاب نے روکا اضطرابی قلب کو تھام کر اپنے مین آپ کچھ فرماتی تہین -

غزل

دارم از عشق بدل سوز و گدازے عجبے
غم بطرزے عجبے نالہ بسازے عجبے
چشم مستے عجبے زلف درازے عجبے
مئے پرستے عجبے فتنہ طرازے عجبے
گشتہ چون شمع زعشق تو ہمہ حالت من
جان بسوزے عجبے تن بگدازے عجبے
طاق ابروے تو چون قبلہ و من بسجود
چشم بد دور کہ ہستم بہ نمازے عجبے
بہر قتلم چو کشد تیغ شوم سر بسجود
او بنازے عجبے من بہ نیازے عجبے
وقت بسمل بنشاندم آب نہ نوشاند مرا
مہر بانے عجبے بندہ نوازے عجبے

بعد اسکے عاتکہ سے فرمایا کہ اچھا اب انہین لے جاؤ جسوقت ہمارا قافلہ روانہ ہوگا ضرور بھجوا دینا - ہم اجرت مین دو شتر انکی نذر کرینگے - آخر کار بھوپی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس لایا اور ملبوس سفر کا پہنا کے قافلہ مین پہونچایا وقت رخصت بہت رویا - اوہر بی بی خدیجہ نے اپنے غلام میسرہ کو بلا کر خلعت فاخرہ سے سرفراز کرکے کہی اسے میسرہ آج سے تو محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے - اونکو بڑی آسایش

اور آرام کے ساتھہ لیجانا - اور ویساہی حفاظت سے واپس لانا
ایسا نہو کہ آپکو کہین کسیطرح کا ضرر پہونچے اور مجھکو سب قوم مین
شرمندگی حاصل ہو - پس جا ایک شتر شاہی ساز و سامان سے درست
کرکے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھہ مین اوسکی مہار دیکر شہر کے
باہر تک پیدل لیجانا - وہان یہہ خلعت فاخرہ تمھین تفویض
کیا جاتا ہے - جب تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس
ناقہ پر سوار کرکے مہار ناقہ کی تو اپنے دوش پر رکہکر بڑی عزت
اور تعظیم کے ساتھہ لیجانا - اور کل ابواب تجارت کے آنجناب
صلی اللہ علیہ وسلم کے رائے پر منحصر ہے - تو انکا کسیطرحکا خلل
ندینا - انشاء اللہ تعالے بعد واپسی کے تجھہ اس خدمت کے
صلہ مین آزاد کرونگی -

مثنوی

الغرض قافلہ جب کوچ کیا — میسرہ نے وہ لے آیا ناقہ
تھامی حضرت نے جو رسی اوسکی — رو دے دیکھہ چچا اور پہوپی
پہوپی فرماتی تہی اے عبد اللہ — کیجیے قبر سے ملتے یہ نگاہ
قافلہ والونکے خویش و رفقا — رسم رخصت کے لگے کرنے ادا
اقربا روتے تہے حضرت کے تمام — خود بھی غمگین تہے سردار انام
رو کے فرماتے تہے اوسدم سبکو — میری غربت کو نہ ہرگز بہولو

خوشی معشوق کی عاشق گریان | غم تھا احمد پہ خدیجہ شادان
پہنچا افلاک پر اس غم کا غبار | رو دیئے سارے ملائک یکبار
عرش پر کرتے تھے اسے داناے غیوب | یہی احمد ہے یہہ تیرا محبوب
ترے سب مین تھا وہ نور پاک | شان مین جسکے ہے آیا لولاک
دیکہا آج تماشا اوسکا | مار ڈالا ہمین رونا اوسکا
حکم آیا ہین ملک کیون مضطر | میرے بھیدونکی کہان اونکو خبر
سمجھ سے کچھ دور کوئی کیا سمجھے | یہہ تو غمزے تھے دو معشوقونکے
الغرض رہ گئے ہاتھ اپنے ڈالے | آگئے پہنچا کے سب آنے والے

القصہ اسکے بعد میسرہ نے اپنے مالک کے حکم کی تعمیل کی۔ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لباس فاخرہ پہنا کر اونٹنی پر سوار کیا اور قطار اوسکی اپنے کاندہے پر رکھکے روانہ ہوا۔ عتبہ اور شیبہ۔ اور ابوجہل جو اوس قافلہ مین موجود تھے میسرہ سے کہنے لگے کہ۔ اے میسرہ یہہ تجھکو کیا ہوا جو ایک ادنی مفلس غریب یتیم کو ایسا فاخرہ لباس پہنا کے اوسکی اطاعت قبول کرتا ہے۔ میسرہ نے اون لعینون سے کہا کہ مین جسکا زرخرید غلام ہون۔ اوس مالک کے حکم کی تعمیل کرتا ہون۔

رشتہ داروں سے خدیجہؓ کے کوئی	مثنوی	قافلہ میں تھا خزیمہ نامی
بس وہ حضرتؐ پہ فدا رہتا تھا		ایک لحظہ نہ جدا رہتا تھا
دیکھتا جاتا تھا مرد عاقل		معجزے ہوتے تھے جو ہر منزل
شجر و سنگ یہہ کرتے تھے کلام		یا رسول عربی لیجیے سلام
عکس خورشید جب آیا سر پہ		ابر نے کر دیا سایا سر پہ

نیز بدستور ہر مقام پر ہزارہا معجزات ظہور میں آتے تھے جسکی شرح طول اور عمر کوتی ہے زبان عرض کرنیسے قلم لکھنے سے عاجز ہے۔

جبکہ قافلہ بصری پہونچکر کسی مقام پر اُترا۔ اوس مقام کے متصل ایک راہب کا مسکن تھا۔ اوسنے آپکا جمال جہان آرا دیکھنے ہی اپنے گھر سے انجیل لیکر باہر آیا۔ اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ شریف سے مقابلہ کیا جبکہ تمام اوصاف سے کامل پایا ہزار جان سے آپکا عاشق زار ہوکر میسرہ سے کہا کہ اے میسرہ یہہ نبی آخر الزمان ہونگے۔ ملک شام کی طرف ہرگز انکو نہ لیجا یہہ نکہ وہانکے تمام لوگ انکے دشمن ہونگے۔ آخرکار نتیجہ مختصر قافلہ کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مال و اسباب تجارتی بصرے میں فروخت کر ڈالا۔ بطفیل سرور

کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس سال ہمیشہ سے دوچند فائدہ ہوا۔ اب ادہر کی سُنئے کہ جسوقت قافلہ کے ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے دلمین۔ اپنے معشوق کے عشق و محبت کی آگ روشن ہوئی سحر کی دن گھڑیان گنتے اور شب اختر شماری مین گذر جاتی تہی جبکہ یورش غم زیادہ ہوتا تہا تو فراق دلدار مین یون عرض کرکے روتی تہین۔ بقول مؤلف۔

قصیدہ

جوش ہو ارمان ہوتا ہے جب عشق کا پیدا دلمین
یاد آتا ہے مرا چاہنے والا دلمین

جلوہ گر جبکہ ہوا وہ شہ والا دلمین
دیکھنے آتا ہے ہر ایک فرشتہ دلمین

کیا کرون آپکے اجلاس کی ہین فکر جُدا
ہو دا و تیرا ہوگا اب عرش معلی دلمین

ہے تیرے قد والا کا نظر مین جبسے
خود چلے آتے ہین مضمون سراپا دلمین

چڑہ آتا ہے لیکے مسلسل ہوتا ہے کلیجا ہر دم
بس گیا ہے جو کوئی گیسون والا دلمین

واہ رے جذبۂ الفت کہ نظر پڑتے ہی
کہنچگیا ہے ترے تصویر کا نقشہ دلمین

آئینۂ قلب کا جب تیرا مرقع کہنچا
خود خدا ہو گیا ہے محو تماشہ دلمین

دہونڈہنے آئے ہین موسیٰ ید بیضا لیکر
میم احمد کا چہپا ہے جو معمّا دلمین

سر کو قدمونپہ رکہون آنکہونکو تلوون سے ملون
ہے بہرا ارمانون کا اب تجہہ تقاضا دلمین

جان لیتا ہے اگر عشق تمہارا حضرت
لینے دو ہے بہہ سر ناز کا پالا دلمین

جیتے جی دیکی حسرت تو نہ نکلی افسوس
قبر مین حیف چلا لیکے تمنا دلمین

نہ اطاعت ہی کی رب کی نہ عبادت کی ہے		ہے فقط تیری شفاعت کا بھروسہ دل مین	

آرزو ہے یہی عشق کی وقت آخر
یا محمد رہے لب پر رہے اللہ دل مین

جبکہ قافلہ بعد انفراغ امور بیع و شرع کے مکہ کے جانب مراجعت کیا متصل مکہ پہونچکر ابوبکر کی رائے سے قواعد اہل عرب کے مطابق بشیر نے خط دیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بی بی خدیجہ کے پاس قافلہ سے پہلے روانہ کیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ناقہ کو بڑہا کر وہانسے چلے راہ مین حضرت کو نیند کا خمار آیا شیطان لعین نے آپکو خواب مین پاکر آپکے ناقہ کو بہکا دیا جس سے آپکا ناقہ سیدہی راہ چھوڑکر جنگل کی راہ بہٹکا چلا جاتا تھا کہ بحکم رب جلیل جبرئیل حاضر ہوگے۔ شیطان لعین کو وہان سے پہینک مارا اور شتر کی مہار پکڑکے مکہ کے دروازہ پر لاکر چھوڑ دیا۔ روایت ہے کہ دو ماہ تین شبانہ روز کی تہی۔ کہ بفضل خدا ایک ہی شب مین طے ہوگئی۔

	پھر خدیجہ کا فسانہ سُنئے اور ہی بنگیا اوسکا حال نسوتی نتو کھانا کھاتی	مثنوی	کیا بے چین اوسے فرقت نے دہیان چوٹی کا نہ کنگی کا خیال ہر گھڑی بام کے اوپر جاتی	

... کبھی آئیں نا پھر کر	کبھی کہتی تھی مسافر ہیں کدہر
... تھا ... کی	ہو گئی عشق کی بس بیماری
... میرزا پیا	ایسے اشعار پڑہی بام پہ جا

تصنیف ... العصر صاحب المتخلص بہ دلگیر

ٹھمپیدہ

... چیت ... بسنت کیا سجنا نہ تو آئے نہ موکو بلائے کبہو
سندر ... پاپا لکہے نہ تو سپنے مین درس دکہائے کبہو
سمجھا ... کرد ... پریت ... کی بات رہا
تم ... کہدے سکہی موسے ... دکہہ سکہہ مین نہ نبہائے کبہو
میری ... ساری دکہہ درد مین جینا ہوا بہاری
ہیں جتنیم کی ... دکہیا پاپ ... نہ تو لاج کا کاج کرائے کبہو
آؤ آؤ ذرا پیتم پیارے مورے سیج پہ پائن دہرو بارے
تم کاج کرد موری لاج رکہو دن بیت گئے نہ آئے کبہو
دن رات مورا دہرکت ہے جیا کہان جاؤن کہو کس سے پیا
ہو ٹھمری دیا تو بات سنے کوئی بید مجھکو جلائے کبہو
نت کہٹ ہے بڑی ڈاڑ کہے نہ تو کوئی سکی موسے بات کرے
نہ تو پیت کی بات نہ سات رہے کوئی بات نہ دلکی سنائے کبہو

سنگ ساتھی کوئی جب پاس نہو پردیس مین جینے کی آس نہو
جب تمسا پیا مورے پاس نہو پھر کیسے پیا کل آئے کبھو
انصاف سے تم الطاف کرو پیا موکو بلا کے پاس رکھو
تم چرن سے اپنے نہ دور کرو من میرا نہ کڑھنے پائے کبھو
تم مکہ چھوڑ مدینہ گئے وہان جا کے ڈیرا بسا ہی لئے
موکو ہند مین دکھیا چھوڑ دئے نہ لوٹ رہنے کا ٹھاؤن بتائے کبھو
تم دور بسے یثرب نگری میری عمر یہی بیت گئی سگری
مین جا کے رہون کتنگے دوارے کوئی ریت نہ ایسی بتائے کبھو
مورے مرشد پیارے عاشق ہو مین تمری چیری ہون سیان
پس تم سے دلیر کہے گیان تم بن نہ او سے چین آئے کبھو

مثنوی

انتظاری مین تھی وہ رشک گل	آ گیا دور سے محبوب ذو تقلر
ایک سوار شتر پر دیکھا	ابر سایہ کئے سر پر دیکھا
شوکت وشان تھی عیان سب سے	چال اوس مہ کی نرالی سب سے
سب خواصونکو پکاری دیکھو	آئی احمد کی سواری دیکھو
پہنچے دیوڑھی پہ جو حبیب خدا	کئے خط دیکے دعا اور ثنا
میسرہ لکھا تھا عرض مین حال	فائدہ دونا ہوا ایکے سال

پونہچ محمدؐ کا سبب ہے اطہر	باقی حال عرض کرونگا آکر
کیا خط اور نہ کچھ فرمایا	لکہدیا مہری جواب اس خط کا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خط کا جواب لیکر اوسی وقت قافلہ کے طرف روانہ ہوئے - اور جبرئیل امینؑ نے ناقہ کی مہار پکڑ کے قافلہ کے قریب لاکر چھوڑ دئے - مہری خط دیکھکر میسرہ اور ابو بکر وغیرہ تمام احباب خوش ہوئے - ابو جہل سخت رنجیدہ ہوا - پھر سب ملکے مکہ کے طرف روانہ ہوئے - اور مع الخیر پہونچکر اللہ داخل سرکار کئے - اسکے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی خدیجہؓ سے اجازت لیکر اپنے مکان کو تشریف لائے اور میسرہ مال وزر سے مالا مال ہوکر آزاد ہوا - اور راستہ میں جو جو معجزات کہ دیکھے تھے خدیجہؓ کا رشتہ دار خدیجہ سے تفصیلاً عرض کیا جسکو سنکر خدیجہؓ کا دل شاد ہوا -

احمدؐ والا گئے اپنے گھر	مثنوی	یاں خدیجہؓ کا ہوا حال دگر
تاب و طاقت گئی صبر و آرام		بے دلارام ہوا خواب حرام
شرم سے کچھ نکہا جاتا تھا		تار آنسو کا بہا جاتا تھا

جب شوق دیدار حبیب پروردگار بے چین کرتا تو بیساختہ یہ کہتی تہیں -

فدا تجھپہ ہون زلف لٹکانے والے
دل عاشق زار بہٹکانے والے

نہین چین پاتا ہے یہہ قلب مضطر
مرے دلکو ہر بار تڑپانے والے

خدا کے لئے اب تو آ شکل دکھلا
قسم ہے تجھے عشق بھڑکانے والے

کسیکا کوئی راز دل کیسا سمجھے
تحیر مین ہین سارے سمجھانیوالے

کرے معصیت کوئی شرمائے کوئی
فدا تجھپہ ہو جاؤن شرمانے والے

ذرا اپنے پیاسے کی آکر خبر لے
ارے ابر رحمت کے برسانیوالے

ہون نادم گنا ہون سے بخشو خدارا
گنہگار کے جرم بخشانے والے

بلاسے ستم ہے ویا فضل حق ہے
غضب کر گئے دلکے لیجانے والے

مثنوی

تہی نفیسہ جو جلیسو نمین تری
اوس سے پوشیدہ نہ تہی بات کوئی

ایک دن ہوکے خدیجہ مضطر
یون نفیسہ سے کہی شرما کر

کیا ہی اچھا تھا جو وہ رشک قمر
اپنی لونڈی مجھے کر لیتا اگر

دے دلاسا کہی غمگین مت ہو
راضی کر آتی ہون احمد کو

بنکے مشاطہ نفیسہ نکلی
جاکے آداب سے حضرت سے کہی

اے محمد عربی دین کے شاہ
آپ کسواسطے کرتے نہین بیاہ

ہنسکے فرمایا کہ ہون بیمقدور
کون مفلس کو کرے ہے منظور

نفیسہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپکے نعلین پاک کے مین قربان جاؤن ماشاء اللہ آپ وہ سلطان دارین ہین کہ تمام روئے زمین کے سلاطین بھی تمام آپکے در اقدس کے ادنی غلام ہین اور جو آپکی لونڈی بنا چاہتی ہے وہ سر دفتر شاہی گویا ہے ۔ بقول مؤلف ۔

شاہی کی تمنا ہے نہ خواہش مجھے زر کی | دربانی جو ملجائے تو بس ہے ترے در کی
باطن کی حقیقت تری کس منہ سے ادا ہو | مقدور نہین ہے یہہ کسی جن و بشر کی
آراستہ ہے جسم ترا نور خدا سے | ظاہر مین نظر آتی ہے تصویر بشر کی
مدت سے تپ ہجر مین بیمار ہین تو ہون | کیا پوچھتے ہو حالت مرے قلب و جگر کی
جلدی سے بلا لو در اقدس پہ خدارا | باقی نہ رہی دلمین مرے تاب صبر کی
کچہہ کہنے ہی پایا نہ تھا رویا مین افسوس | سنتے ہی کہلی آنکہہ صدا بانگ سحر کی
وہ برق تبسم جو گرائے مرے دل پر | ساون ہی برستی ہے جہڑی دیدہ تر کی
کیا خوب صفائی تہی شب وصل نگہہ مین | آنکہون مین مرے کہنچگئی تصویر نظر کی
ہین مردمک چشم مرے آنکہہ کے لیے چین | صفائی جو یاد آئی ترے تیر نظر کی
رکہونگا مین سرمہ کیطرح آنکہون مین اپنے | ملجائے اگر خاک تری راہ گذر کی
جسدن سے بسے یہہ دل میرا صنم خانہ بنا ہے | کچہہ اور ہی حالت ہوئی اللہ کے گہر کی
دل میرا نکلجاتا ہے پہلو سے نکل کر | یاد آتی ہے راحت جو مدینے کے سفر کی
مفلس ہون مگر شوق نے لایا ہے مجہے یان | کعبے کی زیارت کرون یا مین ترے گہر کی

وہ حسن خداداد ہے محبوب کا تیرے
والله نہین اصل ہے کچھ شمس و قمر کی
ہین احمد مرسل کا ثنا خوان ہون ازل سے
لذت مری ہر بات مین ہے شیر و شکر کی
اے شاہ دکن ہے یہی مرے دلکی تمنا
مدت سے مری عمر یہان بین سے زیبہ کی
ہے دل سے دعا تیرے نمکخوار کی ہردم
صد سالہ ہو شہ عمر ترے نور نظر کی

دارین مین خوش تجھکو رکھے خالق اکبر
تحقیق دعا کرتا ہے بس شام و سحر کی

اسکے بعد نقیب نے با ادب دست بستہ سر جھکا کر

مثنوی

عرض کی قوم سے گر حضرت کے
خوب ہو کوئی جو اشراف ملے
مال اور زمین بھی جو ملکتا ہو
کیا قبول آپ کر نیکے اوسکو
پوچھا حضرت نے وہ ہے کون
عرض کی بی بی خدیجہ کبریٰ
پوچھا ان کون وسیلہ ہے مرا
عرض کی لونڈی کا اسمین ذمّا
وان سے بس چلا نقیب دوڑی
دی خدیجہ کو مبارک بادی
فکر مین بیٹھے تھے دین کے سردار
آئے صدیق اودھر یکبار
پوچھا کچھ فکر ہے شہ نے کیا بیان
سارا قصہ کیا حضرت نے بیان
سنکے بوبکر نے گھر جا کر
یک ہزار اشرفی رکھدی لاکر
تین جوڑے تھے بہت ہی اعلیٰ
آگے حضرت کے رکھے وہ بھی لا

عرض کی تحفہ خوشی سے کیجیے	آپکے جد کی امانت لیجیے
اسلئے نام بتایا جد کا	شاید اس حیلہ سے لینگے ہو لا
یک خدیجہ نے بہی جوڑا بہیجا	اوسکو رکہہ چہوڑ کے خضر لیکے رکھا
جوڑا صدیق کا پہنا مین نے	کسکا جوڑا ہے جو فخر اوسپہ کیجے

الغرض وہ محبوب رب العالمین شفیع المذنبین رحمت اللعالمین لباس شاہانہ سے آراستہ ہوکر جب دولت سرا سے باہر قدم رنجہ فرمایا جلوس مین تمام رفقا اور خویش و اقربا قطار باندہے ہوئے اور تمام جن و انس حور و ملایک اطراف گہیرے ہوئے حضرت کے چچا ابوطالب حضرت کا ہاتہہ تہامے ہوئے باشان و شوکت اونہین اشرفیون کو جو حضرت صدیق نے پیش کیا تھا راہ خدا مین لٹاتے ہوئے بشاش و بشاش سواری مبارک چلا جاتی تہی - تمام اہالیان مکہ کیا زن و مرد اور کیا پیر و جوان جلوس شاہانہ دیکہنے کے لئے راستہ پر ہر دو جانب صف باندہے ہوئے باادب سر جہکائے ہوئے استادہ تہے - ایک طرف مشتاقان جمال محمدی دوسرے طرف عاشقان وصال احمدی رخ انور سے نقاب اوٹہانیکے منتظر جو کہڑے تہے - ہر ایک اپنی حاجت کو حضور نبوی میں عرض کرتا جاتا تہا القصہ اوس شان و شوکت کے ساتہہ جب دولہ عروس کے

گھر پہونچا ۔

مثنوی

کشتیان زر و جواہر کی دو چار ۔ کیئے لالا کے جواہرون سے نثار
پہنا دلہن نے عروسی جوڑا ۔ اور جواہر سے سجا سر تا پا
ہو گیے ایجاب و قبول اور گواہ ۔ عقد با ندہہ گیے وہ مہر و داد
از بس اوس وقت خدیجہ رضہ تہیں شاد ۔ سب کنیزون کو وہین کی آزاد
عرض آداب سے حضرت سے بہی کی ۔ آج سے آپکی ہون مین لونڈی
مجہکو کچہہ کام نہین اس گہر سے ۔ آپ مختار ہین مال و زر کے
یہہ قدم بس ہے سعادت میری ۔ مرحبا سید مکی مدنی

مثنوی

کیون نہ اوس بی بی کا رتبہ ہو بڑا ۔ جسکے شوہر بنے محبوب خدا
کیون نہ ہو ختم بزرگی اونپر ۔ فاطمہ زہرہ رضہ ہو جنکی دختر
واہ کیا فخر خدیجہ رضہ کو ملا ۔ رضی اللہ تعالے عنہا
اور وہ مال بہی کیا اچہا تہا ۔ حق کے ہی راہ مین جو صرف ہوا
پڑہا جاتا ہے بیان عشرت ۔ یا رب اسدم ہو نزول رحمت
فضل و برکت سے تو اس شادی کے ۔ دور کر رنج سبہونکے دل سے
یا ان جو حاضر ہین سو انکی مقصد ۔ جلد بر لا بہ طفیل احمد

دستگیر ادنیٰ ہے تیرا عاصی	اوسپہ ہر دم نظر رحمت کی
حال شادیکا ہوا اب اتمام	دولہ دلہن پہ پڑھو لیسے سلام

بیان رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

روایت ہے کہ جب وقت نبوت اور وحی نازل ہونیکا قریب پہونچا تقویہ اور تقویت کے واسطے سینہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تیسرے مرتبہ چاک کیا گیا شرح اوسکی یہہ ہے کہ ماہ صیام میں ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غار حرہ مین ایک مہینہ کا اعتکاف فرمایا تھا اور اوس اعتکاف مین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضہ بھی ساتھ تہین - ایک شب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار سے باہر نکل کر تفریح خاطر کے لئے ایستادہ تھے آواز آئی کہ السلام علیکم حضرت ارشاد فرماتے ہین کہ مین اجنبا کے خیال سے خوف زدہ غار مین داخل ہوا - اور خدیجہ رضہ نے یہہ کیفیت سنکر کہا - کہ یہہ خوشخبری ہے کیونکہ السلام علیکم نشانی امن و امان اور دوستی کی ہے - آپ خوف نفرمایئے پھر ایک روز مین غار سے باہر نکل کر کہڑا ہوا تھا کہ جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے ہین اونکو دیکھکر غار مین جانا چاہا جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو رخصت ندیا میرے اور غار کے درمیان استادہ ہو گئے

اور مجھسے ہم کلام ہوئے اور مجھکو اونسے ایک نوع کی محبت پیدا
ہوئی - جبرئیل علیہ السلام مجھسے وعدہ لیا کہ فلان وقت آپ
تنہا فلان مقام پر حاضر رہو - مین ویسا ہی حاضر رہا جبرئیل علیہ السلام
اور میکائیل علیہ السلام آسمان سے نازل ہوئے مجھکو زمین پر
لٹا کے میرا سینہ چاک کیا اور دل میرا آب زمزم سے طشت
زرین مین دہوکر - پھر اوسکے مقام پر رکھدیا اور میرے سینہ کو
درست کردیا -
جبکہ عمر شریف آنحضرتؐ کی چالیس سال سے تجاوز کر گئی - ایک روز
اوسی غار حرا مین مشغول بہ عبادت الٰہی تہے کہ ایک شخص
نہایت خوب صورت نورانی مورت ظاہر ہوکر بعد سلام کے
کہا - کہ یا محمدؐ - آپ نے جواب دیا لبیک - اوسنے کہا -
کہ مین جبرئیل ہون - خوشخبری ہو آپ کو آپ اِس امت کے
نبی ہو - ساتھ ہی کہا کہ - لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُہٗ - پھر - سُوْرَۃُ فَاتِحَہ از ابتدا تا انتہا پڑہکر سنایا -
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - اَوَّلُ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ
فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ - یعنے پہلے جو مجھپر نازل ہوا قران سے وہ

سورہ فاتحہ ہے اور تعلیم کی ہر نماز میں پہلے پڑھنے کے لئے۔ اور حضرت فرماتے ہیں کہ ایک دن میں طہارت کے لئے پانی کے کنارے استادہ تھا۔ جبرئیل علیہ السلام بشکل انسان سبز لباس پہنے ہوئے ہاتھ میں ایک ٹکڑا حریر کا اور لپٹا ہوا لا کر مجھکو دکھلایا۔ اور کہا کہ پڑھ۔ میں نے کہا کہ میں حرف کی صورت نہیں پہچانتا ہوں اور میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پھر جبرئیل ع نے کہا پڑھ اور میرے ہاتھ پکڑ کر اسقدر دبا دیا کہ جس سے مجھکو سخت تکلیف ہوئی اور پسینہ میرے جسم میں آگیا۔ اور اسیطرح تین مرتبہ کیا اور کہا۔ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ۔ پانچ آیت تک پڑھایا اور میں ان آیتوں کو یاد کر لیا۔ وہاں سے ترسان و لرزان اپنے مقام پر واپس آیا۔ اور خدیجۃ الکبریٰ سے کہا کہ جلدی مجھپر لحاف ڈالدو تاکہ لرزہ میرے جسم کا دفع ہو۔

روایت ہے کہ اسکے ماقبل ہی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحیح خواب دیکھتے تھے جسکا ظہور صبح کو معلوم ہوتا تھا۔ اور بعد تعلیم اِقْرَأْ کے یہہ سورہ نازل ہوا کہ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنذِرْ۔ یعنے اے لحاف اوڑھنے والے کھڑے ہو ڈرا

ادا کر ... میرا جسم ... [illegible]

پسینہ ہو گیا عالم تجلی اللہ تعالیٰ ... [illegible]

نکال ڈالا ہے اور اپنے ... [illegible]

کیوں آپ ... [illegible] ... فرمایا ... خدیجۃ الکبریٰ

سے فرمایا اب ... [illegible]

پاس آئے اور ... [illegible] ... اللہ کی ... [illegible]

تا بت پرستی چھوڑ دے اور خدا کی عبادت کرے ... [illegible]

کسکو کہوں کون میرا کہا مانے گا۔ حضرت خدیجہ نے فرمایا پہلے

مجھکو ایمان کی راہ بتلائیے میں ایمان لاؤں۔ تب حضرت نے

خدیجۃ الکبریٰ کو تلقین کیا وہ اول ایمان لائیں مسلمان ہوئیں

اوسوقت حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی عمر سات سال کی تھی۔ تمام دن رسول خداؐ کے پاس رہتے

تھے۔ جب دیکھا کہ رسول خداؐ اور خدیجۃ الکبریٰؓ نماز پڑھتے ہیں

حضرت علیؓ نے کہا کہ آپ سب یہہ کیا کام کرتے ہیں کس کو

پوجتے ہیں۔ پیغمبر خداؐ نے کہا کہ خدائے عزوجل کو ہم پوجتے ہیں۔

حضرت علیؓ نے کہا۔ کونسا خدا ہے تمہارا۔ حضرت نے فرمایا

خدا میرا وہ ہے کہ جسکے دست قدرت میں تمام زمین و آسمان

اور اس

اور میرا ارادہ ہوا ہے اور اللہ نے مجھکو جملہ خلایق پر پیغمبر کیا
ہے کہ ان کو ایمان کی راہ بتاؤن اور ہدایت کرون -
تم بھی اسکو قبول کرو - انہون نے کہا مین اپنے باپ سے اجازت
لیکر قبول کرونگا - وہان سے حضرت علیؓ روانہ ہوکے راستہ
مین سوچا اور دل مین کہا کہ جس خدا نے ایمان بخشے وہ کیون اپنے
باپ سے اجازت لون یہ سمجھکر وہان سے واپس ہوے
اور رسول خدا کے پاس آکے ایمان لائے اور نماز پڑہے جب
حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالے عنہا اور حضرت علی کرم اللہ
وجہہ اسلام مین مشرف ہوے - حضرت رسول خدا تمام رات آرام
نہین فرماتے تہے کہ کسطرح اسلام ظاہر ہو - ایک دن خاطر مبارک
مین گذرا کہ ابوبکر میرے مصاحب اور شریک اور عقلمند ہین اور مجہسے
بہت محبت رکہتے ہین انسے جاکے کچھ راز کہون اور صلاح کرون
دیکہون وہ کیا کہتے ہین - آخرکار صبح کو بعد انفراغ نماز ابوبکرؓ کے
پاس جانیکا قصد کیا - جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ
مرضی الہی سے اوسی شب کو متردد ہورہے تہے کہ بت پرستی جو ہم
اور ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہین - اسمین کچہہ فائدہ متصور
نہین پاتے ہین - کیونکہ بتون سے نہ کچہہ خیر ہے نہ کچہہ شر ہے

مشہور ہے کہ محمدؐ ابن عبد اللہ برادرزادہ ابو طالب کے مرد عاقل و دانا ہیں مجھے اور اونسے جانی دوستی ہے وہ بت پرستی نہیں کرتے ہیں۔ اونکے پاس جایا چاہیئے۔ تاکہ مجھکو راہ خدا بتاویں۔ صبح کو بیدار ہوکے عزم کیا کہ رسول خداؐ کے پاس جاؤن اور رسول خداؐ نے بھی عزم کیا کہ ابو بکر صدیقؓ کے پاس جاؤن اور اپنا راز اوسے بیان کرون اتفاقاً راہ مین دونون حضرات کی باہم دیگر ملاقات ہوئی۔ ہر ایک نے اپنے اپنے ارادے کو ایک دوسرے سے ظاہر کیا۔ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ شکر خدا کا۔ کہ آپ ہمارے پیغمبر ہوئے مجھکو ایمان کی راہ بتلائیے۔ اوسیوقت حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیقؓ کو راہ دین کی بتائی۔ آپ مشرف بہ ایمان ہوئے وضو کرکے نماز پڑھے۔

روایت ہے کہ پہلے عورتون مین سے خدیجۃ الکبریٰؓ اور لڑکون مین سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور غلامون سے حضرت بلال حبشی اور آزاد کئے ہوئے غلامون سے زید بن حارث ایمان لائے تھے۔ اور بعد اوسکے حضرت عثمانؓ غنی الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرات طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاصؓ

اور ابی عبیدہ ابن الجراح اور عبداللہ بن مسعود اور سعید بن زید رضی اللہ تعالے علیہم اجمعین یکے بعد دیگرے مسلمان ہوئے لیکن اسوقت تک یہ جملہ اوپر کے لوگ اسلام ایمان لا چکے تھے۔ لیکن دین اپنا پوشیدہ رکھتے تھے۔ اور نماز مسجد میں پڑہتے تھے ایک دن کوہ صفا پر حضرت نے ابوطالب کو اسلام کی دعوت کیا۔ وہ کہے کہیں اپنے دین سے نہ پھرونگا مگر تم کو جو خدا نے فرمایا ہے او سپر قایم رہیں تمہارا پشت دینا رہونگا۔ اور ابوجہل اور تمامی کفار حضرت کو وقتاً فوقتاً بڑی بڑی تکلیفیں دیتے رہتے اور بہت ظلم کرتے رہے جسکا ذکر ناگفتہ بہ ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب باری میں کفار کے ظلم کی التجا کی۔ ایک فرشتہ جو پہاڑوں پر موکل تھا حاضر ہوکے بعد سلام عرض کیا یا رسول اللہ اور یہ آپکی موجب ملال جملہ ملائک کا ہے۔ اگر اجازت پاؤں تو دونوں پہاڑوں کو جو گرد مکہ کے ہیں ملا دوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے نے مجھے واسطے رحمت عالمیان کے بھیجا ہے نہ واسطے ہلاک کرنے قوم کے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا

العالمین۔ یعنے نہین بہیجا ہمنے اے محمدؐ مگر واسطے رحمت عالمیان کے۔ جناب رسالت مآب کی نبوت کے پانچوین برس امیر حمزہ چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت پر ایمان لائے کل اہل عرب سے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ شجاعت اور جوانمردی اور حشمت مین مشہور و معروف تہے۔ اور واقعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے ایمان لانیکا ارباب تواریخ نے یون لکہتے ہین کہ ایک روز ابوجہل اعلان کیا کہ قسم ہے مجہے لات اور عزّیٰ کی جو شخص محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر کاٹ کر لائیگا مین اوسکو ایک شتر کا بوج سونا اور چاندی اور دس غلام اور دس لونڈیان دونگا۔ عمر ابن خطابؓ نے کہا کہ اس کام کیلئے مین موجود ہون۔ یہہ کہکر تیغ حمائل کر کے چلے۔ اتفاقاً راستہ مین ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی۔ اوسنے کہا اے عمرؓ کہان جاتے ہو۔ کہا محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر کاٹ کر لانے جاتا ہون۔ اوس اعربی نے کہا کہ اے عمرؓ کل تیری بہن فاطمہ اور اوسکا شوہر زید اور تیرا داماد سعید خود ایمان لا چکے ہین۔ عمرؓ نے کہا اسلامیت اونکی کیونکر معلوم ہوگی۔ اعرابی نے کہا کہ تم کہانا کہاتے وقت اونکو اپنے

[illegible] ایمان لا[illegible]
[illegible] کی طرف
[illegible]
[illegible] تو [illegible] جاتا ہے عمر نے [illegible] دیا
[illegible] لاؤنگا - اوس اعرابی نے
[illegible] ساتھہ [illegible] اسکو [illegible] معلوم ہوئی
[illegible] عمر بکری کے ساتھہ [illegible] دوڑے
[illegible] پیچھے آخر عاجز ہو گئے [illegible] نہ پکڑ سکے
سینہ پر ستارہ ہوئے - اوس اعرابی نے کہا اے عمر رضہ تو نے
ایک بکری کو گرفتار کر سکا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو شیر
خدا ہین انکو کیونکر پکڑیگا - پس عمر رض وہان سے بحالت غضب
اپنی بہن کے پاس جا کر کہا کہ اے بہن مجھکو از حد گرسنگی ہے
کچھہ کھانیکے لئے لاؤ اونکی بہن نے کھانا تیار کرکے لا دیا عمر رض نے
کھانیکے وقت اپنی بہن کو دسترخوان پر بلایا - اوسنے اونکے
ساتھہ کھانیکو انکار کیا - عمر رض سمجھہ گئے کہ بیشک اوسنے مسلمان
ہوئی ہے - پس غصہ مین آکر سر کے بال پکڑ کر چاہا کہ سر تن سے جدا
کرے - زید اوسکے شوہر نے اوسکو عمر رض کے ہاتھہ سے چھڑا دیا اور

اسی جملہ سے غصہ حضرت عمرؓ کا فرو کیا اور کہنا ماننا رہا۔
جب رات ہوئی حضرت عمرؓ وہین آرام کئے اور اونکی بہن نے
تہجد سورہ طٰہٰ پڑھنے لگین جب نوبت اس آیت کی پہونچی قولہ
تعالیٰ۔ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى۔ یعنے اللہ کے واسطے سب جو چیز ہین
آسمانون اور زمین کے ہے جو دونکے بیچ ہین اور تحت الثریٰ
مین ہے۔ اوسوقت حضرت عمرؓ نیند سے ہوشیار تھے جب
انہون نے اس آیت کو سنا دل انکا اسلام کی طرف مائل ہوگیا
فوراً بچھونے سے اوٹھکر اپنی بہن کے پاس گئے اور دریافت کیا کہ
اے بہن کیا پڑھتی ہے۔ اوسنے کہی اے بھائی کلام اللہ پڑھتی
ہون۔ جو محمد صلّی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ اور بعضون
نے لکھا ہے کہ عمرؓ کے خوف سے فاطمہ نے اوس کاغذ کو جسپر
کلام اللہ لکھا ہوا تھا آگ مین ڈال دیا جو تنور مین سلگی ہوئی تھی
مگر خدا کے فضل سے وہ کاغذ نہ جلا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اوس
کاغذ کو کہ مین بھی پڑھون۔ فاطمہ نے کہا۔ قولہ تعالیٰ۔ اِنَّمَا
الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ۔ یعنے جو کوئی مشرک ہے وہ نجس یعنی ناپاک ہے
اے عمرؓ اگر تو کلام اللہ پڑھنا چاہتا ہے تو۔ باطہارت اور

پاک و صاف ہو کر پڑہو کیونکہ اسکو بغیر طہارت کے چھونا درست
نہین - آخرکار حضرت عمرؓ نے غسل کر کے - اوس - سورۃ کو
اپنے ہاتھہ مین لیکر پڑہے - جب کہ اوسکی معنی سے واقف ہوئے
بہت روے اور دل اونکا اسلام کے طرف متوجہ ہوا - صبح
کے وقت کفارون سے جو وعدہ کیا تھا یاد پڑ گیا - وہی تلوار
حمائل کر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف روانہ ہوئے
راستہ مین ایک اعرابی کے زبانی معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اسوقت امیر حمزہ کے مکان مین معہ اپنے رفیقون کے
بیٹھے ہوئے ہین - پس متوجہ ہوے اوسی طرف اس اثنا مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور حکم الہی
پہونچائے کہ یا رسول مقبول عمر تمہارے طرف آتا ہے تم اوس سے
نہ ڈرو - اوسکو اسلام کی دعوت کرو اور نبوت کے زور سے
اوسکا پنجہ سخت پکڑو جبتک کہ اسلام نہ قبولے نہ چھوڑو -
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صحابا سے اوسوقت
اونچالیس آدمی بیٹھے ہوے تھے - حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ
نے امیر حمزہ کے دروازے پر پہونچکر دستک دی - رسول خدا نے
دریافت کیا کہ تم کون ہو کہا مین عمر ابن خطاب ہون - اوسی وقت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود آکے دروازہ کھولدیا۔ اور عمرؓ کا پنجہ پکڑ کے ہلایا۔ تکبیر پڑھکے دعوت اسلام کی کی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اسلام سے مشرف ہوکر کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لعنت خدا کی ہے اونپر جو درپئے آپکے ایذا رسانی کے ہوئے ہوں۔ ادہر رسول خدا نے حضرت عمرؓ کو کلمہ شہادت کا پڑہایا اُدہر رب جلیل کے طرف سے جبرئیل یہہ آیت لائے۔ یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن تبعک من المومنین۔ یعنے کہا حقتعالیٰ نے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کفایت ہے تجھکو اللہ اور انکو جتنے تجھپر ایمان لائے ہیں حضرت پھر تو کیا کہنا جبکہ حضرت عمرؓ مشرف بایمان ہوئے تھے دین کا علانیہ اعلان ہوا۔ اہالیان اور مکہ معظمہ کے ہر کوچہ وبازار مین اصحابوں نے دعوت اسلام کی کرتے تھے۔ اور حضرت عمرؓ کی شمشیر بڑے زور سے چلتی تہی نماز اور اذان جابجا آشکارا ہوتی تھی۔

روایت ہے کہ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام کو خلعت وجود عنایت ہوا۔ جبرئیل علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی مین۔ عرض کیا کہ خداوندا تو نے مجھسے بھی پہلے کسیکو پیدا کیا ہے حکم ہوا

کہ اُسکے جو عرش اوپر دیکھیں جب جبرئیل نے اوپر دیکھا ایک ستارہ
نورانی نظر آیا اور اوسکے اطراف اور چار ستارے روشن
نظر پڑے جبرئیل نے ہزار زبان سے عاشق ہوئے اور پوچھا کہ
یہ ستارہ یہ نور کسکا ہے ارشاد ہوا کہ یہ نور میرے حبیب
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ پھر عرض کیا یہ چار
ستارے جو اوس نور کے گرد اگرد ہیں وہ کون ہیں فرمایا کہ
یہ میرے حبیب کے دوست ہیں دنیا میں میرے حبیب
کے چار یار ہونگے۔ اے مسلمانوں یہہ وہی چار یار ہیں جنکا
ڈنکا ابتدائے دنیا سے بجتا آیا ہے اور قیامت تک بجتا
رہیگا۔ جو ان سے عداوت رکھتا ہے وہ گویا رسول خدا سے
عداوت رکھتا ہے۔ اور جو انکا دوست ہے وہ لاریب
رسول اللہ کا دوست ہے۔ جیسا کہ ارشاد فرمایا ہے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِی اَصْحَابِی لَا تَتَّخِذُو
هُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِی فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّی اَحَبَّهُمْ وَمَنْ
اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِی اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِی
وَمَنْ اٰذَانِی فَقَدْ اٰذَی اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰهَ فَیُو
شِكُ اَنْ یَّاْخُذَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ۔

یعنے میرے اصحاب کے بارہ مین خداسے ڈرو اور انکو برا نہ کہو اور میرے بعد میرے اصحاب کو تیرون کا نشانہ نہ بناؤ۔ میری دوستی و محبت کے وجہ سے اونکو دوست رکھو اور جسنے بغض رکھا میرے اصحاب سے تو گویا اوسنے میرے سے بغض رکھا اور جسنے اونکو ایذا دیا گویا اوسنے مجھے ایذا دیا اور جسنے مجھے ایذا دیا گویا اللہ کو ایذا دیا اور جسنے اللہ کو ایذا دیا قریب ہے کہ وہ عذاب خدا مین گرفتار ہوگا۔ حضرات اس حدیث سے ثابت ہے کہ جو رسول اللہ صلعم کا دوست ہے وہ اللہ کا دوست ہے خدا اے تعالے تمام دیندار بھائیون کو ہدایت دے کہ نفسانیت کو دلون سے دور کرین اور فروعیات پر نظر جہالت نہ ڈالین اور اصحاب باوفا رسے محبت پیدا کرین جسمین خوشنودی خدا اور اوسکے رسول صلعم کی ہے۔ اے دیندار بھائیو جس سے اہل بیت خوش ہین ہمکو چاہیئے کہ ہم بہی اوس سے خوش اور راضی ہین۔ سبحان اللہ مومنون جیسے ہمارے سرکار دو عالم سلطان دارین ہین ویسے ہی اونکے اصحاب کرم حامی دین۔

اصحاب ہی خدا نے دے اپنے ذوالفقار	محشر تلک رہیگی وفا جنکی یادگار
راہ خدا مین کرتے تھے جان اپنی سب نثار	اک اک انمین عاشق صادق کرم شعار

دل سے مطیع حکم حبیب الہ تھے
پروانۂ جمال شہ دین پناہ تھے

اوّل وہ پشت تکیہ سدائے پیمبری
پہونچیگا اوسکے فیض کو کیا ابر خاوری

دی حق نے جسکو بعد نبی سب پر برتری
تھی ختم جسکی ذات پہ محتاج پروری

یہہ وہ ہے جسکا تذکرہ قرآن مین آیا ہے
جسنے خطاب ثانی اثنین پایا ہے

سلطان دین پناہ کے دستور اولین
رکن رکین بارگہ شاہ مرسلین

خورشید آسمان کرامت سراج دین
مسند نشین شرع نبی معدن یقین

مقبول بارگاہ خدائے قدیر تھے
لو کیون نہ ہو وہ کس شہ دین کے وزیر تھے

وہ دوسرا وزیر شہ معدن صفات
جب ہاتھ اُٹھایا کفر سے دنیا پہ ماری لات

تھی باعث ترقی اسلام جسکی ذات
جز ذکر حق زبانسے نکلی کچھ اور بات

خود گم رہا رضائے خدا و رسول مین
رکھا قدم نہ بھولکے راہ عدول مین

اللہ رے رعب دبدبۂ حضرت عمرؓ
ہیبت سمائی کافرونکے دلمین اسقدر

اسلام لانیکی جو سنی آپکی خبر
مانند بید کانپتے سینونمین تھے جگر

کہتے تھے اس سے حال ہمارا سقیم ہے

اب صورتِ خرابیٔ دین قائم ہے

جس روز آپ تا اخفائے دین میں ہوئے
آہستہ سے اذان پڑھی گئیں چھپ کے

[illegible]
فرمایا کیا [illegible]

نامِ خدا و نامِ نبی لو پکار کر
اب تم کو کس کا ڈر ہے اذان دو پکار کر

اوس وقت دی کسی نے جو للکار کر اذان
کہنے لگا جھجک کے گروہ منافقان

حیران سن کے ہو گئے سارے وہ بدگمان
آگے تو اس طرح کا طریقہ نہ تھا عیان

اب رائیگان قریش کا ایمان ہو گیا
لوگو عمر یقین سے مسلمان ہو گیا

حسرت وہ جس کا شہرہ ہے اب تک جہان مین
کافر بھی اوس دلیر کی کہتے تھے شان مین

تعریف عدل آ نہین سکتی بیان مین
اب تک ہے اوس کی تیغ کی جھنکار کان مین

روم و عراق و شام مین سکہ بٹھا دیا
سارے جہان مین دین کا ڈنکا بجا دیا

بیانِ معجزاتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

شرح اون معجزات بابرکات کی جو کہ آنجناب سے ظاہر ہوئے
اگر خطِ امواج قلم اور سیاہی آب بحرین اور صحن آسمان صفحۂ

قرطاس

قرطاس ہو امکان نہین کہ عشر عشیر کسی سے لکھا جائے - ادنی بیہ
ہے کہ ہنگام رفتار ابر آسمان سر مبارک پر سایہ کرتا تھا - اور
سایہ جسم مقدس کا زمین پر نہ پڑتا تھا ظاہر ہے ہر گاہ ذات بابرکات
پرتو نور رب العالمین ہوی ہو پس سائے کا سایہ منعکس نہین
ہو سکتا ہے اور فی الحقیقت وہ جمال جہان آرا آئینہ قدرت
مین عکس نور احدیت تھا - پس عکس کا عکس محال ہے - اسے
یا اشتیاق محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہان ایک لطیفہ مطابق پسند
صوفیان صافی مزاج کے اور بہی خیال مین گذرتا ہے کہ اللہ تعالی نے
اپنے مہین محبت آنجناب محبوبیت آب کا فرمایا - اور محب
اپنے محبوب کی مثل و نظیر کو پسند نہین کرتا - کیونکہ ظل ذی ظل
کا فی الجملہ مماثل ہوتا ہے - کوئی پرندہ سر مبارک سے نہ گذرتا -
اور مگس کبھی آپکے جسم مطہر پر نہین بیٹھتی - معجزہ شق القمر کا
اور گواہی دینا سو برس کے مردے کی آپکے سالت پر -
اور کلمہ پڑہنا سنگریزون کا - اور شہادت دینا سوسمار کا
اور نکلنا طاوس زرین بال کا حجر سے اور اور معجزات صوری
و معنوی اور فضائل ظاہری اور باطنی - اسقدر مشہور و
معروف زبان ہر صغیر و کبیر ہین کہ کچہہ حاجت شرح و بیان کی

نہین - تاہم مشتے نمونہ از خروارے کچھ عرض کیا جاتا ہے -

روایت ہے ہم کورچشمون کے حق مین - عین سرمۂ بصارت ہے کہ - آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانے مین - ایک شخص قوم یہود سے تھا - کہ اوسکو قبل حصول ایمان - حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے - کمال عداوت تھی - سراسر ایام جہالت کی جہالت تھی - سردار دوجہان - سیاح لامکان کو کمتر اور حقیر جانتا - اور اپنے کو دولتمند اور امیر جانتا تھا - دماغ اوسکا شراب دولت سے مخمور - اور وہ خود نشۂ بادۂ نخوت سے چور تھا -

مثنوی

یکایک ہوا قہر رب جہان	ہوا نور آنکھون سے اوسکے نہان
یہہ نخل عداوت کا ثمرہ ملا	چراغ بصارت نے گل کردیا
بہت کچھہ کیا اوسنے اپنا علاج	مگر سب ہوا نا مفید مزاج
وہ رکھتا تھا ایک دختر حسین	بہت چاہتا تھا وہ اوسکے تئین
بظاہر وہ تھی باپ کے دین مین	یہ تسمیہ تھا قدیم اوسکی آئین مین
فدا تھی مگر شاہ لولاک پر	تصدق بدل مقدم پاک پر
نثار محمد تھی وہ سر بسر	لگی کہنے اک روز اوسنے پدر

طبیب ایک آیا ہے اس شہر مین | نہین مثل جسکا کہین دہر مین
اگر دے تو اسکو اجازت مجھے | تو اوس سے دوالاؤن تیرے لئے
جو ہوجائین نورانی آنکھین ترے | تو برآئین پھر سب مرادین مرے

یہہ سنتے ہی اوسنے کہا - کہ اے نور دیدہ - دیر نہ لگا جلد جاؤ اوس طبیب سے وہ دوا باعث شفا لاکہ آنکھین نورانی ہوجائین - میری کور بختی پر اشک غم لوگ نہ بہائین -

ہوا جبکہ دختر کو اذنِ پدر | گئی پاس حضرتؐ کے وہ دوڑکر
مثنوی
اوٹھا لائی وہ خاکِ زیر قدم | نکل جائے تا باپ کا خارِ غم
لگائی جو ہین چشم مین خاکِ پا | خدا نے کیا نور اون کو عطا

جب کہ اوسنے خاکِ پائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شفائے کامل پائی یعنے - اندہے آنکھون مین بینائی آئی - کمال متحیر ہوا اور اپنی لڑکی سے پوچھا کہ - اسے لخت جگر - نور بصر - سچ بتا ایسی دوائے مجرب کہان سے میسر ہوئی جو باعث اعادہ نور بصر ہوئی - اوس حکیم حاذق کا نام کیا ہے جسنے یہہ کحل الجواہر تجھے دیا ہے - دختر نے کہا - اسے پدر -

خدا کا رستہ چلو صفا ہے ادب سے سر کو جھکا جھکا کر
مثالِ نقشِ قدم بنو تم غرورِ ہستی گرا گرا کر

ذرا تو دیکھ ذرا تو سوچ تو ویسے دلکو بہلا بہلا کر
سوا خدا کے نہین ہے کوئی خدا سے ڈر تو خدا خدا کر
وہی ہے حاضر وہی ہے غائب وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
تو اب جو کہتا ہے مین ہون مین ہون ہوا ہے کیون بیحیا حیا کر

دختر نے کہا ۔ اے پدر ۔ کیونکر اوس آفتاب سپہر نبوت ۔ اختر برج رسالت کا نام زبان پر لاؤن ۔ کہ وہ رہرو سے دین مبین شمع شبستان حق الیقین ہین ۔ بقول مؤلف ۔

یہی کہتا ہون مین اپنے یقین سے	عیان ہے نور حق تیری جبین سے
جو دیکھا تمکو بس دیکھا خدا کو	حدیث من رآنی ہے تمہاری
کرے توصیف جسکی حق تعالی	ثنا اوسکی ہو کیونکر تمہاری
کیا محبوب اپنا جسکو حق نے	نہ کیون یوسف تجلی ہے حسین سے
تمہارے ہجر کا ہے درد کیسا	ذرا پوچھو مرے قلب حزین سے
ذرا تو اس دل ویران مین آؤ	مکان آباد ہوتا ہے مکین سے
جگہ تہوڑی سی پاؤن یا الٰہی	پئے مدفن مدینے کی زمین سے

گنہ بخشیگی کیونکر نہون عفو
محبت ہے شفیع المذنبین سے

اے پدر ۔ اصل یہہ ہے کہ جسکا تخم بغض تم نے ۔ اپنے مزرعہ دل مین

پونچھیا ہے ۔ اوسی کے قدم مبارک کی خاک نے تمہارا عارضہ کھویا ہے لقب [illegible] اونکا شفیع المذنبین ہے ۔ اور نام قدسی اونکا خاص رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے ۔

[illegible] من پیارا لاگو جی — یثرب کو جاؤ سانوریا من پیارا لاگو جی
گورے مکھ پر نور سہاؤ [illegible] پیارا لاگو جی

بانکی چتون سرمگیں انکھیاں [illegible] — مکھ پان رنگیلے رنگ وڑاو [illegible] لال گال
جب [illegible] جاؤ نامن پیارا لاگو جی

آپہی طالب آپہی مطلوب آپہی [illegible] — آپہی [illegible] آپہی احد آپ سبحان
سوہنا نام محمد مصطفیٰ من پیارا لاگو جی

[illegible] آپ ہی رب ہے آپ رحمان — [illegible] دیکھہ نظر میں ایک قالب دو جان
سوہنا نام محمد مصطفیٰ من پیارا لاگو جی

[illegible] سبحان کا کہنا اور درود بجاوے — حور و ملایک گاوین بجاوین احمد کی [illegible]
آج رنگ رچو ہے صل علیٰ من پیارا لاگو جی

[illegible] شاہ پیا دربار — لولاک لما کا چتر براجی بنے محمد سردار
گورے مکھ پر نور سہاؤ نامن پیارا لاگو جی

[illegible] کا اٹھا کے پردہ دیکھہ احمد کی شان — آپکی صورت آپکی سیرت نظر پڑی ہر آن
سوہنا نام محمد مصطفیٰ من پیارا لاگو جی

والضحیٰ کی پچکاری بنا کر نور کا بھر کر رنگ		انا نبی مل ہوری کھیلا ہو اون سہو کے رنگ
	سوہنا نام محمدؐ مصطفیٰ من پیارا لاگو جی	
صورت سیرت ساری احمد کی میم فقط درمیان		انا بشر کا تخت بنایا احمدؐ عرب کی شان
	سوہنا نام محمدؐ مصطفیٰ من پیارا لاگو جی	
لا الہ کے باجے نقارے اللہ کے ساز		نبیؐ ہمارے دلدل پہ سوار ہو چلے معراج
	سوہنا نام محمدؐ مصطفیٰ من پیارا لاگو جی	
شور مچا حور و ملایک دیکھ احمدؐ کی شان		صلو علیہ کہکے پکارا سنا دہو جو دس آن
	سوہنا نام محمدؐ مصطفیٰ من پیارا لاگو جی	
لا الہ کا باغ بغیچہ اللہ کے پھول		حور ملایک ہار بنائے پہنے نبیؐ رسول
	سوہنا نام محمدؐ مصطفیٰ من پیارا لاگو جی	

اے پدر آنجناب کے اوصاف میں کیا عرض کروں زبان میری قاصر ہے۔ سنئے بقول قدرت۔

مہکتی ہے ہر سمت بوئے محمدؐ	غزل	گلستان جنت ہے کوئے محمدؐ
وہ بلبل ہوں گلشن میں جب سے تکتا ہوں		ہر اک گل سے آتی ہے بوئے محمدؐ
شرف ماہِ کنعان کو اونسے ملا ہے		ہے کیا جلوۂ نورِ روئے محمدؐ
گہر سیکڑوں اسمیں ہیں رازِ حق کے		سمندر ہے قلبِ نکوئے محمدؐ
بجا ہے جو نسبت ہے قبلہ نما سے		مرا قلب پھرتا ہے سوئے محمدؐ

[illegible] — صبا مجھکو لیچل تو سوئے محمدؐ
[illegible] نوران سے — مہ مصر مین عکس روئے محمدؐ
[illegible] یادی ہی یارب — ہدایت ہے امت کی خوئے محمدؐ
[illegible] — عدوئے خدا ہے عدوئے محمدؐ
[illegible] — الٰہی نظر آئے روئے محمدؐ

ترو تازہ باغ عبادت ہے قدرت
تب ہی تھا آب وضوئے محمدؐ

مثنوی

[illegible] — وہ ہین باعث خلق ہر دو جہان
[illegible] — قدیمی عداوت سے سر اپنا دھن
کیا اپنی دشمن سے غصہ [illegible] — یہہ کیسا غضب آہ تو نے کیا
[illegible] مطیع محمدؐ ہوئی — خلاف طریق ابو جد ہوئی

لڑکی نے کہا بقول مولف۔

دل میرا اوسکا مبتلا ہے — شیدا جسکا خدا ہوا ہے
احمد نے احد سے کچھ جدا ہے — گو پردۂ میم مین چھپا ہے
بیشک تو حبیب کبریا ہے — گل ہین ترے نور کی ضیا ہے
قاصد کہد ینی سے جاکر — عاشق ترا جان کہو رہا ہے

دکھلا دو مجھے جمال انور
سرور یہی دلکا مدعا ہے

لولاک لما خلقت الافلاک
نازل تری شان میں ہوا ہے

واللیل ہے تیری زلف کی شان
تفسیر میں جس کی والضحیٰ ہے

سودا ترے زلف عنبریں کا
پیچیدہ سر میں پڑ گیا ہے

اے شاہ ترے وصل کے
اب دل نہیں میرا مانتا ہے

ہجر سے کون [illegible] تیرا ہو
[illegible] تیر [illegible] سے پار ہے

اب دوست ہے وصل ہو اے
[illegible] میں گھر ہوا ہے

[illegible] کرم کی نگاہ اک ذرا تو
تیرے در پہ ہوا ہے

[illegible] ری
[illegible] جان [illegible] آیا ہے

کس سے بتاؤں کس سا تھا
[illegible] عرش پر گیا ہے

معراج کی شب فلک پہ گویا
آیا وہ حبیب کبریا ہے

آئی یہی صدا ہر اک سے
آیا تو حبیب پردہ کیا ہے

کیا کر سکے آفتاب محشر
سر پر [illegible] سایہ آپکا ہے

اعمال زبون سے اپنے [illegible]
گھبرا مرے دل میں حشر کا ہے

پھر باپ نے بیٹی سے کہا —

مثنوی

تجھے جان سے جانتا تھا عزیز	کیا پاس میرا نہ اے بے تمیز
مین اس سے تو اندھا ہی تھا بہتر	بلا سے نہوتا اگرچہ شفا
نکالین بینا آنکھیں چھری سے ظالما	لگائی جن آنکھونمین نے خاکپا

القصہ اوسنے ایک جہالت دیدہ بغض و عداوت سے پہونچائی اور بے تکلف چہری سے ... آنکھین ہوئی جون ہی چہری آنکھ سے دور کیا حق تعالی نے اونکی آنکھون کو نور علی نور کیا دوسرے بار پھر اوسنے دیکھا نہ تھا لائے تامل آنکھون کو چہری سے نکالا۔

بیت

عجب قدرت حق ہوئی آشکار	وہی نور اونکا رہا برقرار

تب وہ یہودی نے غصہ مین آکر دیدہ و دانستہ تو اثر سات بار زخم پر زخم لگایا۔

مثنوی

لگاتا تھا وہ تو چہری پر چہری	ترقی وہان ہوتی تھی نور کی
کہا ہاتف غیب نے یہ پکار	نکالے جو تو آنکھین ہفتاد بار
نہ کم ہوئیگا نور اونکا کبھی	لگی اونمین ہے خاک پائے نبی

تب وہ یہودا ئے حیرت زدہ اسکر حکایت شرمگین ہوا۔ اور بدل معتقد جناب سید المرسلین ہوا۔ اور کمال عجز و

انکسار کے ساتھہ عالم بیخودی مین یہ عرض کیا ـ

ہم گرچہ نہین لایق دربار تمہارے
مشہور تو ہین بندہ بیمار تمہارے

اچھی رہین نزدیک تر جائین کہین کو
گل ہین تو تمہارے ہین وگر خار تمہارے

زندے کو تو مردہ کرین اور مردیکو زندہ
ہین دونون صفت انکھون سے اظہار تمہارے

یوسفؑ کی تو عاشق تہی فقط ایک زلیخا
یوسف سے ہزار دل ہین خریدار تمہارے

مقتل مین جو آؤ تو نہ لوٹا تہہ تیغ شمشیر
بس کرتے ہین دو ابرو خونخوار تمہارے

ہم ایک نہین تیر نگہ کے ترے زخمی
بہتیرے ہین ان تیغ نگہ کے بیمار تمہارے

خاموش نہین قابل تحمل ہے کسی طور
رہنے دو اوسے بس بس دلدار تمہارے

بعد یہودی نے بیٹی سے کہا کہ اے نور دیدہ ... مجہکو اوسکے پاس لے چل جسکی خاک پا نے میرا عارضہ چشم کہویا ہے پس بیٹی نے جواب دیا کہ اے پدر ایک طرحسے آپ کو وہان تک لیجانے کا اقرار کرتی ہون ـ بشرطیکہ تم میرا کہنا منظور کرین ـ یعنے کبر و غرور اپنے دل سے دور کرین ـ اور طوق عداوت اپنی گردن سے نکالین اور حمائل محبت نبی اپنے گلے مین ڈالین پس وہ یہودی باشتیاق قدم بوسی آنحضرتؐ بے چین اپنی لڑکی سے مخاطب ہو بقول مؤلف کہا ـ

[illegible]

[illegible] — [illegible] آ کے بتانے بنیگی
[illegible] — [illegible] مجھکو جلاتے بنیگی
[illegible] دکہاتے بنیگی — [illegible] انکو ہنساتے بنیگی
[illegible] — [illegible] وصلت پلاتے بنیگی
[illegible] — [illegible] آپ بس کر بساتے بنیگی
[illegible] — حضور اپنو تشریف لاتے بنیگی
[illegible] — دکہا کر تیوری کو مٹاتے بنیگی
[illegible] نور آپ کا ہی [illegible] — [illegible] بخشواتے بنیگی

گنہگار [illegible] تیری [illegible]
[illegible] بنیگی

[illegible] کہا ! [illegible] جسطرح تیرا جی چاہے
[illegible] نہیں قاصر ہوں —
[illegible] —

[illegible] احمد مختار کے پاس — جان نثاری کے سوا کچھ نہیں ناچار کے پاس
زندہ [illegible] ہوں [illegible] آقا — سایہ کی طرح رہوں آپکی دیوار کے پاس
جنکے در کے ہیں گدا [illegible] کے سلطان — رہنا لازم ہے مجھے ایسی ہی سرکار کے پاس

جب اسیروں کا تمہارے پھیر [illegible]
ایک جا تیر و کمان [illegible]
کوچۂ احمد مختار کے قریب [illegible]
لیکے جائیگی مدینے کی طرف [illegible]
فرقت گل مین مرا بلبل دل ہے بیتاب
یون پیمبر کے قریب شہر مین آتے ہوئی
جب خدا پوچھیگا کیا لایا ہے کہہ دونگا یہی

[illegible]
جسکو پھیری [illegible] آئی [illegible]
لے چل [illegible] احمد مختار کے پاس
[illegible]

حشر مین [illegible]
جاؤنگا دو [illegible] صادق [illegible]

جب لڑکی نے دیکھا کہ اپنے باپ کے [illegible] ہوا ہے۔ لے چلنے پر تیار ہوئی۔ [illegible] کہا کہ [illegible] اوس جناب اقدس مین اسطرح کیا جاتا [illegible] پہلے رسن سے اپنے ہاتھ بند ہوالیا۔ پھر تلافی مافات کی عذر خواہی کرتے ہوئے روانہ ہوا۔ اور آنکھوں سے اشکوں کے دو دریا رواں تھے۔ گویا گنگا جمنا تھے۔ چونکہ قلب اسکا کفر و ضلالت سے پاک اور عشق محمدی اور خدا کی وحدانیت سے معمور ہو چکا تھا عالم بیخودی مین بقول مؤلف یہہ کہتا جاتا تھا۔

قصیدہ

طلاسم وجود خدا چاہتا ہون	فنا عشق ہی مین ہوا چاہتا ہون
نہین اور کچھ مین ورا چاہتا ہون	وصال رسول خدا چاہتا ہون
[illegible]	فقط مصطفی سے ملا چاہتا ہون
[illegible]	ترے در کی خاک شفا چاہتا ہون
مسیحا ترا وصل [illegible]	مین کب تجھسے کوئی دوا چاہتا ہون
[illegible]	[illegible] مین صبح و مسا چاہتا ہون
[illegible]	[illegible] قطرہ سے دریا ہوا چاہتا ہون
[illegible]	[illegible] ضعیف زلف دوتا چاہتا ہون
[illegible]	[illegible] تجھسے یاد صبا چاہتا ہون
[illegible]	[illegible] مین اپنی قضا چاہتا ہون
خدا کے لئے جلد مجھکو بلا لو	مین قربان تجھپر ہوا چاہتا ہون
مصیبت کو راحت سمجھ [illegible]	مین ہر وقت تیری رضا چاہتا ہون
دکھائے جو خورشید محشر حرارت	مین دامن مین تیرے چھپا چاہتا ہون

مین [illegible] کے جا کر
[illegible] یہہ اپنا پڑھا چاہتا ہون

ہنوز یہہ پہونچے تھے کہ وہان جبرئیل بفرمان رب جلیل خدمت

بابرکت رسول الثقلین نبی الحرمین بنا حاضر ہوتے ہیں اور با سلام
مظہر ہوئے کہ یا نبی الورا شفیع دوسرا آج شخص آیا ہے
دوستدار ہوکر اپنے مذہب باطل سے بیزار ہوکر خدمت میں
شریف ہین آئیگا آپ پر ایمان لائیگا اس اثنا میں وہ
یہودی اور اوسکی دختر ہمدرد در دولت پر [illegible]
حاضر ہوکر پیشانی کو در اقدس سے ملتے تھے اور [illegible]
تھے بقول ضامن

قصیدہ

دکھاؤ مجھکو جمال اپنا مین جان [illegible]
یہ خاکسارون سے [illegible]
کمان ابرو پہ تیغ خونی قضا ہے قبضہ مین [illegible] قاتل
تمہارے ابرو کے آگے [illegible]
لگا ہے جھنجال میری بانکوین پیچ کہانا [illegible]
کہ قید کرنیکو مرغ دل کے تمہارے زلفون [illegible]
تمہارے قدمون پہ دم ہی نکلے یہی تمنا ہے مجھ [illegible] دن کی
جو بادشاہونکا وصل چاہے [illegible]
اٹھا نہ در سے تو اپنے مجھکو مین تیرا عاشق ہون جان [illegible]

ٹھنگا تیرے در کو کچھ دل ہین تیرے خیال کیا ہے

تمہارا رخسار حق نما ہے یہ آئینہ ہے جمال حق کا

کر جسنے دیکھا ہے تمکو صاحب خدا کا ملنا محال کیا ہے

چلے ہم زبان پہ اپنے یہی شکایت

کہ تیرا شما من ہماری فرقت مین حال کیا ہے

الغرض علیہ وسلم نے اونکو مع تمام اونکے عزیزوں کے مسلمان کیا مشرف بہ ایمان کیا۔ سبحان اللہ کیا رحمت حضرت خیر الانام ہے کہ کا ایک ادنی سا کام ہے۔ ہر چند علیہ وسلم ہمارے ہم جنس ہین لاکن شیدا ہے اسمین کیا بھید اور کیا اسرار ہے

نور جمال پاک مین جلوے خدا کے ہین

دیکھو کرشمے کیسے یہ قبلہ نما کے ہین

یہ سارے رنگ ڈھنگ لاریب مصطفیٰ کے ہین

پتلے تو خاک کے ہین مگر کس بلا کے ہین

پردے ہماری آنکھ پہ جرم و خطا کے ہین

بخشیگا یا نہ بخشیگا مختار ہے وہی ۔۔ دنیا کے کاروبار تو حرص و ہوا کے ہین
یا وصل یا تجھی سے ہمراہ ہم چلین ۔۔ بازو پہ اچھے جڑے پر ہما کے ہین
ایمان و عمل سے ہین ہو زندگی بسر ۔۔ یہہ دو ہی حرف خاص ہمارے دعا کے ہین
مشکل نکیر دیکھے ہو تو نور سے لحد ۔۔ لیکر چلے غلام جو بدر آ گہا کے ہین
قلب و جگر ہی سے ہی مقصد شوق پائیے ۔۔ کیسے نشانہ صید ہیں تیر نگہ کے ہین
ہووے خوش حواس تو نشان جانِ مضطر ۔۔ وابستہ جو سبہی تری زلفِ رسا کے ہین
بخشش جاری ہوئی تو کہین نہ آ ۔۔ خادم اُٹھانے والے تری کفشِ پا کے ہین
ارض و سما پہ آئی ہی ہر سمت سے ندا ۔۔ مشتاق دیکھو آج محمد خدا کے ہین

تحقیق بخشا جائیگا فیض ثنا سے تو
اعمال ہون تو بس سے لائق سزا کے ہین

بیان معراج شریف

اے ہدایان کوے احمدی و طالبان روئے محمدی اتصال بر مقامات اور بزرگ تر حالات معراجِ شریف کے ہین — جانو اور آگاہ ہو کہ بارہوین سال نبوت سے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو رتبہ معراج کا عنایت ہوا اور مفسرین اور اربابِ تواریخ نے — اس مقام مین لطائف عجیبہ اور نکاتِ غریبہ لکھے ہین —

اوّل یہ ہے کہ جناب باری عزّ اسمہٗ نے قصّہ واقعہ حضرت آدمؑ
کی حکمت یہ ظاہر کی ہے کہ جب تخلیق آدمؑ کے وقت ملائکہ کیطرف
خطاب ہوا کہ (وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ
فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً) یعنے کہا تیرے رب نے فرشتوں کو
کہ مجھکو بنانا ہے زمین میں ایک نائب ہے پس ملائکہ نے حضرت علیٰ
عرض کیا - أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ
نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ط یعنے - کیا رکھیگا تُو
پروردگارا زمین میں اوس شخص کو جو فساد اور خون ریزی
کرے - ہم ذکر کرتے ہیں تیرا اور یاد کرتے ہیں تیری پاک ذات
اور خوبیون کو - جناب احدیت جلّ شانہٗ نے جواب
فرمایا - (إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝) یعنے مجھکو
معلوم ہے تم نہین جانتے -
یہ اشارہ ہے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے وجود باوجود سے
یعنے اللہ جلّ شانہٗ نے ارشاد فرمایا کہ - تم اولادِ آدم کو مفسد
اور تباہ کار ٹہیراتے ہو - مگر ہمارے پیش نظر اوسکا فرزندِ ارجمند
حبیب مکرم رسول معظم مقصود آفرینش ہجدہ ہزار عالم کا ہے
اے ملایکو اگر آفرینش اوس محبوبؐ کی مجھکو منظور نہوتی نہ پیدا کرتا

مین زمین اور آسمان کو [illegible]

خلاصۂ موجودات کا [illegible]

تمام ملایکہ مشتاق زیارت ہوے اور [illegible]

دعا مانگے کہ اے خالق [illegible]

دولتِ ملازمت سے او سکے مشرف کر [illegible]

بارگاہ وحدہ لاشریک ہوئی سبحان اللہ [illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم کی عجب ذات [illegible]

بقول نابینا

برگ ہے گل ہے اور شجر ہے تو	[illegible]
گو ورا الورا مین ہے پنہان	[illegible]
لیکن مظاہر مین ہے نہین نظیر	[illegible]
شوق پروانہ مین ہے شمع مین نور	[illegible]
دیر مین برہمن حرم مین شیخ	کفر و ایمان کا [illegible]
با وجود اسکے سب سے ہے مخفی	[illegible]

ہے بصیرت مین مرد نابینا
گرچہ ظاہر مین بے بصر ہے تو

دوسری حکمت یہہ ہے کہ خواجۂ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] اور جیسے کہ چاہیئے کہ تمامی مخزونات عالم سے
[illegible] ہو گا دفائن تمام روئے زمین کے اور سلطنت
مشارق اور مغارب دنیا کی عنایت ہو چکی حضرت کو آسمان
[illegible] اور رتبہ اختصاص کا مرحمت ہوا۔ اور کلید
بہشت اور دوزخ کی سپرد ہوئی تاکہ رتبہ محبوبیت کا
[illegible] تمام پہلا ہو جائے اور کوئی مرتبہ تقرب کا
باقی نہ رہے [illegible] شوکت۔

[illegible] سر تنزیل [illegible]

[illegible] سلطانی — دل ملک شوق سے کرتے تھے تری دربانی
[illegible] پیشانی — [illegible] چہرہ زیبائے تو شد نورانی

[illegible] حسن تو یکتا لاثانی

انبیا میں تو نہیں ہے کوئی ہمسر ثانی — [illegible] نے تری مہمانی
جملہ اوصاف [illegible] — املاک حور و پری نے تو مہ تابانی

ہستی از نور خدا گرچہ بشکل انسانی

[illegible] پیاں ہر جا — مثل خورشید کے ہے آشکار روشن چہرہ
[illegible] اسے [illegible] — گرچہ مستور شود جلوہ تو در رو یا

ہست [illegible] دل و جان [illegible]

استقدر بوجھ گناہونکا ہے بھاری آقا | خم ہے گردن نہین سر مجھ سے اٹھایا جاتا

رحمت حق کا ہے بلشبہ بھروسا تو بتا | رفتہ ہین جو نتیرا سر من عاصی تشنا

عمر برباد شد اندر ہوس نفسانی

نیم جان مجھکو کئے دیتا ہے درد فرقت | ہند مین رہنا یہ زیبا نہین مجھکو حضور

موت سے کم نہین ہے زیست کی عجب حالت | ہمہ تن تمناست شود مدفن من یثرب

حکم فرما بجد اگر تو مناسب دانی

عشق کے مدرسہ مین پڑہتا ہون مین ابجد | شک نہین ہے الف اللہ کا تیر اس قد

تیرے دیدار کا مشتاق ہے یہ دل بیحد | لطف فرما بہ طلب جانب یثرب احمد

شوق دیدار چہ گویم تو بخوبی دانی

یک نیا کعبہ ہے ابروے رسول داور | ہے یہی قاعدہ مین دیکھ لون اسکو کیونکر

دید ہے جسکی ادا ہوتا ہے حج اکبر | گردنم نہ بسوے خنجر ابرو سر بود

جان تصدق بکنم ہست ہمین قربانی

زندہ مردے کو تو کرتے تھے جناب عیسیٰ | درد عصیان کا تدارک نہین ان سے ہوتا

جملہ امراض سے دیتے ہو تمہین سبکو شفا | چشم تحقیق بسوئیت پئے درمان شما

حال امراض چہ گویم کہ ہمہ تو دانی

تیسری حکمت یہہ ہے کہ - قبل نزول (ومن الیل فتہجد بہ نافلۃ) - کے یعنے رات کے بعض حصہ مین اوٹھکر نماز نفل

پڑھے

پڑھتے تہجد پڑھو ـ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نماز میں مشغول رہتے ـ اور کبھی خواب استراحت فرماتے ـ ایک رات باسباب ظاہری خواب میں تھے ـ ناگہاں جبرئیل امین حضور نبوی میں آئے اور باشتیاق دیدار عرض کئے ـ

بقول جامی رحمۃ اللہ علیہ ـ

نظم

خوش آنکه وصال تو میسر شده باشد	چشمم بجمال تو منور شده باشد
رنجم ز دو اشک که ما دم که بشنوم	گر غیر جمال تو مصور شده باشد
با هیچ برابر نکنم آنکه سر من	در پائے تو با خاک برابر شده باشد
زین پیش نکن سرکشی آماده بلندیش	زان لحظه که آهم بفلک بر شده باشد
شد قامت من حلقه در آن فکر که بستم	در حلقه آن زلف معنبر شده باشد
هرگز به وفا با دگرے عهد نه بندم	گر خود ز جفا عهد تو دیگر شده باشد

جامی مکن اندیشه به تعبیر نیاید
در حکم ازل هرچه مقدر شده باشد

کہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہ بعد سلام کے ارشاد فرماتا ہے ـ

مثنوی

اے محمد خواب تو زیبنده نیست	هر که در خدمت نباشد بنده نیست

من فرستادم ترا از بہر آن	تاکہ تو میری بخشش [illegible]
گر تو بیداری بخواہد نیم شب	[illegible]
گر بود طبع ترا میلان خواب	[illegible]
اے محمد آیہ رحمت توئی	[illegible]
تو برائے زہد و طاعت رنجہ	[illegible]

رحمت العالمین یا رسول اللہ
کن برائے مغفرت سعی [illegible]

الغرض جبرئیل علیہ السلام امت کے اعمال زمانہ پیش کئے
آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ گناہان امت بے شمار اور بے حد و بے نہایت ہیں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بجائے ملول ہو کر [illegible]
ریزان ایک غار تیرہ و تار میں تشریف لیجا کے تین
شبانہ روز سربسجود ہو کر جناب باری تعالیٰ میں
عرض کئے —

زار می نالید می گفت یا اللہ	مثنوی	تا نہ بخشی امتانم را تمام
من نہ بردارم سر خود از زمین		تا بروز حشر [illegible]
این چنین می گفت می نالید زار		با دل پر درد و چشم اشکبار
بر در آمد اے خدائے ذوالجلال		بندہ افسردہ دل آشفتہ حال

[illegible] [illegible] [illegible] عشق
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] تو [illegible] [illegible]
یا دل پر درد [illegible] [illegible]
معذرت خواہ گناہ [illegible]

بیدرد آمد این گدائے کوئے تو
[illegible] تعلق [illegible] کوئے تو

یہ حالت تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا جیسا [illegible] اصحاب کبار اور جملہ خدمت گذار جو اوس شمع جمال کے پروانہ وار شیفتہ اور نثار تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غش سے چھار رہ بادل مین چھپا ہوا پاکر ہر ایک شوق دیدار اور طلب وصال مین عرض کرتا تھا۔ بقول شاعر لطف ۔

زار ہے دل ہجر کے آزار سے
جا کے ملون سید ابرار سے

دوہا
ہجر بپتی لاگا ایسا دل ہے بیچین
تجھ بن دیکھے موہن لا کیسے کٹے دن رین

پوچھو ذرا اس دل ناچار سے

دوہا
ہاتھ سہیلی کیسے اوچین توری نگری
ہجر کی ماری مشکل جینا سدھ بدھ بھول گئی ساری

آپ ہی بلواؤ مجھے پیار سے

دوہا
رحم کرو بلوا لے مدینے تیری ہون سرکار
خون کی ندیا بہنے لاگی بن دیکھے روتے [illegible]

اشک کہ ہیں یہ دیدۂ خونبار سے

آو نظر میں سو کیا صورت تمہارا دل ہے لطف الٰہ | دوہا | شربت پیاری چھب کی پیا سے کیسے سینکت انتظار

لبوں ہوں شفا طالب دیدار سے

قدرت کیسی لیجاؤ ہیں دلکی بہہ حسرت | دوہا | قسم تمہیں ہے ہیر چہون ذرا وہ نورانی صورت

پردہ اٹھے آئینہ رخسار سے

ابرو و مژگان آپکے ہیں خنجر و تیر و تلوار | دوہا | کیسے ہو وہ عاشق محبت دلکو زخمی شکار

زخمی ہے دل خنجر کی تلوار سے

بیچلے مدو حسب نبی کا ہو ہیں مخمور | دوہا | دیکھے ہو سینہ تن کو جو دل ہو چکنا چور

آنکھ لڑی نرگس بیمار سے

کشتی میری بحر گنہ میں ڈوبی منجدھار | دوہا | لطف و کرم احمد پیارا کر دو بیڑا پار

کوئی سکے احمد مختار سے

احمد مرسل شافع محشر جگ میں نور اتم | دوہا | لطف کرم تورے ہو لاتکلے ہو کام

کہنا ذرا حشر میں غفار سے

کون کہا ہے الست ازل میں کسنے پکارا قالوا بلیٰ | دوہا | سب ہم کی گھونگٹ لیکر نکلا احمد احمد پیارا

ذات نبی حق کے ہے انوار سے

دل ہے عاشق ابرو کا بہہ کیا ہے کیسا قصور | دوہا | دیو سر اوجہ ابرو سکو جا ضرب سے پیش حضور

قتل کرو ابرو کے تلوار سے

تصور پیکر شاہ مدینہ کا کرنا اور دوہا پڑھنا | دوہا | من بیچ بسیا ہے جب سے صلعم مبین نکلے دل کی مراد

در شوق وصال رسالت پناہ کے گریہ

قصہ لیلیٰ مجنوں کا ... | دوہا | ... حمد خدا و نعت نبی رسول

... دل لیے یہ اشعار

الغرض ... بتلاش شفیع محشر ایک صحرا کے جانب نکل گئے دیکھتے کیا ہیں کہ دور سے کوئی سوار چلا آتا ہے۔ سیہون نے اس سوار کے قریب جاکر کہا۔ بقول مسکین۔

بیت

اے ترک سوار نواح عرب احمد نگری بتلا دینا
کس رنگ بنا ہے وہ حبیب مورا مجھ کو انکی خبر یاں لا دینا

پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف خطاب کرکے۔

رتیاں سگری بیتت بہیوں رین گجار و نا اپنی کیسی
موہے تم بن کلیان ناہیں پرت کبہی صورت اپنی دکھا جانا
ہے رات اندہیری موج کٹھن لہراوت ہے تدیا نین بہنور
ہے کھیوت ہماری محمد ہو موری نیتان پار لگا دینا
کیوں آئے بیٹھیا اب کر کے چلے وہ قول قرار کو بھول گئے

سب ہم تو بگاڑ چکے سو انہیں بات ہماری بنا دینا
اقوال کا اپنا غلط پایا جو تھا وہ نقش گئے سب سیاہ ہوا
قربان تری شانِ عنایت کے ہر حرفِ خطا کو مٹا دینا
بچہ چاہا نہ سدا بالاک رہی اس غفلت کے جھانسیں
اب سو ہو تو کچھ سدھ بدھ نہیں تمہیں وقت پہ مجھکو جگا دینا
سب آشنا ہیں گوری کی قسمت کی شکایت نہ ہاتی ہے یار
اوس پاک حبیب محمدؐ کی سو ہے جلد قدم سے لگا دینا
اب سہتے ہیں سختیاں شہا دن رات بہت گھبرائے
پاس اپنے بلا کر بہر خدا دور سے درد جگر کی دوا دینا

اور اوس سوار سے استفسار کیا اوس نے سوار کچھ ہمارے سردار کی بھی خبر رکھتا ہے جنکا نام پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے ہم سب تلاش کرتے حیران و پریشان ہیں۔ سوار نے جب نام اقدس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا اوسنے سر جھکا کر کہا۔ بقول شاعر

قصیدہ

میں کسطرح سے ہوں غریب بندہ بتا سکوں کیا نشان اونکا
خدائی اونکی ہے بس سمجھ لو قرآن پڑھ لو بیان اونکا

[illegible] واقف جو دونگا اونکا پتا کسیکو
[illegible] کرلو کہ لامکان ہے مکان اونکا
[illegible] اونکا ہین در کسیکو
[illegible] کرلے ہے عقل کل دا[illegible] اونکا
[illegible] اونکا رتبہ کہون زبان سے
[illegible] خدا کے نہین ہے کوئی رتبہ ذات اوسکا
ہین اونکا [illegible] کیونکر ہین اونکا [illegible] کہون تو کیونکر
ہین اوسی مقصد رکہون نہ کیونکر مطیع ہے وہ جہان اونکا

ہان مین کچہہ نہین جانتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہان ہین - لیکن کسی چرواہے کی زبانی اسقدر معلوم ہوا ہے کہ ایک غار تیرہ و تار مین ایک شخص بشور و زار زار روتا ہے اور ہر دم با آہستگی یا امتی اوسکی زبان سے پیہم جاری ہے اور اوسکے نالہ و گریہ سے جنگل کے جانور عاجز اور پریشان ہین اور پہاڑونتک کہ چرائی سے باز ہین - پس کچہہ سنتے ہی سبکے سب اوس غار تیرہ و تار کی طرف بے اختیار دوڑے دیکہا کہ حضرت سید ابرار رسول پروردگار سر برہنہ زمین پر سر بسجدہ ہین اور بے اختیار آنکہون سے مسلسل آنسو جاری ہین -

یھانتک کہ مجلس شریف تمام آنسوؤن سے تر تر ہے۔ پہلے حضرت صدیق اکبر رضہ نے قدم مبارک پر سر رکہکر عرض کیا بقول مؤلف۔

آپکے عاشقِ دلگیر کا رونا دیکہو
یا نبی بہتا ہے پہ اشکونکا دریا دیکہو

یون ہی چندے جو رہیگی تری فرقت یا نبی
ہجر مین رہکے ہے مشکل مرا جینا دیکہو

زلف کا جیسے ہوا ہے مرے سر مین سودا
بنکے وحشی ہین پہرا کرتا ہون صحرا دیکہو

شوق دیدار مین پہلو سے نکلتا ہے دل
لاکہہ سمجہاؤن نہین سنبہلتا ہے دیکہو

تیغ ابرو سے تمہاری ہی ہوا ہے بسمل
اپنے کشتہ کا نبی کچہ تو تڑپنا دیکہو

حسرت و یاس ہین ہمراہ بصد رنج و ملال
کیسے عاشق کا یہ جاتا ہے جنازہ دیکہو

آپکے نام سے تہراتے ہین سارے سلطان
کیسا بیٹہا ہے نبوت کا یہ سکہ دیکہو

اوسکے پردہ مین احد ہے نہین کچہ شک اصلا
میم احمدؐ سے کہلا ہے یہی عقدہ دیکہو

جبہ سائی در احمدؐ کی میسر ہے مجہے
اسکو ہی کہتے ہین قسمت کا نوشتہ دیکہو

شوق دیدار ہے گر دلمین تمہارے تحقیق
دل کے آنکہون سے ذرا جلوہ نبیؐ کا دیکہو

علی ہذا القیاس حضرت عمر رضہ اور حضرت عثمان رضہ اور حضرت علی رضہ نے بہی عرض کیا۔ بقولِ بندہ۔

قصیدہ

سیدا تمنے اگر کچھ نہ چھپانا اپنا
یا نبی مجھ کو تسلی نہین کچھ ہوتی ہین
لو ہماری بھی خبر کچھ تو شہ عالی آکر
اس لیے مانتے ہین رسول کرم خلق

ہم کہو کس سے کہین جا کے فسانہ اپنا
ہو سکے اپنے سے کسطرح بچانا اپنا
قدرت حق مین کہان پاؤن ہے ٹکانا اپنا
سچ ہے تو کہتے ہین کبھی ان سے لگانا اپنا

عرض ہندون کی سنو گے نہ اگر تم خواجہ
پھر کہو کس سے کہین جا کے فسانہ اپنا

یا رسول اللہ ۔ آپ سجدہ سے سر اوٹھائی ۔ اور للہ ہم ہجرت زدون کو اپنا جمال جہان آرا دکہائی ۔ اور ہم نے جسقدر عبادت ۔ اور ریاضت ۔ کی ہے ۔ آپکی امت عاصی کو بخشی ۔ فرمایا کہ ۔ محبوبہ بات محمدؐ کے درد دل کے واسطے دوا نہین ہوسکتی ۔ صحابیون نے دیکھا کہ کسی کی التجا قبول ہی نہین ہوتی ۔ بمجبوری جنابہ حضرتہ سیدۃ النسا فاطمتہ الزہرہ رضؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال سے آگاہ کئے سیدہ رضؓ نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کہینچکر شوق دیدار پدر بزرگوار مین یہہ عرض کرتی چلین ۔

من موہن پیارے میرے بابا صورت اپنی دکہلا دینا
مین صدقے کرونگی جان و جگر تم اپنے قدم دکہلا دینا

جز وصل تمہارے یا احمدؐ دل چین نہیں پاتا ہے ذرا
یکبار کبھی تو پھر خدا مکھڑا اپنا ہمکو دکھلا دینا
اے شاہ جہان محبوب خدا یکبار ذرا تم بہر خدا
دکھلا کے مجھے صورت اپنی مستانہ اپنا بنا دینا
ہستی سے عدم کو جانا ہے عصیان کا ہے سر پر بار گران
کیونکر کٹیگی منزل بابا تمہیں سہل مجھے پہونچا دینا
دکھلائیں اگر مجھکو بابا قدمون سے لپٹ کر رولون گی
صدمہ نہ سہون گی فرقت کا نزدیک مجھے بلوا لینا

جبکہ اوس غار مین پہونچیں بیقراری اور آہ و زاری سے عرض کیا کہین کہ بابا جان فاطمہ کی جان آپ پر قربان ہے آپ ذرا سجدہ سے سر اوٹھائیے اور مجھ مصیبت زدہ کو اپنا جمال جہان آرا دکھائیے۔ آپ امت کا ابھی کیا غم فرماتے ہیں قیامت کے دن آپکی امت کے اعمال نیک کے پلہ میزان مین حسنؓ کا جامۂ زہر آلود۔ اور غمخواری حسینؓ کا پیراہن آغشتہ بخون کفایت کریگا۔ حضرات غور کا مقام ہے کہ جسقدر پاسداری اور غمخواری ہم سیاہ کارونکی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو منظور تھی اوسی طرح

صاحبزادی کے کچھ دلجوئی منظور تھی آپ نے فرمایا کہ جان پدر فاطمہ یہ بات تو تمہارے درد دل کے واسطے دوا نہیں ہو سکتی جب دیکھا کہ بابا کے شعروں میں کوئی التجا قبول ہی نہیں ہوئی – تب تنگ سے ہو کر خداوند تعالیٰ کے جناب میں مناجات فرمایا خداوندا مجھ کو بنام فاطمہ پر رحم کر میرے باپ کی امت عاصی گناہوں سے درگذر اور سب کو بخشدے –

رباعی

سو بار آمد بدرگاہ رسول	من دعاہائے فاطمہ کردم قبول
گر طلب کردے زمین و آسمان	بحق من بخشیدمش فریاد رسان

لیکن واسطے حصول مرتبہ آپکی ریاضت اور شب بیداری شرط ہے اگر سوم حصہ امت کی منظور ہو تو سوم حصہ شب اور اگر نصف امت کی بخشایش چاہو تو آدھی رات اور جو تین حصہ آمرزش امت کی مطلوب ہو تو تین حصہ شب اگر تمام امت کی نجات منظور ہو تو تمام شب بیداری اور عبادت کیجئے – چونکہ رحمۃ للعالمین کو تمام امت کی مغفرت منظور تھی بیداری تمام شب کی اختیار فرمائی – دن رات امت عاصی کا غم کرتے – شب کو چین نہ دن کو آرام تھا –

تمام تمام رات دو رکعت نماز مین صبح کر دیتے حتی کہ پا مبارک
ورم کر جاتے تھے - اور با وصف اسکے بار بار ارشاد فرماتے تھے کہ
مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ وَمَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ
عِبَادَتِكَ - یعنے نہین پہچانا ہمنے اللہ کو جیسا کہ حق
پہچاننے کا تھا - اور نہین عبادت کیا اللہ کی جیسا کہ حق
عبادت کا تھا - حضرات اب غور کرنیکا مقام ہے کہ
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے نسبت
مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ - ارشاد فرمایا - پھر ہم
گنہگار بندونکا کیا منہ ہے جو اپنی عبادت کا دم بھرین -
نَعُوذُ بِاللہ خدا ہی اپنا فضل کرے - اے بھائیو
اوسکے قہر سے ڈرو اور اوسکے احکام کی تعمیل کرو جسقدر
تمسے ہو سکے - پھر بھی اوسیکے فضل و کرم کے امیدوار رہو
تاکہ وہ اپنے فضل سے بخشے -

نقل ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ بھائی جبرئیل ع کل مجھسے ضرور ملنا
جبرئیل علیہ السلام نے وعدہ تو کیا مگر پابندی نہو سکی - اوسکے
دوسرے روز جب تشریف لائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا ملایکہ مین بھی وعدہ خلافی کا طریقہ ہے - انہون نے عرض کیا - یارسول اللہ صلعم مین قربان ایسا تو نہین ہے لاکن کل ایک بندۂ مقبول بارگاہ آلہی کا انتقال ہو گیا تھا جسنے اپنے عمر کا ایک لحظہ تک یاد آلہی و عبادت شاقہ سے خالی نگذارا تہا - بحکم آلہی اوسکے تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ مین شامل تھا - اسلئے وعدہ پر حاضر نہو سکا - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ ائے جبرئیل ع لوح محفوظ کے طرف دیکھو جبرئیل علیہ السلام نے دیکھکر عرض کئے کہ - یارسول اللہ صلعم بارگاہِ احدیت سے حکم ہوا کہ اوس ہمارے مقبول بندے کو حاضر کرو - جب ملایکہ اوسکو حاضر کئے - اللہ جل شانہ نے حکم فرماتا ہے کہ لیجاؤ اسکو مین نے اپنے فضل سے بہشت مین جائے اسایش کی دیا - اوس مقبول بندے نے عرض کیا - یارب العالمین مین دنیا مین تیرے احکام کی ہر طرح سے پابندی کی اور تمامی دنیا کی لذتون کو اپنے پر حرام سمجھا ہر لحظہ اور ہر آن اپنی عمر تیری یاد مین گذار دیا تاہم مجھکو کیا تیرے فضل کی محتاجی رہے - حکم ہوا کہ - (اذھبو) جب ملایکہ لے چلے - راستہ مین - اوسکو شدت کی تشنگی غالب ہوئی

پانی کا تشنہ استگار ہوا۔ ابلیس لعین نے ایک جام لبریز از آب
دکھلا کر کہا کہ پہلے مجھکو سجدہ کر تب پانی نوش کر۔ اوس بندے نے
فوراً ابلیس لعین کو سجدہ کیا۔ اور پانی لیکر پیا۔ مگر اوسکی
تشنگی مثل پہلی تشنگی سابق سے تشنگی زیادہ اور بھی بڑھ گئی۔
دوسری مرتبہ پھر وہ تشنہ استگار پانی کا ہوا۔ ابلیس لعین نے پانی
دینے سے انکار کیا معاذ اللہ اوس بندے نے شرک اور
ضرورت ... ہو گیا۔ آخر لاچار ہو کر پھر اپنے معبود
حقیقی سے رجوع کیا۔

ای پناه بی پناهان درماندگان	یا الٰہی ای چارهٔ بیچارگان
چارهٔ ما ساز که بی یاوریم	گر براتی بگروه آوریم
جز در تو قبله نخواهیم ساخت	گر ننوازی تو که خواهد نواخت
قافله شد واپسی ما ببین	ای کس بیکسی ما ببین

چون خجلم از سخن خام خویش
بس که بیامرز به انعام خویش

سبحان اللہ پھر اوسی ارحم الراحمین کو اوسکے حال زار پر
رحم آکر ارشاد فرماتا ہے کہ اوسکو ہمیشہ اپنے فضل وکرم سے
بہشت میں جائے آسایش کی عنایت کی۔ اے دیندار

[illegible] ہے کہ - ڈرو اپنے [illegible]
[illegible] ہے - اور بجا لاؤ اوسکے احکام کو جو فرض کیا ہے
پانچ وقت نماز - اور روزہ ماہ رمضان کے [illegible]
حج و زکوٰۃ - اور وحدہ لاشریک جانو اوسکی ذات پاک کو
اور حق جانو اوسکے رسول مقبولؐ کو - اور ہر وقت امیدوار
اوسی کے فضل و کرم اور اوسکے رسولؐ کی شفاعت کے رہو
اسکے بجا لاتے ہو اسمین کچھ شک نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ہم گنہگارون کی شفاعت فرمائینگے - اور ہم گنہگار بندے
آپکی شفاعت سے نجات پاوینگے - مگر یہہ کیونکر یقین مان لیا
جا سکتا ہے کہ آنحضرتؐ ہماری شفاعت ضرور ہی فرمائینگے
کیونکہ وہ خود ہمارے ان بداعمالیون اور خدا کی نافرمانیون کی
وجہ ہمسے ناراض رہین تو کیا عجب ہے - غور کرو کہ ہمارے
آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل جلالہ کے حبیب
اور خاص بندے ہین - اللہ جل جلالہ کے جو نافرمان بندے
ہون کیا ہمکو یقین ہے کہ حبیب اپنے محبوب کے بے مرضی اوسکے
نافرمان بندے کی شفاعت کریگا - نہین نہین ہے

اگر تیغ عالم بجنبد ز جا		نہ برد رگے تا نخواہد خدا

مثل مشہور ہے جسکو پیا چاہے وہی سہاگن - یعنے جسکو اوسکا چاہتا ہے
اوسکو اوسکا رسول چاہتا ہے - اور جسکو رسول چاہے
اوسکو اللہ چاہیگا - بہرحال اللہ اور اوسکے رسول صلی
اللہ علیہ وسلم کو جہانتک ممکن ہو راضی رکھنا ہم عاصیونکا
کام ہے - قسمت اختیار بدست مختار ہے

اگر بخشد زہے قسمت نہ بخشد تو شکایت کا	سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے

اللہ جل جلالہ تمیع دیندار بھائیون کو ہدایت اور توفیق
نیک دے کہ اوسکے امر و نہی کے پابند رہین - آمین ثم آمین
القصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ شبانہ روز کی
عبادت اور ریاضت شاقہ اختیار فرمائے - حاملان عرش
معلی اور مقربان ملاءِ اعلیٰ کا دل آنجناب کی ریاضت
اور مشقت پر ازحد رنجیدہ ہوگئے - بارگاہ ایزدی مین عرض
کیا یا الہ العالمین یہہ کیا رنج و مشقت ہے جو تیرا محبوب
اپنی امت عاصی کے واسطے اختیار کیا ہے - پس یکایک
دریائے رحمت موج زن ہوا - اور سورۂ طہٰ واسطے
تسکین خاطر اوس شفیع امت کی نازل ہوا حکم ہونچا کہ اے
ہادئ گمراہان آمرزش امت خطاکار - واے غمخوار بندگان گنہگار

فرمائیں - بقول بندہ

کہین بے تمہیں کا گذارا نہین ہے		بجز کوئے والا سہارا نہین ہے
رسول خدا آپ دل کی خبر لو		دل بیکسان سنگ خارا نہین ہے
محمد کرو دلکی تمہیر یہہ دل		خدا کا ہے گہر کچھ ہمارا نہین ہے
خدا کی قسم تم سوا یا محمد		غریبون کو محشر گوارا نہین ہے
تمہین فکر ہے اپنی اُمت کی غیبلہ		ہمین عرض کر نیکا یارا نہین ہے
سنو تم محمد تمہارے کرم کا		کہان ہے کہانتک پکارا نہین ہے
معلم تمہین ہو ہمارے محمد		نہین درد کا اپنے چارا نہین ہے

یہہ دل جانتے تم جانتے بندیکو خوا ہے
پراشکان کا اجارا نہین ہے

واقفان اسرار سبحان الذی اسرا - و دانا یان رموز فتدلیٰ

اس استان واجب الاتقان کو یون مزین کرتے ہین کہ - ستائیسوین تاریخ رجب کی دوشنبے کے دن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے - اُم ہانی کے گہر بعد فراغ نماز عشا کے خواب استراحت فرمایا - کہ چشم نرگسین آشنا خواب اور دل بیدار مائل رب الارباب نظر عنایت جانب اختیان سینہ کباب رکہتے تہے - ناگاہ حضور کبریائے جلیل سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ - اے روح الامین

آجکی رات گوشۂ طاعت اور زاویۂ اطاعت چھوڑ۔ آج تیری
عبادت ایک خدمت کے صلہ مین حضور سے معاف ہوئی ہے۔
تسبیح و تہلیل موقوف کر۔ پر طاوسی۔ بازوے مرصع پر نہ رکھ (?)
جامۂ نگارین فردوسی۔ اپنے بدن پر آراستہ کر۔ کمر خدمتگذاری
کی مضبوط باندھ۔ تاج فرمانبرداری کا سر پر رکھ۔ مروحۂ سعادت
ہاتھ مین لے۔ اور میکائیل سے کہہ کہ۔ پیمانہ ارزاق کا ہاتھ سے
رکھے۔ ایک ساعت قسمت ارزاق موقوف کرکے تیری ہمراہی
کے واسطے آمادہ و مستعد ہووے۔ اسرافیل صور ہاتھ سے
رکھدے۔ عزرائیل قبض ارواح موقوف کرے۔ آسمانون پر
نوبتی۔ نقارے صدق و صفا کے بجائین۔ فراشان نور چونکہ (?)
کا فرش طبقات عرش و سماوات پر بچھائین۔ صحن آسمان دنیا کو
جاروب شعاع سے جھاڑکر شبنم سحر اور روح گلاب سے
دھوئین۔ عرش کو لباس زرنگار قدس پہنائین۔ سرمۂ
شب قدر کو اکسیر کے آنکھون مین لگائین۔ رضوان در و دیوار
بہشت برین کو آئینہ بندی کرکے چمن چمن روش روش پر
اطلس زرین تجلیات بچھاوین۔ اور مالک دروازے دوزخ
کے بند کرکے حلم اور تسکین کے قفل لگاوے۔ حوران خلد برین

صف بصف آراستہ ہو کر انگلیان حور و خاری کے سنگھار پر ہوا –
تولہان طبق طبق جواہرات گران بہا نثار کے واسطے لائین – اور
آفتاب نکلنے سے اور پانی چلنے سے افلاک گردش سے رہ جا
جنبش سے باز رہے – ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور تمام انبیا
مرسلین کی ارواح عطریات قدس سے معطر ہو کے ایک
مہمان عظیم الشان کے استقبال کے واسطے مستعد رہین – اور
تمام مشارق و مغارب کے قبور بنی آدم سے عذاب موقوف
ہو کے عطر محبت سے معنبر ہو جائین – اسکے بعد ستر ہزار
فرشتے تو اپنے ہمراہ لیکر بہشت عنبر سرشت مین جا کے
وہان سے – ایک براق برق خرام انتخاب کر کے سرزمین
مغرب مین – وہان سے قبیلہ قریش مین – اوسمین سے
بنی ہاشم – ہاشمیون مین سے عبد المطلب کے قبائل
مین گذر کر – اون مین ہمارا محبوب و مرغوب ایک
جوان سید ابرار ہے اوسکے بالین پر حاضر ہو کر باادب
عرض کر شعر

	آرایش سر مدینت امشب		معراج محمدیست امشب

پس جبرئیل امین – فرمان خداوندی بجا لائے – اور وجہہ

اسی کر سفر اندر تیاری کی - حوران بہشتی اور ملائکہ جبکہ [illegible] نعت کہیں اسی طرح [illegible] نے کہا -

[illegible] ہے کہ محمد سے آشنا [illegible] — [illegible] کے ملنے سے کیا ملتا ہے

[illegible] ملتا ہے — [illegible] ملتا ہے

[illegible] جل [illegible] — [illegible] ملتا ہے

[illegible] ایسا [illegible] — ہم [illegible] کو بھی ملتا ہے

[illegible] دوسرا منزل بہشتی [illegible]
سنتے آئے ہیں کہ [illegible] وصل [illegible]

جبکہ جبرئیل براق لائے گئے - چالیس ہزار براق ایک شمع کے [illegible] سیر کر رہیں تہیں - بقول ناشر -

گئے جبرئیل [illegible] براق [illegible] — جبینوں پر لکھا تھا سبکے نام پاک حضرت کا

براق ایک اور دیکھا جسکے خون آنکھو سے جاری تہا

کہا جبرئیل نے اوس سے بتا کیا حال ہے تیرا — کہا مدت ہوئی میں نے سنا ہے نام احمد کا

اوسی غم سے جگر جلتا ہے خون آنکھو سے جاری ہے

بہت مدت ہوئی جبسے طبیعت کو بری لگی ہے — لکھا لوح جبین پر نور سے نام محمد ہے

وفور عشق سے دیکھو بری حالت ہماری ہے

نہ سمجھو کہ میں اس جا نہایت آرمیدہ ہوں — بڑا آفت رسیدہ ہوں نہایت دل طپیدہ ہوں

یہی صدمہ سہتے ہیں دیکھو تو کیسا تیرا آقا	
اگرچہ میں ایسا ہوں تیرا لگا ہے جی محمد سے میرا	بچھڑ کر سیر دنیا کر ایسا شوق اس میں بندہ ہوں
غم دوری جی کا تو جل چکا اب کی بار نہ	
جو ملک کے تیز صبا گا ہے گذر ہووے	محمد کے سر کو دستہ بستہ ہو کے یہ کہہ دے
کہ ہمیشہ کسو نسے کیوں تیری بیزاری نہ ہو نہ ہے	

حضرت جبرئیل ع نے اوس براق کو آب کوثر سے دھوکر اور انواع زیورات پر تکلف سے آراستہ کرکے از سر تا پا مرقع نور کا بنا دیا۔

کہا جبرئیل نے چل وشتہ ملک مجھکو لیجاؤں تا	مزا اس غم کے لیے تجھکو آج دکھلاؤں
تجھے کیا عشق ہے احمد کے حسن کو بیقراری ہے	
محمد کو وہاں سے بیٹھا کر تیری پیٹھ پر لاؤں	شتاب اونکو قدموں سے تجھے معراج کرواؤں
خوشی سے تجھ پر ہی قسمت کا اب حضرت کی سواری کا	

پس جبرئیل ع نے سب براقوں میں سے اوسی براق کو اختیار کیا۔ اور آستانہ نبوی کی طرف متوجہ ہوئے۔ جبوقت جبرئیل امین خلوت خانہ نبوت کا شانہ میں آئے دیکھتے کیا ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو استراحت فرما رہے ہیں اور ملائکہ پاسبان حضور کی حفاظت

کر رہے ہین - جبرئیل امین عم نے اون پاسبانون سے استفسار کرنا چاہا کہ آیا سرکار دوعالم استراحت فرما رہے ہین یا بیدار۔ پاسبانون نے باتون کی آواز سے آپکے بیدار ہونے اور ملالِ خاطر گذرنے کے خوف سے کہا۔

کم گو سخن کہ خاطر دلدار نازک است	مصرع:	بارِ گہر نمی کشد این تار نازک است
ساقی تو مئے بجام بلورین چہ میدہی		گل را پیالہ کن کہ لب یار نازک است
بسیار گفتگو نہ کنم پیش چشم یار		دانم کہ طبع ہر دم بیمار نازک است
اے آفتاب بر سر کوئے نگار من		آہستہ رو کہ سایۂ دیوار نازک است

اسلام چون تو بستۂ زنار چنگ زن
کافر مشو کہ رشتۂ زنار نازک است

جبرئیل عم بپاس ادب حضرت کے بیدار کرنے مین نہایت پریشان تھے - کیونکہ خواب استراحت سے بیدار کرنا ادب کے خلاف تھا - یکایک جنابِ باری سے الہام ہوا جبرئیل عم نے اپنا منہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک پر ملتے جاتے تھے - دوسرے فرشتے جو جبرئیل عم کے ساتھ جلوسِ سواری مین آئے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرداگرد با ادب صفین باندھکر عرض کرتے تھے -

در پہ جبریلؑ کھڑے ہیں شہ انور کے لیے | [illegible] کہ [illegible] جاگو
پیشوائی کے لیے آئے ہیں جبریلِ امیں | [illegible] جاگو
دافعِ رنجِ گنہگاران شفیعِ محشر | [illegible] جاگو
تمکو خالق نے بلایا ہے بلطف و اکرام | [illegible] جاگو
آئے ہیں حور و ملک در پہ قدمبوسی کو | [illegible] لامکاں [illegible] کو
ملتے جبریلِ امیں تلووں پہ آنکھیں اپنی | نور [illegible] ساکو
غلبۂ کفر کو عالم سے مٹانے والے | [illegible] شکل [illegible] خبر جاگو
کشتیٔ عمر ہوئی موجِ گناہوں کا شکار | اے شہ [illegible] شفاعت کے لیے شاہا جاگو
سرِ شب آپکے دیدار کا مشتاق ہے | اے شہ [illegible] اسے سا [illegible] کو شہ جاگو

عشق ہے [illegible] کی [illegible] کا نظارہ [illegible]
حامیٔ دین [illegible] و حید [illegible] جاگو

چونکہ ترکیب جسمانی حضرت جبریلؑ کی کافوری تھی ۔ سردی کافور کی گرمی پائے مبارک سے محسوس ہوی ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے ۔ جبریلؑ کہتے ہیں کہ مجھے اپنی ترکیب کا حال پہلے سے دریافت نہ تھا بہت متحیر تھا کہ ترکیب کافوری میں کیا حکمت ہے معراج کی شب دریافت ہوا کہ حکیم مطلق نے میرے قالب کو

کافور سے اسی دن کے واسطے بنایا تھا۔ حاصل کلام جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔ جبرئیل علیہ السلام نے وصل کا مژدہ سنایا۔

خدا کا آج مین بھیجا تمہارے پاس آیا ہون	براق برق سیر باغ جنت سے مین لایا ہون

خدا کو آپ تھے پیارے و بدلی بخش تقصیر امتی

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ جب روح الامین نے مجھے وصل کا مژدہ سنایا مین ارادہ طہارت کا کیا۔ حکم ہوا کہ اے جبرئیل علیہ السلام میرے حبیب کے واسطے حوض کوثر سے پانی لیجا۔ ہنوز بند قبا اور تکمۂ گریبان وا ہوا تھا کہ رضوان دو صراحیان یعقوت کے پر از آب کوثر اور ایک طشت زمرد لیکر حاضر ہوا۔ مین نے آب کوثر سے غسل کیا دو رکعت نماز شکرانہ ادا کی۔ بعد اوسکے رضوان نے۔

ردائے نور اور پانی رکھا عمامہ نور کا سر پر	زمرد سبز کے نعلین پائے پاک مین دیکر

کہا رضوان نے تب ہنس ہنس عجب قسمت ہماری ہے

بہت حسرت سے رضوان نے کہا اور ہو کے پر غم	کہ پیش کر کے نگاہ نذر کیا سلطان کو سلام

کہ صدقے سے تمہارے ہین یہ ساری جنت ہماری ہے

خدا بخشواکے اور ذرا ونکے بھر سواؤن		مدارج ہان گر سب امتیونکے آج دکھلاؤن
	کرامت آپکی سب امتیونسے خلقو پیاری ہے	

جبرئیل ع نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حلۂ نور بہشتی پہنایا۔ اور عمامۂ نورانی کہ جسکو رضوان نے پیدایش آدم سے سات ہزار برس پیشتر مخصوص آپ ہی کے واسطے تیار کیا تھا۔ اور چالیس ہزار فرشتے اوسکے گرد کھڑے ہوکے دن رات تسبیح اور درود پڑہا کرتے تھے اور وہی چالیس ہزار فرشتے اوس عمامہ کے سات آئے تھے آپکے سر مبارک پر باندہا کہتے ہین کہ اوس عمامے مین چالیس ہزار نقش تھے اور ہر نقش مین چار خط تھے۔ خط اول محمدؐ رسول اللہ تھا۔ دوسرا محمدؐ نبی اللہ ع۔ تیسرا محمدؐ خلیل اللہ ع۔ چوتھا محمدؐ حبیب اللہ صلعم غرض عمامہ سر پر رکھ کے اور ردائے نورانی اوڑہائے۔ اور نعلین پائے مبارک مین پہنائی۔ پٹکہ یعقوت سرخ کا کمر سے باندہا۔ تازیانہ سبز زمرد کا ہاتھ مین دیکر براق پیش کیا۔ اور کہا بقول دلہیر

اب جاگ کہلے من موہن تم آگئے سورے من مین
بین وادون تم پرتن من جان آگئی مورے تن مین
تم جاگ کہلو مجہسے ساجن اُٹھ آئی ہے جیسے ساون

ہم تاڑے ہین واکی چتون مدہ چھائی ہے نینن مین
یک باگ لگاؤ مورے انگنا اور مدوا پلادو سجنا
ہو مورے دوارے جمنا اشنان کرین گرہن مین
ہم تُلسی مالا پہنکے جنیوا کو لگائے ہین اگیا
تم آئے ہو بنکے رنگیلے آساڑ سُندری پھاگن مین
تم ناؤن رکہائے محمدؐ بنکے احد سے آئے احمد
ہم پڑھے ہین تمرا کلمہ ہی جپتے ہین آسن مین
معراج کو جانے والے وان کاج رچانے والے
اُمت کے چھڑانے والے سب پاپ کٹا تنامین
مین بہی سنگ ہی تمرے رہونگی لیکے چرن تمہارے چلونگی
کیا کاج منڈا دیکہونگی سب جنت کی گلیئن مین
سکھی چلو چلو جلدی سے مہندی تن کی پیسو اپنے
دل ڈالو کتہا اوس مین ہے پیا کے بھے کارن مین
بیکنٹھ سے حوران آئے بھر طبق مین پہولان لائے
اور گیان کا تار پرائے سب کلمہ کی کلین مین
دیکھو الست کا طرہ بنائے سہرا قاف لولی کا گندہائے
سیس پہ کیسا سجائے ماز اغ کی کجری نینن مین

واللیل کے زلف سنوارے والشمس کا چہرہ بنا

یسین کا شملہ بند ہائے والضحیٰ کی بوتن مین

ہے گھونگٹ کالی کملیان حمٓ ہو کے ساتھ سہایا

آیا براق کر کے چھلیان جبرئیل کھڑے آسن مین

چلو آؤ سکھی دیکھین تو کیا خوب نبی کو بنائے

جیسے دیکھ بنا شرمائے لولاک لما درشن مین

جب پہونچے ہین دیوڑہی اوپر آیا رفرف پہلو

تہی چال نرالی وہان پر کیا بانکی ادا تہی سب گن مین

جب اوٹھا ہے پردہ وحدت تہی عیان تو خدا کی قدرت

معلوم نہین وہ لذت جو لطف ملا باطن مین

اس رمز کو سمجھے سالک کیا جانے بہلا کوئی مورکھ

اوس مے سے ہون مدہوش اتنک آنکھین خماری اوس تن مین

نہین بات دلبر بڑہانا اس نشے مین جب ہو جاتا

آ کے سیج گرم ہی پانا کیا خوب ہو عاشق اس فن مین

پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب براق کو دیکھا آپ دلگیر ہوئے خطاب آیا کہ اے جبرئیل پوچھ وقت عیش و کامرانی کا ہے میرے حبیب سے پوچھو کہ ایسے وقت مین سبب رنج و ملال

کیا ہے - آپ نے فرمایا کہ جبرئیل آج مجھے خلعت سرفرازی کا عنایت ہوا براق سواری کو آیا - ملائکہ مقربین استقبال کو آئے - قیامت کے دن میری امت کے لوگ بھوکے پیاسے ننگے سر گناہوں کے بوجھ گردن پر رکھے ہوئے اور ہاتھ عاجزی اور بیکسی کا پھیلائے ہوئے بیچارے مصیبت کے مارے اپنے قبروں سے نکلینگے - پچاس ہزار برس کی راہ قیامت اور تیس ہزار برس کی راہ پل صراط باریک و تاریک دوزخ پر کہنچی ہے یہہ غریب فقیر بے بضاعت اسقدر قطع مسافت کیونکر کرینگے - اور کس طرح قدم اوٹھائنگے - جبرئیل ہرگز شرط مروت اور طریقہ شفاعت مقتضی نہین ہے کہ مین آج ان بیچارون کا غم و غربت اور بیکسی بھول جاؤن اور بخوشی و شادمانی براق پر سوار ہوؤن - پس جناب باری سے حکم آیا کہ اے رحمت العالمین آپ اسکا ہرگز غم نکیجیے جس طرح آپکے دردولت پر براق بھیجا ہے قیامت کے دن آپکے ہر ایک امتی کے قبر پر ایک ایک براق بھیجونگا - اور سبکو سوار کرکے طرفتہ العین مین راستہ قیامت اور پل صراط کا طے کروا کے بہشت مین پہنچونگا پس خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوکے براق پر جو سوار

ہونا چاہیے - بُراق نے شوخی شروع کی - جبرئیل عم نے براق سے
کہا کہ اے براق یہہ کیا بے ادبی ہے - تو نہین جانتا کہ تیرا راکب
کون ہے - سُن تیرا راکب خلاصۂ ہجدہ ہزار عالم - مطلع انوارِ
سُبحَانَ الَّذِی اَسرا - مخزن اسرار فاوحا الی عبدہ
مَا اَوحَا - عالم علم دَنیٰ فَتَدَلّٰی - وَاِلی الحرمِ - قَابَ
قَوسَینِ اَو اَدنیٰ - طبیب بیماران گناہ - حبیب بیداران سحرگاہ
محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین - براق نے کہا اے
امین تم اسوقت خفا مت ہو - حضرت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کے جناب مین میری ایک عرض ہے - فرمایا بیان کر
بُراق نے عرض کیا آج مین دولتِ زیارت سے مشرف ہون -
قیامت کے روز مجھسے بہتر بہتر بُراق آپکی سواری کے واسطے آئینگے
امیدوار ہون کہ حضور سوائے میرے اور کسی بُراق کو پسند نفرمائین
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے التجا اوسکی قبول فرمائی - وہ
براق خوشی سے پہولا نہ سمایا - اور اسقدر اونچا ہوا کہ صاحب
معراج کا ہاتہہ زین تک اور پاؤن رکاب تک نہ پہونچا -
اربابِ معرفت کے نزدیک اس معاملہ مین عمدہ تر حکمت
یہہ تہی کہ جسطرح آجکی رات محبوب اپنا دولتِ وصال سے

فخرِ جمال سے سرفراز ہوتا ہے ۔ اوسی طرح محبوبِ سبحانی کو نسبتِ محبوبی کی
نعمت قربِ خاص اور دولتِ اختصاص اور ولایتِ مطلق اور
غوثیتِ برحق سے آج ہی مالا مال و ممتاز کر دیا جائے ۔ چنانچہ اوسی وقت
سیدی مولائی مرشدی پیرِ دستگیر حضرت شیخ عبد القادر
محی الدین جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ کی روح پاک نے حاضر ہو کر
گردنِ نیاز صاحبِ لولاک کے قدم سراپا اعجاز کے نیچے رکھدی ۔
خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم گردنِ غوث الاعظم پر قدم رکھکر
براق پر سوار ہوے ۔ اور اوس روح پاک سے استفسار
فرمایا کہ ۔ تو کون ہے ۔ عرض کی کہ میں آپکے فرزند اور ذریات
سے ہوں ۔ اگر آپکی نعمت سے کچھ منزلت حاصل ہو تو
دین کو زندہ کرونگا ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب
فرمایا کہ تو محی الدین ہے ۔ اور جسطرح آج میرا قدم تیری گردن
پر ہے ۔ کل تیرا قدم کل اولیاء اللہ کے گردن پر ہو گا ۔ حضرت
زمانہ پیدایش اوس ذاتِ ستودہ صفات کا سنہ ۴۷۱ھ ہے
آپکی پیدایش کا مادہ تاریخ کسی نے (عشق) کہا ہے ۴۷۱
اوس زمانہ سے سنہ ۱۳۲۷ھ اس زمانہ تک آٹھ سو ستاون
سال گزر گئے ابتک جو کچھ شہرہ آپکی ولایت اور آپکے کرامتوں کا

ہر قوم کے فرد و بشر کے زبان زد ہے اور آپکے اسم مبارک کا ڈنکا ہر چہار سمت دنیا میں بج رہا ہے اظہر من الشمس ہے سبحان اللہ عجب عالی نسب والا حسب آپکی ذاتِ متبرک ہے -

بقولِ مؤلف -

نظم

ترا نام مبارک ہے محی الدین جیلانی
تری صورت ہے نورانی تو ہے معشوق ربانی

بتول پاک کا پیارا حسن کی آنکھ کا تارا
جہاں روشن ہوا سارا تو ہی ہے نور یزدانی

نبی کا تو نواسہ ہے علیؑ کا تو ہی پوتا ہے
تو حامی ہر گدا کا ہے ترا دربار سلطانی

شرافت میں نجابت میں ولایت میں ہدایت میں
خدائی میں ڈھونڈا ہو نہیں تیرا کوئی ثانی

سخاوت میں عبادت میں حمایت میں شجاعت میں
ترے آگے مرے مولا ہے دارا کا جگر پانی

تجھے ہجران ستاتی ہے مرے دلکو جلاتی ہے
تو شربت وصل کا مجھکو پلا آ راحتِ جانی

نقاب اپنا اٹھا شاہا کہ تا دیکھوں رخ زیبا
فدا ہوتا ہے دل میرا کروں میں جانکی قربانی

سگ میں ہوں تیرے در کا ہوں خادم ہی ترے گھر کا
ترے در کی مرے مولا عطا کر مجھکو دربانی

نہ پابندِ شریعت ہوں نہ دلبندِ طریقت ہوں
ودیعت کو بگاڑے ہیں مرے اعمال نفسانی

مجھے کھٹکا ہے محشر کا سیاہ نامہ ہے عصیاں کا
بچا تو ہی مرے مولا نہ حاصل ہو پشیمانی

شریعت سے ہٹے ہیں جو ضلالت میں پڑے ہیں وہ
سیاہی دل کی دھو کر بنا دل انکا نورانی

تو بگڑوں کو بنایا ہے مصیبت سے بچایا ہے
تو مُردوں کو جلایا ہے ترے سب کام رحمانی

ق

مرا بھائی جو ہے صفدر بچا اعدا سے اے سرور
اور اولاد ہو بہتر مٹے دلکی پریشانی

خصلت سے بچا کر ہم شریعت پہ چلا ہر دم | تو درمان ونکا ہو مولا جو ہو امراض جسمانی

دکھا جلوہ تمنا ہے یہی تحقیق کی مولا
فدا کر دون تجھ جان اپنی مین تجہپر یوسف ثانی

جب خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم بُراق پر سوار ہو کر چلے جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام معہ فرشتگان ہمراہی یمین و یسار جلوہ ریز سعادت تہے - اور اوس شب کو ستر ہزار فرشتے جانب راست اور استی ہزار فرشتے جانب چپ ہر ایک فرشتہ عرش کے نور سے ایک ایک شمع ہاتہہ مین لئے کہڑا ہوا قدم قدم پر روشنی دکہاتا تھا - اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گیسوئے مشک فشان سے چہرۂ درخشان ایک اور ہی نور کا عالم دکہا رہا تھا - اور مشعلون کے نور سے عرصۂ بطحا منوّر - اور آپکے گیسون کی خوشبو سے دماغ قدسیان معطر - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ ملایکہ پس و پیش یمین و یسار سے جوق جوق مسجد الحرام تک میرے ساتہہ تہے - **قولہ اللہ تعالیٰ - سبحان الذی اسرا بعبدہٖ لیلۃ من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہٗ -**

پاک ہے وہ اللہ جو لے گیا اپنے بندے کو ایک شب
مسجد الحرام سے مسجد الاقصیٰ تک وہ جو برکت دی ہے
اور جسوقت ارادہ بیت المقدس کا ہوا
رکاب تھامی - حضرت کا ارشاد ہے کہ اسرافیل نے
دوش پر رکھا - مجھے اونکی عظمت سے حجاب
عذر کیا اسرافیل نے عرض کیا - یا حبیب اللہ
مین نے آپکی رات غاشیہ برداری کی خدمت ہزارون
برس کی عبادت سے خریدی ہے - یعنے چند ہزار سال عرش کے
نیچے عبادت کی - حکم ہوا کہ عبادت تیری قبول ہوی -
انعام کیا چاہتا ہے - عرض کیا کہ تمام انعام اوس عبادت کا
تیرے محبوب یعنے جسکا نام تو نے اپنے نام کے پاس لکھا ہے
ایک ساعت اوسکی زیارت نصیب ہو - ارشاد ہوا کہ
ایک رات اوسکو رتبہ تقرب اور مرتبہ اختصاص عنایت ہوگا
اوسکے غاشیہ برداری کی خدمت تجھے دیجائیگی - یا رسول
اللہ یہہ وہ خدمت ہے کہ مجھے ہزارون سال کی محنت
و ریاضت کے عوض عنایت ہوی ہے - حاصل کلام
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری مبارک

(۱۸)

اِس شان وشوکت کے ساتھہ چلا جاتی تہی تمام ارواح
زمرہ مین مؤلف کی روح استادہ ہوکر عرض کرتی تہی

آپ ہین عرش پہ نعلین سے جانیوالے
ہم ہین نعلین مبارک کے اٹھانیوالے

پردہ دل سے ہین مرے صاف اٹھانیوالے
آپ ہین جلوۂ قدرت کے دکھانیوالے

خوف کیا قبر مین جب آپ ہین آنیوالے
ہین اگر مجھکو نکیرین ڈرانیوالے

بار عصیان سے مری لاش گران ہے ایسی
تھک ہی جائینگے جنازہ مرے اٹھانیوالے

نار دوزخ کو سمجھتے ہین وہ کیا محشر مین
سوز فرقت سے جو ہین دلکو جلانیوالے

جل ہی جائینگے فلک تجھ سے ہین ایدل
گرم نالے ہین مرے آگ لگانیوالے

کیون نہ ہم بحر کو قطرے کے برابر سمجھین
اشک ہین ہجر پیمبر مین بہانیوالے

انبیا نے شب معراج یہہ منت سے کہا
دیکھہ لے دہر بھی تو ذرا عرش پہ جانیوالے

خستۂ ہجر ہون ہوگا نہ مسیحا سے علاج
ہین پیمبر مرے مردے کے جلانیوالے

خاک ہے اونکی نگاہون مین زر و مال جہان
دولت دلکو ہین جو لوگ لٹانیوالے

کس سے تحقیق کرے اپنی مصیبت ظاہر
آپ ہی ہین مرے بگڑے کے بنانیوالے

جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کی زیارت سے فارغ ہوکر پہلی آسمان پر تشریف فرما ہوئے۔ بقول شہید۔

مسدس

پوچھا جبرئیل سے یون چرخ کے دربانی نے من
قال واللہ لقد جاء بوجہ حسن
گفت شوقیکہ بدل داشتم آشناہ زمن
گاہ آنکھون سے لگاتا تھا ردا گہ دامن
قال جبرئیل معی جد و حسین اور حسن
اور ٹہہلکے پھر کھول دیا قفل در چرخ کہن
دل من داند و من دانم و داند دل من
اور کبھی کہتا تھا قدمون پہ جھکا کر گردن

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آمد آمد کی جو افلاک پہ پیہم تھی دھوم
پاؤن رکھتا تھا جہان ناز سے وہ عین علوم
اور ہر نقش قدم پر تھا فرشتون کا ہجوم
کوئی کرتا تھا ادا عشرت و شادی کے رسوم
عرش ہر مرتبہ بس شوق سے جاتا تھا جھوم
اوس جگہ آنکھہ بچھاتے تھے تمنا سے نجوم
کوئی رکھتا تھا جبین اور کوئی لیتا تھا چوم
اور کسی نغمہ سے ہوتا تھا یہہ مضمون مفہوم

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حورین کہتی تہین کہ ہم لینے کو جایا کرتے
روز ہم یہہ قدم آنکھون سے لگایا کرتے
رخ گلگون سے عرق پونچھکے لایا کرتے
آپکو تخت زمرد پہ بٹھایا کرتے
آپ ہر روز اسی طرح سے آیا کرتے
پیشوائی کیلئے دھوم مچایا کرتے
اپنے کپڑون کو پسینہ مین بسایا کرتے
سامنے ہم یہہ کھڑے ہوکے سنایا کرتے

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

الغرض آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم عجائب وغرائب آسمانون کے ملاحظہ فرماتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچے جبرئیل ع رخصت چاہے - اور عرض کئے - شعر

اگر یک سر موئے برتر پرم | فروغ تجلّی بسوزد پرم

اور عرض کیا یارسول اللہ میری یہہ تمنا ہے کہ قیامت کو اپنے بازو صراط پر بچھاؤن اور آپکی اُمّت کو باسانی اوتارم پس آپ سدرہ المنتہیٰ سے تنہا چلے - ہزارون پردے حجاب طے کئے - یہانتک کہ براق بہی رفتار سے رہگیا تب رفرف آیا وہ بہی عرش تک پہونچاکر غائب ہوگیا - ناگہان ابر نور الٰہی شاہنشہ زمین وزمان سید دوجہان سیّاح لامکان کو آغوش رحمت مین لیکر مقام استویٰ تک پہونچایا - اور جناب خواجہ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مقام دنا فتدلا کو فائز ہوکر مورد اختصاص - فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی - کے ہوئے دیکہا جو دیکہا اور سنا جو سنا - بقول مؤلف

معراج مین جب عرش پہ تشریف وہ لائے | جتنے تہے نبی ع دیکہنے کو شوق سے آئے

یوسف بھی شرمندہ تھے سر اپنا جھکائے | دل برد ز من فتنہ گرے عشوہ نمائے

زرین کمرے سج کلہ تنگ قبائے

حوران بہشتی مین تھے باہم یہ اشارے | اللہ کے معشوق ہین محبوب ہمارے
گویا تھے یہی شمس و قمر اور ستارے | در حسن و ملاحت چہ پری چہرہ نگارے

در سرکشی و ناز چہ شوخے چہ بلائے

جب چوتھے فلک کو کیا انوار سے روشن | عیسیٰ یہی کہنے لگے اے نور کے مخزن
قربان ہے تجھ پہ میرا دل یہ میرا تن | تو خندہ زنان میگذری بیخبر از من

من گریہ کنان میکنم از دور دعائے

یا شاہ کیا ہے مجھے فرقت نے بہت پست | جام مئے دیدار سے کر دیجیے مجھے مست
تسکین تصور سے ہو میرے دلکی سرد ست | سوزیکہ مرا بر جگر از آتش عشقت

جز شربت مرگش نبود ہیچ دوائے

ملت سے ہوں میں آپکا وابستہ گیسو | خوش آئیگی کیا خاک مجھے مشک کی بھی بو
بندہ ہوں وفاداروں میں اصحاب کے خوشخو | روزیکہ شوم خاک برد باد بہر سو

یابند بہر ذرہ من بوئے وفائے

فرقت کا تمہارے جو ہے آشنا سینہ نقش | ہے دل کے نگینے مین وہی مہر نہان نقش
ہوگا نہیں دل سے کبھی ہی رخ عیان نقش | باشد غم ہجر تو چو نون نایہ بران نقش

گر از [illegible] گیا ہے

قربان ہین چہرہ پہ ترے جتنے ہین مہوش
یوسف بہی اگر دیکہہ لین آ جاے او نکو غش

اے روح نکل تن سے یہی کرکے کشاکش
من کیے بوصالش رسم [illegible]

روزیکہ شوم خاک ببوسم کف پائے

تحقیق نہین جنت نبی جسکو کہ حاصل
ہوتا نہین اچہا تا کبہی اوس شخص کا دل

محروم نہوگا ترے در سے کبہی سائل
یا [illegible] بخورسند شود جانی [illegible]

روزیکہ نیاید ز تو تشریف بلائے

راوی لکہتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرش پہنچے جناب باری سے خطاب آیا۔ اے حبیب آگے آؤ حضرت نے چاہا کہ نعلین پاؤن سے اوتارین ساتہہ ہی عرش مجید جنبش مین آیا۔ حکم ہوا کہ اے حبیب نعلین مت اوتارو مع نعلین چلے آؤ حضرت نے عرض کی۔ یا الٰہی موسیٰ کو حکم ہوا تہا کہ چالیس روز روزہ رکہین اور نعلین پاؤن سے اوتارین اور طور سینین پر آوین اور یہہ مقام اوس سے کروڑہا درجے اعلیٰ اور بزرگ تر ہے کسطرح مین نعلین سمیت آؤن۔ حکم ہوا اے میرے حبیب موسیٰ کو اسواسطے نعلین اوتارنے کا حکم ہوا تہا کہ خاک طور کی اونکے پیر مین لگے جس سے اونکو بزرگی حاصل ہو۔ اور تیرے نعلین کی خاک سے عرش کو

بزرگی دونگا - پس آنحضرتؐ نعلین سمیت عرش پر تشریف لیگئے
عرش کی جانب راست تین سو بارہ منبر اور جانب چپ ایک منبر
عظیم الشان مرصع انواع جواہرات سے دیکھکر احوال
منبر پوچھا خطاب آیا کہ دہنے طرف کے منبر اور پیغمبرون عؑ
کے واسطے ہین اور منبر جانب چپ آپکے واسطے ہے اور بہشت
عرش کے دہنے طرف اور دوزخ بائین طرف واقع ہے - منبر
جانب چپ اسواسطے آپکے لئے تجویز ہوا ہے کہ قیامت کے دن
آپ اوس منبر پر جلوس فرمائین - اور دوزخیون کا گذر آخر اسیطرف
سے ہوگا اگر احیاناً کوئی آپکی اُمت سے شامل ہوجاوے - تو
آپ اوسے نکالکر شفاعت کرین لیکن حبیب میرے مجھے ہرگز منظور
نہین کہ تمہاری اُمت کا کوئی متنفس مبتلائے عذاب ہو - بعد
اسکے ارشاد ہوا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم التجا جبرئیلؑ
کی ہے آپکی اُمت کے واسطے پل صراط پر اپنے بازو بچھانیکی تمنا
رکھتا ہے - ہولگئے - عرض کیا خداوندا تو دانا و بینا ہے -
حکم ہوا ہمنے التماس اوسکی قبول فرمائی - پھر بعد قبول آپکے
سینۂ فیض گنجینہ پر رکھکے علم اولین و آخرین تعلیم فرمایا -
آنجناب ارشاد فرماتے ہین کہ وہانسے پہونچانے والے نے مجھکو

تنہا ... پہونچا کہ تنہا ہوگیا ... اور
... میرے دل پر خوف تنہائی کا غلبہ ہوا ...
ناگاہ آواز ابوبکرؓ کے میرے سماعت مین آئی کہ ...
کہ پروردگار تیرا صلواۃ مین مشغول ہے - اور ... مین
اوس آواز سے متعجب ہوکر - اپنے جی مین کہا یا الٰہی
آواز ابوبکرؓ کی کہانسے آئی جس آواز سے میرے دل کی ...
جاتی رہی - آخر مین نے جناب باری مین عرض کیا کہ پروردگار
تو نماز پڑھنے سے پاک ہے - حکم ہوا اے میرے حبیب
صلواۃ میری رحمت ہے تجھپر اور تیری امت پر اور آواز
ابوبکرؓ کی اسواسطے تہی کہ وہ تیرا یار غار اور انیس وفادار ہے
پس ایسے یار مونس کی آواز سننے سے وحشت تیرے
دل کی اس مقام مین دفع ہوگی - اسواسطے مین نے ایک
فرشتہ بصورت ابوبکرؓ پیدا کرکے آواز سنوایا - وہانسے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ستر ہزار پردے حجاب کے
طے کرکے قاب قوسین مین پہونچے - اور وہان
نور احدیت کا ظہور ہوا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فوراً سجدہ مین سر رکہدیا - آواز آئی کہ اے حبیب میرے

میرے لئے کیا تحفہ لایا ہے حضرت ؐ نے فرمایا۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ۔ یعنے بندگی جو منہ کیگئی ہے اللہ کے واسطے ہے اور بندگی جسم اور مال کی بھی اوسی کے لئے ہے۔ حق تعالےٰ نے فرمایا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنے سلام ہے تجھپرے نبیؐ اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔ یعنے سلام ہے ہمپر اور سارے نیک بندون پر۔ پھر اوس مقام مین فرشتون نے کہا۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ نہین ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے۔ اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمدؐ بندے اوسکے اور رسول اوسکے ہین۔ اور وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔ اس مقام مین اسواسطے نہ کہا کہ وہان کوئی شریک نہ تھا۔ پس حق تعالیٰ جل شانہ نے ارشاد فرمایا کہ۔ اے میرے حبیبؐ جو کچھ مین نے اور آپ اور فرشتون نے

اِسوقت کہا ہے - اوسکو ہر نماز کے قاعدے مین پڑہا کیجئے
روایت ہے کہ اوسوقت جناب باری سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو نوے ہزار کلمات راز و نیاز ارشاد ہوئے
ارشاد ہوئے - اور یہہ حکم ہوا کہ ہر روز پچاس وقت کی نماز اور
چہہ مہینے کے روزے ہر سال مین تمپر اور تمہاری امت پر مین نے
فرض کیا - خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ مین سر
رکہکر عرض کئے یا الٰہی امت میری بہت ضعیف و نحیف ہے
اور عمر اونکی تہوڑی اسقدر بار گران نہ اوٹہا سکے گی - حکم ہوا
ہر روز پچیس وقت کی نماز اور سال بھر مین تین مہینے کے روزے
فرض کئے - مگر حضرت نے نہایت الحاح و زاری کے
سات ملتجی ہوئے اور دلمین ارادہ کئے کہ رات اور دن مین
پانچ وقت کی نماز اور سال بھر مین ایک ماہ کے روزے
فرض ہون تو بخوبی ادا ہونگے - درگاہ احدیت سے ارشاد
ہوا کہ - حبیب میرے جو اسوقت تو نے دلمین ارادہ
کیا ہے اوسکو مین نے قبول کیا - اور پچاس وقت کی نماز
اور چہہ مہینے کے روزونکا ثواب ملے گا - آپ اپنی امتکو
اس باتکی خوشخبری دیجئے - اور نوے ہزار کلمات کے

منجملہ تیس ہزار کلمات دینی و دنیوی کے اونکو بتا یا ہے اور تیس ہزار کلمات بہید کے کسی پر ظاہر نکرنا باقی تیس ہزار کلمات چاہے ظاہر کرو یا نکرو اختیار ہے۔ اسکے بعد حکم ہوا کہ سیر بہشت اور دوزخ کی کیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے رخصت ہو کر ہشاش و بشاش بہشت کی سیر کے طرف متوجہ ہوئے۔ بر سر راہ دنیا مین آنے والے ارواحون نے باشتیاق دیدار حبیب کردگار جو منتظر استادہ تھے جمال محمدی دیکھتے ہی ازخود رفتہ ہو کر۔ ہر ایک نے زبان حال سے یہہ عرض کیا۔ بقول مؤلف۔

نظم

یا محمد مین کہون کیا تیرا جلوہ کیا ہے	پوچھو موسیٰ سے ذرا طور پہ دیکھا کیا ہے
حسرت دید مین جان تن سے نکلا جاتی ہے	عرض مین کر نہین سکتا کہ تمنا کیا ہے
چاک مین کر کے دکھا دون ابھی سینہ اپنا	حسن احمد کا کہتی قلب پہ نقشہ کیا ہے
یاد گیسو نے تمہارے کیا وحشی مجھکو	کیا کہون سر مین مرے بس گیا سودا کیا ہے
تیغ ابرو نے تمہارے کیا بسمل مجھکو	سر تسلیم کا مرے آگے تڑپنا کیا ہے
ذات احمد سے ہوی خلق کی ہستی ثابت	سمجھو مضمون یہہ لولاک لما کا کیا ہے
میم احمد کا ہٹا کر ذرا پردہ دیکھو	فرق احمد مین احد مین نظر آتا کیا ہے
یہہ معما وحدت کا ہے بہید ذرا سمجھو تو	پوچھ لو عارف کامل سے وہ کہتا کیا ہے

ہے مرض ہجر کا کہتے ہین اطبا سارے
شربت وصل سوا ہوتا یہ اچھا کیا ہے

مردے زندہ تو کیا گرسے ہو مانا ہین نے
درد عصیانکی دوا کہدو مسیحیٰ کیا ہے

بلبل دل گل رخسار نبی کا ہے نثار
باغ جنت کے سوا سینہ مین پیدا کیا ہے

داغ تو عشق نبی کا ہے منور تجھمین
ظلمت گور کا اب دل تجھے ڈر کا کیا ہے

حوصلہ کیا جو جلا تجھے نار دوزخ
کفش بردار نبی ہون تجھے پروا کیا ہے

مین گنہگار ہون نعلین تمہارے لیکر
چلکے دیکھون در فردوس پہ ہوتا کیا ہے

یک تمنا بھی مرے دلکی نہ نکلی افسوس
اے فلک تجھسے کہون کیا مرا شکوا کیا ہے

ہشیار مجھکو بلالو سوے یثرب سرور
قرب آقا نہین حاصل تو وہ تید کیا ہے

احقر احمد جو لکھا کرتا ہون سرِ دم تحقیق
دیکھنا حشر مین ہوتا مرا رتبہ کیا ہے

پس خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ۔ فردوس مین داخل ہوکر وہانکے روشون اور چشمونکی تراوت اور طرح طرح کے قصر و ایوان ۔ انواع انواع کے کشک اور مکان اور اقسام اقسام رنگ برنگ کے اشیاے بہشت ملاحظہ فرماکے شکر خدا بجالاے پھر دوزخ کے دیکھنے کو متوجہ ہوے راستہ مین ایکطرف

بقول ناصر

مثلث

بہت لوگ دیکھے جو اسلام کہتے تھے — اونہا سات سو دانے تھے بدلے ایک دانے کے

کہا جبرئیل نے دینا صدقہ انکا جاری ہے

پھر اکثر لوگ دیکھے درد کے مارے چلاتے تھے — فرشتے اونکے سر پتھرونسے پیس کچل [illegible]

پھر اصلی شکل بنتی ہے اور اونپر [illegible] جاری ہے

[illegible] نے سستی نماز [illegible] کرتے تھے — [illegible] ترک نماز جمعہ کرتے تھے

[illegible] طرح ترک [illegible] گذاری ہے

جماعت اور دیکھی [illegible] — فرشتے اونکو مانند بہائم ہانکے جاتے ہین

[illegible] نے خون و پیپ [illegible] جاری ہے

کہا جبرئیل نے [illegible] — [illegible] خبر [illegible] ہین لیتے

[illegible] کوئی [illegible] پکار رہی ہے

[illegible] ایک دیکھی [illegible] لٹکے ہوئے — [illegible] پیچھے سے [illegible] ہین کہا

کہا جبرئیل نے سب زانیونکی [illegible] جاری ہے

[illegible] دیکھی آنکھین [illegible] کاڑھین — [illegible] کو [illegible] ڈالے ہین

[illegible] کا سب [illegible] رحم و شفقت جاری ہے

[illegible] پیپ و زخمیونکو [illegible] تھے — [illegible] اور گدہونکی [illegible] جاتے تھے

کہا جبرئیل نے [illegible] جاری ہے

[illegible] سے سیکڑون قسم کے [illegible] سیکڑون [illegible]

دریا [illegible]

دیکھتے ہوئے جب متصل دوزخ کے ہوئے ۔ برکات ورکات
کی تادیر ملاحظہ فرماتے رہے طبقۂ اوّل بہ نسبت اور طبقات
عذاب مین کچھ کم تھا ۔ لاکن اوسمین ستر ہزار کوہ آتشین
ہر کوہ مین ستر ہزار جنگل آگ کے ۔ ہر جنگل مین ستر ہزار
غار شعلہ ۔ اور ہر غار مین ستر ہزار شہر آتش ناک ہر شہر مین
ستر ہزار قصر سوزان ۔ اور ہر قصر مین ۔ ستر ہزار سرائے
شرر ریز ہر سرا مین ستر ہزار خانۂ اخگر ۔ ہر خانہ مین ستر ہزار
صندوق آتشبار ۔ ہر صندوق مین ستر طرحکا عذاب تھا ۔
اور ستر ہزار دریائے آتشین ہزارون ہزار جوش وخروش
کے ساتھہ جاری دیکھے ۔ اگر ساتون آسمان وزمین ایک
دریا مین غرق ہو جائین ۔ اور تمام فرشتے ہزار برس تک
جستجو کرین تو پتا اونکا نہ ملے گا ۔ حضرت شفیع اعظمؐ نے
یہہ حال دیکھکر مالک سے پوچھا ۔ یہہ طبقہ کسلئے واسطے تجویز ہے
مالک نے کچھ جواب ندیا ۔ پھر استفسار فرمایا اوسنے
شرم سے سر جھکا لیا ۔ جبرئیلؑ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ
مالک نے اوسکے اظہار مین حضور سے شرماتا ہے ۔ ارشاد
ہوا ۔ بے تکلف بیان کرے ۔ شاید آج ہی کچھ اسکا تدارک کرے

عمکن ہو۔ مالک نے عرض کیا یا شفیع المذنبین یا رحمتہ العالمین یہہ طبقہ یا نبی آپکی امت گنہگار کے واسطے ہے آپ اپنی امت کو لذت جرائم سے منع فرمائیے۔ واللہ مجھے طاقت تخفیف عذاب کی نہوگی اور حضور رتبے بروز محشر محجوب ہونگا۔ پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہہ حال سنتے ہی گریان ہوئے۔ اور عمامہ سر مبارک سے جدا کرکے۔ مناجات فرمائے کہ خداوندا لوگ میری امت بہت ضعیف وناتوان ہین۔ متحمل اس عذاب شدید کے کیونکر ہونگے۔ بے نیاز تو نے مجھے تاج شفاعت کا عنایت فرمایا۔ بندہ نواز تو نے مجھے شفیع عاصیان مقرر فرمایا۔ اور تو غفور و رحیم ہے اب شرم و آبرو میری تیرے ہاتھہ ہے۔ چشم مبارک سے قطرات اشک مسلسل جاری تھے اور زبان مبارک سے حضور احدیت مین باربار التجا فرماتے تھے۔

ٹھمری

دو جگہہ مین شرم رکھہ موری رے پیدا کیئے کی لاج تجھی کو	تو تو ہے ہی پاک پروردگار رے اب موہن دیکھہ لی نور رے	دو جگہین شرم دو جگہین شرم

جبرئیل امین اور دوسرے ملایک مقربین۔ حضرت کے

ساتھ ہاتھہ اوٹھائے ہوئے دعا مین مشغول تھے۔ ناگہان خطاب
آیا کہ۔ اے حبیب میرے آپ ہرگز ملول اور رنجیدہ خاطر
نہو نا۔ قیامت کے دن آپکی شفاعت سے امتکے گناہ بخشونگا
کہ آپ مجھسے راضی ہونگے۔ حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ و
سلم عرض کئے کہ۔ خداوندا قسم ہے تیرے عزت و جلال کی۔
اگر ایک شخص بھی میری اُمت کا اس طبقہ مین رہیگا مین
ہرگز راضی نہونگا۔ اور جبتک تمام عاصیان اُمت میرے
ساتھہ نہونگے بہشت مین نہ جاؤنگا۔ حکم آیا۔ وَلَسَوْفَ
يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ۔ یعنے بہت جلد عطا
کرنے والا ہے تیرا خدا تجھکو جس سے راضی رہیگا تو۔ اے حبیب
جو صدق دل سے کلمۂ طیب ایک مرتبہ پڑھیگا۔ اور اوسکے
مضمون پر اعتقاد کامل کریگا۔ اوسکو بخشونگا۔ اگرچہ وہ کیسا ہی
گنہگار رہو۔ اگر شرک و کفر تک پہونچا ہوگا تو اوسکو ہرگز نہ بخشونگا
جہنم کے عذاب سے ہرگز نجات نہ دونگا۔ میرے پیارے دوست
آپ نے دنیا مین فقیری اور غریبی اختیار فرمایا۔ اگرچہ دنیا فانی
ہے مگر آپ چاہتے ہین تو۔ تمام جمادات اور نباتات
وغیرہ کو سونا۔ چاندی بنادون۔ اور دنیا کو دار القرار

کردون - اور یعقوت اور زمرد اور لولو اور مرجان جابجا
پیدا کردون - تاکہ آپ اپنی اُمت کولیکر - ابدالآباد
بے موت کے گذر کرین اور تمامی نعمائے بہشت وہین
موجود کردون - آپ نے سر مبارک سجدہ مین رکھکر
مناجات کی - خداوندا - الدُنیا جِیفَۃٌ وَطالِبُہا
کِلَابٌ - یعنے دنیا مردار ہے اور طالب اوسکے
کتے ہین - مجھکو دنیا سے آخرت بہتر ہے - اسکے بعد
آپکے ماں باپ کا عذاب جیسا کہ کتاب معارج النبوت مین
لکھا ہے امتحانًا پیش کیا گیا - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
دل مبارک وہ واقعۂ صعب دیکھکر نہایت مجروح ہوا
قطرات اشک بے اختیار آنکھون سے جاری ہوئے
بارگاہِ احدیت سے ندا آئی - حبیب میرے دو باتون سے
ایک بات اختیار کیجئے یا تو ماں باپ کی مغفرت یا
بخشایش اُمت منظور فرمائیے - خواجۂ عالم رحمت العالمین
بہت روئے اور عرض کئے یارب العالمین مین نے شفاعت
اور مغفرت اُمتیانِ گنہگار کی اختیار کی - اور ماں باپ کو
تیری مرضی پر چھوڑا - خطاب آیا کہ - ہرگاہ آپ

اس امت کے ساتھہ اتنی محبت رکھتے ہین ۔ کہ حضرت اونکی ماںباپ پر مقدم سمجھے ہمنے بھی آمرزش آپکے امتی اور آپکے والدین کی بخشایش منظور فرمائی ۔ جب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ایک استدعا سے درجہ قبولیت پایا تب خلعت رخصت کا عنایت ہوا ۔ خواجہ کائنات خزاین برکات اور مراحم تجلیات سے مالا مال ہوکر ۔ دولتخانہ نبوت کا شانہ پر واپس تشریف لائے زنجیر حجرہ بدستور ہلتی پائے ۔ اور بستر استراحت اوسیطرح گرم ملا ۔ جب رات قطع ہوئی صبح کا وقت آیا سبحان اللہ وہ صبح کہ جسکی توصیف مین شہید صاحب مغفور بحر طویل فرماتے ہین ۔

بہار

بچہ سحر کیسی ہے پرنور کہ جمہور ہین مسرور ہر یک باغ مین معمور ہے سامان طرب بار
گل جھمکتا ہے چمن ور مہکتا ہے بہکتا ہے ہر اکشاخ تر و تازہ سے خوش فضا ہر
کیا جھمکڑے سے چلی آتی ہے سر مست ادا مائل شوخی و حیا نکہت گل دست گریبان کہسار
تا کسی خار سے اولجھے نہ کہین پانہ لگے گرد زمین تہہ سین پھولونکی ہے دامان کشان
شیشہ ہے غنچہ وگل ساغر مل سرخی گلنار مین ہے بادہ گلرنگ کی شوخی و ترنگ

ہر ہر بہار کا زور تھا جب زور بڑے شور سے مدہوش ہیں مستانِ بہار

خوش نصیب تھے جو برق تجلی کی جھلک دیکھتے کبھی چشم فلک نے ہی نہ دیکھا تھا فروغ

یکایک ہونے لگے ایسے ہویدا و نمودار کہ بے پردہ دکھائی دئے خوبانِ بہار

مرا مرد دیکھے ہیں بلبل جو ملا نغمہ سرا زمزمہ پیرا ہمہ تن محو وصال

ہیں نے پوچھا تھیں معلوم کہ کیوں دھوم ہے گلشن میں ہوا کونسا گل آج ہے مہمانِ بہار

یوں جواب اوسنے دیا مجھکو کہ یہہ ماہِ مبارک متبرک جو ہے مشہور جہاں ماہ رجب

جسکی ہر صبح صفا خیز سے ہر شامِ دلآویز سے پیدا و ہویدا ہوا عنوانِ بہار

اس مہینے میں تجلی کدۂ قدس سراپردۂ وحدت میں ہوا نورِ الٰہی کا ملاپ

دمبدم مژدۂ دیدار سے پیہم کہ ہوا جلوہ فزا گلشن ایجاد میں سلطانِ بہار

جب حضور نے بعد انفراغ نماز صبح مسجد نبوی میں اجلاس فرمایا۔ تمامی حضار و صحابائے کرام سلام کیلئے حاضر ہوئے۔ حضرت نے حال معراج کا بیان فرمایا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ **صَدَقْتَ یَا رَسُوْلَ اللہ**۔ صدیق اکبر کا خطاب پایا۔ اور ابوجہل نے کہا۔ کَذَبْتَ وہ زندیق مشہور ہوا۔

بیان معرکہ حشر

اے دیندار بھائیو معرکۂ حشر وہ سخت معرکہ ہے کہ الاماں

حشر کا کیا سخت دن ہے الامان		العطش فرمائینگے پیغمبر انام

لکھا ہے کہ قیامت عاشورہ کے دن یعنی دسویں تاریخ محرم الحرام
یوم جمعہ ہوگی اور اس روز بحکم خدائے جلیل اسرافیل علیہ السلام
صور پھونکینگے جس سے زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے
نابود و نیست ہو جائیگا سوائے ذات پاک رب جلیل کے
ایک ذرہ تک باقی نہ رہیگا - جب بحکم حاکم مطلق دوبارہ
صور پھونکا جائیگا - پھر سارا میدان قایم ہو جائیگا مردے
اپنی اپنی قبروں سے سب زندہ ہوکر اوٹھینگے -
بقول شاعر

قصیدہ

اوٹھینگے جس دم لحد سے اپنے شفیع محشر کو دیکھ لینگے
ورحم ہمپر کرینگے بیحد جو حال مضطر کو دیکھ لینگے
پھریگا آنکھوں مین جلوہ طور ایسا عارض کا اوسکے ہے نور
جو روز محشر جناب موسیٰ رخ منور کو دیکھ لینگے
خفا ہین شاید ہمارے آقا چلو منائینگے جا کے اونکو
وہ بخشدینگے خطا ہماری جو حال ابتر کو دیکھ لینگے
نقاب اوٹھائین نہ رخسے ہرگز جو شمس ساری ہوا اونکو حاصل

بنقاب یوسف کہین جو حسن رخ پیمبر کو دیکھ لینگے
سہتے ہین صدہا فراق کے غم اسی تمنا مین آئے ہین ہم
نقاب چہرہ سے جب اوٹھیگا رخ منور کو دیکھ لینگے
تمہارے ابرو پہ دل ہے شیدا انکھیون سے پھر شوق قتل پیدا
گلا ہی ہم کاٹ لینگے اپنا کہین جو خنجر کو دیکھ لینگے
سنا ہے ہم نے لحد مین تشریف لایا کرتے ہین شاہ والا
اجل تو جلد آکہ ہم بہی مر کر رخ پیمبر کو دیکھ لینگے
مدینہ پہونچنگے جب الٰہی تو حال دل ہوگا اونپہ ظاہر
ہمارے دل کو وہ دیکھ لینگے ہم اپنے دلبر کو دیکھ لینگے
کبھی نہ دریا کو دیوین ترجیح یقین کامل ہے مجھکو ایسا
اگر کسی دن نبی ہمارے جو دیدۂ تر کو دیکھ لینگے
عبث ہو تحقیق تم دکن مین ہے گل ہر یک خار اس چمن مین
چلو مدینہ کے بوستان مین رخ پیمبر کو دیکھ لینگے

دن قیامت کا نہایت ہولناک ہوگا اب پشت آفتاب کی ادہر ہے اوس روز منہ آفتاب کا اسطرف ہوگا۔ اور ہر ایک شخص گرمی سے آفتاب کے حیران و پریشان ہوگا۔ اور اوس روز اچھے اچھے انبیا تک کف افسوس ملینگے کہ حیف آچکے دن کیلئے

ہمنے کچھہ نکیا۔ اللہ جل شانہ بڑے جلال کے ساتھہ تخت عدالت پر اجلاس فرمائیگا۔ اور ہر ایک کا انصاف حسب عمل کے موافق ہوگا۔ اوس روز عاصیون کو کمال درجہ ہراس ہوگا۔ پریشان ہوکر ایک ایک پیغمبر علیہ السلام کے پاس جائینگے۔ تمام انبیا سے علیہم السلام نفسی نفسی کہتے ہوئے ایک دوسرے پر حوالہ دینگے۔ آخر کار۔

پاس جب عیسیٰ علیہ السلام کے سب جائینگے	روسکے روح اللہ علیہ السلام یون فرمائینگے
کچھہ بہٹکنا ہر طرف کا چھوڑدو	مصطفیٰ صلعم سے عرض تک جاکر کرو
وہ اگر چاہین یہہ اونکا کام ہے	شافع محشر صلعم اونہین کا نام ہے

بقول مؤلف۔

وہ محبوب حق کے کہائے ہوئے ہین	جو محشر مین تشریف لائے ہوئے ہین
شریعت کی رہ وہ دکہائے ہوئے ہین	جو بگڑے ہین اونکو بنائے ہوئے ہین
قیامت مین ہے انبیا کی یہہ حالت	شفیع آپ ہی کو بنائے ہوئے ہین
مچل کر شفاعت پہ آمتکی لیئے	نبی صلعم جوش مین اب تو آئے ہوئے ہین
نہ کیون جوش پر آئے دریا رحمت	گنہ پر ہم آنسو بہائے ہوئے ہین
اسے خورشید محشر ہمین خوف کیا ہے	وہ دامن مین اپنے چہپائے ہوئے ہین
مجھے جسنے دیکھا وہ دیکھا خدا کو	حدیث آپ ہمکو سنائے ہوئے ہین

چلو دیکھ لینگے جمال پیمبر ؐ
خیال آئیگا غیر کا کسطرح سے
یہی دل تو ہے عاشق شاہِ والا

نقاب اپنے رخ سے اٹھائے ہوئے ہین
نبی ؐ میرے دل مین سمائے ہوئے ہین
جو پہلو مین اپنے چھپائے ہوئے ہین

او ٹھا دُن نکیون اونکے نعلین تحقیق
غلام اپنا مجھکو بنائے ہوئے ہین

تمام عاصیان ہر طرف اپنے آقا محمد ؐ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش کرینگے جب آپکا پتا ملجائیگا آپکے قدم مبارک پر سر رکھکے عرض کرینگے —

یا محمد ؐ مصطفی فریاد ہے
انبیا کے رہنما فریاد ہے
ہوگئی کشتی غریبونکی تباہ
یا رسول اللہ ؐ لو جلدی خبر
یا محمد ؐ سر پہ آیا آفتاب
اُف رے گرمی آفتاب حشر کی
ہے اودہر میزان ویل کا دغدغہ

شافع روز جزا فریاد ہے
اولیا کے بادشاہ فریاد ہے
عاصیونکے ناخدا فریاد ہے
ہم پہ کیا کیا ہوگیا فریاد ہے
آسرا دیجے ذرا فریاد ہے
دل ہر یک کا جلگیا فریاد ہے
یک طرف دوزخ جدا فریاد ہے

جبکہ یہہ زمرہ آنجناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر چلائیگا - پھر رسول مقبول شفیع عاصیونکو

کب صبر آئیگا - آپ بھی تمام گنہگارونکے ساتھہ خوب روئینگے -
اور ہر ایک کے آنسو دامن رحمت سے پونچھہ پونچھہ کر تسکین
و دلاسا دینگے - اور تمام کو ہمراہ لیکر سربسجدہ ہوتے جناب ایزدی مین
دعا فرمائینگے -

یا غفور و یا رحیم و یا مجیب	رحم کر آفت مین ہین تیرے غریب
یہہ ندا دیگا جناب ایزدی	سر اوٹھالو بخشتے ہین ہم ابھی
دیکھہ قدرت کو اوٹھا سجدہ سے سر	اے مرے معشوق یون زاری نکر

اتنے مین ایک لشکر نمودار ہوگا جنکے کپڑے خون مین تر بتر رہینگے
اور تن زخمون سے چور چور رہیگا - حضرت سیدہ بی بی فاطمہ زہرا رض
دریافت فرمائینگے کہ یہہ لشکر کس مظلوم کا ہے -

پھر ملایک بولینگے یا فاطمہ ع	ہے تمہارے لعل کا یہہ قافلہ
تیغ شو کے حلق پر جسکے چلی	یہہ سواری ہے اوسی مظلوم کی
وہ جو آگے سبکے ہے خونی کفن	قاسم ناشاد ہے ابن حسن رض
اور پیچھے دیکھو اے بنت نبی ص	وہ سواری آتی ہے عباس کی
خون سے اپنے ہوا ہے سرخ فام	کٹ گئے شانے ہین تن زخمی تمام
وہ جو صاحبزادی دامنگیر ہے	بی سکینہ دختر شبیر ہے
پھر تو زینب کے بھی دلبر آئینگے	فاطمہ کو زخم سب دکھلائینگے

آئیگا اکبر علی بہی ناگہان — ہووے گا سینے پہ برچی کا نشان
ایک بی بی آئیگی بس شرمسار — سر جہکائے اور روتے زار زار
فاطمہ پوچہینگے اوس بی بی سے یون — اسقدر اے حور روتی ہے کیون
یہہ بہی یک حشر مین محشر ہوئیگا — جب وہ زہرہؓ سے کہیگی سر جہکا
میرا والی ہے حسینؑ ابن علیؓ — بی بی صاحب مین بہو ہون آپکی
غمزدہ ہون رونا میرا کام ہے — عاجزہ کا شہر بانو نام ہے
کربلا مین لٹ گیا سب گہر کا گہر — ہمکو امت نے ستایا اسقدر
میرا والی تہا پیاسا موا — تیر سے حلقوم اصغر کا چہدا
اور علی اکبر اٹہارہ ۱۸ سال کا — ظالمون کے ہاتہہ سے مارا گیا
کربلا کا کیا کہون مین ماجرا — ظلم کیا کیا کرتے تہے سب اشقیا

قصیدہ

اوس ساقی کوثر کو تشنہ دہنی تہی — اور خشک گلا حلق پہ خنجر زدنی تہی
ہے ہے دُرِ دندان سے عرق بار تہا — اور لب سے خجل آپکے لعل یمنی تہی
سردار مدینہ تہا گیا دشت مین مارا — کیا خاک تواضع سے خمیر اوسکی بنی تہی
سینے پہ چڑہا شمر تو شہ سر بزمین تہا — یہہ بیکفنی اوسکی تہی اور بے وطنی تہی
جا قتل ہوا سبط پیمبرؐ کا جگر بند — جنت مین طپان روح رسولؐ مدنی تہی

مثنوی

مثنوی

برچھیون کی تیرون کی بوچھار تھی
صبر کرتے تھے حسینؑ ابن علیؓ

پر دعا کرتے تھے امت کے لئے
یا الٰہی عاصیون کو بخش دے

خوش ہون گر پیاسا کٹے میرا گلا
ہو مگر نانا کی امت کا بھلا

فکر کچھ اصلا نہین تھی جسم کی
نیزے پر بھی سر دعا مین تھا تبھی

ہو گی جب فریادرس دلگیر کی
پھر سواری آئیگی شبیر کی

گود مین اصغر علی غنچہ دہن
ہاتھہ کو اٹھائے ہوئے زینب بہن

گرد و پیش آئینگے سب تن دو تن
بازو پر روتے ہوئے حضرت حسن

پوچھینگے زہرا کہ کیسی دھوم ہے
بچے والا کون یہہ مظلوم ہے

دیکھہ جسکو دل ہے دیوانہ ہوا
خود بخود سینہ تڑکتا ہے مرا

بی بی زینب آگے بڑھکر آئینگے
ماں کے گر قدمون پہ یون چلائینگے

اماں جانی مین ہون زینب دل جلی
یہہ مرا بھائی حسینؑ ابن علیؓ

دودھ کی بو آئیگی جب شاہ سے
فاطمہ لپٹینگی بیٹے کے گلے

ہوش مین رونے سے جسدم آئینگے
تب زبان پاک پر یون لائینگے

اے مرے لخت جگر اے نور عین
واحسینا واحسینا واحسینؑ

جب کہ خوب اژدحام محشر ہو گا اوسوقت میدان حشر مین جبرئیلؑ ندا کرینگے کہ اے محشر یو اپنی اپنی آنکھین بند کرلو اسوقت میدان حشر مین خاتون قیامت فاطمہ زہرہ رض تشریف لاتے ہین –

بلکہ بعض روایات مین ہے کہ اوس دن عورات کو بہی حکم ہوگا کہ اپنے اپنے آنکہین بند کرلین - کیونکہ اوسدن آپ اس حیثیت سے آئینگے کہ کسیکو تاب دیکہنے کی نہوگی - یعنے عمامہ علی مرتضیٰ شیر خدا رض کا سر پر رکہے ہوئے - اور پیرہن زہر آلودہ حضرت امام حسنؑ کا ایکطرف اور دوسرے طرف لباس حضرت امام حسینؑ کا آغشتہ بخون دوش پر رکہے ہوئے - اور دندان مبارک رسول کریمؐ کا جو جنگ احد مین شہید ہوا تہا دہنے ہاتہہ مین لئے ہوئے آنحضرؐ حضور احدیت مین پیش فرماکے عرض کرینگے -

فریاد لیکے آئی ہے بیٹی رسولؐ کی
ساری کمائی لٹ گئی مجہ دل ملول کی

لخت جگر ہے وہ مرا آنکہونکا تارا ہے
ہیجرم اشقیا نے جسے ہائے مارا ہے

مہمان بلاکے ہائے کیا بیگنہ ہلاک
اور خاک پر پڑی رہی تہی اوسکی نعش پاک

کر عدل دادیابی کو بیٹے مین آئی ہون
اے حق ترے جناب مین فریاد لائی ہون

یہہ آہ وزاری اور بیقراری سیدہؑ کی حوران خلد دیکہکر نالان اور سرگردان ہوکر آپکو سمجہائینگے -

ہو رو رہی تم ایسے اے فخر انبیاؐ کیا
اے فاطمہؑ نہ رو کہ دل زار دکہہ گیا

لرزان تمہارے رونیسے ہے ارض و سما
ایسا نہو کہ عرش ہلے خوف ہے بڑا

تم دختر رسولؐ ہو زاری نہ اب کرو
راضی ہو رضا پہ مناسب ہے چپ رہو

پس آپ اونکا یہہ کلام سنکر غمگین و مضطر زاری کنان یہہ فرمائینگے -

کسکو بتاؤن مین نے جہانمین ستایا ہے
تیرِ جفا کا کسکو نشانہ بنا دیا ہے

کسپر لگائی تیغ تہی دنیا مین بے خطا
جسکا عوض سے مجھسے یہہ لیا گیا

کب مین نے کس درخت کو جڑ سے اکھیڑا تہا
اور کس شجر کی شاخ کو پہینکا تہا چہیڑ کر

بیوجہ باغیون نے یہہ مجھپر ستم کیا
جلتے ہوئے چراغ کو میرے بجہا دیا

ہے ہے وہ میرا نازونکا پالا ہوا حسین رضہ
ہے ہے ذبیح خنجر جور و جفا حسین رضہ

مین کیا کہون کہ ظلم لعینون نے کیا کیا
چہاتی پہ چڑہکے تیغ سے سر کو جدا کیا

بے جرم میرے لال کو بیہات مارا ہے
جنت کو تشنہ لب میرا پیارا سدہارا ہے

ائے حورون سامنے یون ہی ہاتہ کے جاؤنگی
جو سرگذشت گذری ہے وہ سب سناؤنگی

پاؤنگی گر نہ داد تو اے حورون دیکہنا
دونگی مین ایسے نالونسے عرش بریں ہلا

یہہ حال پر ملال جبرئیل امین دیکہکر رسول الثقلین امام القبلتین شفیع المذنبین رحمت العالمین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہونگے اور عرض کرینگے کہ یا رسول اللہ آج روز قیامت ہے -

مثنوی

قہر پر ہے اب جناب ایزدی
فاطمہ رضہ ہے آج کچھہ بگڑی ہوئی

خون مین تر ہے شہید کربلا
داغ ہوتا ہے برا اولاد کا

گرچہ زہرہ منہ سے کچھہ فرمائیگی
سب جہنم مین یہہ امت جائیگی

سر برہنا ہو رسولِ کردگار	یہہ دعا حق سے کرینگے بار بار
یا الٰہی فاطمہؓ کو صبر دے	میری اُمت بد دعا اوسکی نلے
دور بیٹی کے جگر کا درد ہو	فاطمہؓ کے آگ دل کی سرد ہو

اسکے بعد خود سرور کائنات رسول مقبول صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم بحالِ پریشان گھبرائے ہوئے برہنا پا کہلے سر بتول پاک کے پاس تشریف لائینگے۔

سمجہائینگے بہت ساوہ پہلے چشم تر	اور یہہ کہینگے دہیان ہے اے فاطمہ کدہر
یہہ روز داد کا نہین روزِ حساب ہے	اُمت پہ نہیں ہے جرم مین مجہکو حجاب ہے
لازم یہہ ہے کہ حق سے کرو آپ اب دعا	اُمّت پدر کی بخشنے آمیر ہے کبریا

پس حضرت فاطمہ زہرہ رضؓ۔ یہہ سُنکر فوراً درگاہِ خدا مین عرض کرینگے۔ کہ اے ارحم الراحمین مین اپنے دعوے سے باز آئی۔ تو میرے باپ محمد مصطفٰیؐ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی امت عاصی کو بخشدے۔ جو میرا اقرار ہے پورا کردے۔ کہ تو نے میرا مہر شفاعت اُمتِ گنہگارانِ رسولِ مقبول صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم مقرر فرمایا تھا۔

اے خدائے خالق ارض و سما	رحم تجہکو باپ مان سے ہے سوا
رو نیسے ہوگی جو زہرہ ہو شمین	آئیگا دریائے رحمت جوش مین

(۱۹۰)

یون ندا ہاتف سے ہوگی بار بار — یا بی بی زہرا روتی ہے کیون زار زار

شافع محشر کی دختر رو نہین — رو نہین خاتون محشر رو نہین

رو نہین جنت مکانی رو نہین — رو نہین احمد کی جیجانی رو نہین

تو جو چاہیگی سو ہوگا وہ ابھی — ہے حکومت آج تیری

احمد مختار کی دلدار ہے — آج سب بند ونکی تو مختار ہے

پھر دعا مانگے گی یون بنت نبی — ہے مجھے منظور خاطر باپ کی

بخشے جیدم جائینگے سب عاصیان — شاد ہونگے سرور پیغمبران

قصیدہ

پیش حق محشر دو شہا عشقکا سناتے جائینگے — آپ روتے جائینگے ہمکو ہنساتے جائینگے

کشتگان گرمی محشر کو وہ جان مسیح — آپ دامن کی ہوا دیکر جلاتے جائینگے

دم نکل جائیگی چاہیے آہ کن آنکھون سے وہ — ہمسے پیاسونکیلئے دریا بہاتے جائینگے

گل کہلیگا آج جیسے اونکے نسیم فیض سے — خود وہ روتے آئینگے ہم مسکراتے جائینگے

ہے اونہین کے آنے کی امید پر افتادگان — خود وہ گر کر سجدے میں ہمکو اٹھاتے جائینگے

آنکھین کہولو عاشقو دیکھو وہ گریان آتے ہین — لوح دلسے نقش غم کو اب مٹاتے جائینگے

لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیرونکے طرف — خرمن عصیان پہ بجلی گراتے جائینگے

سوختہ جانون پہ یہ جوش رحمت آئے ہین — آب کوثر سے لگی دل کی بجھاتے جائینگے

وسعتین دی ہین خدا نے دامن محبوب کو — جرم کہلتے جائینگے اور وہ چھپاتے جائینگے

خاک ہو جاویں وہابی جلکے لیکن اے رضا
ہم تو ذکرِ مولدِ احمدؐ سناتے جائینگے

مثنوی

سبکو بخشا کر محمدؐ پیار سے
جائینگے جنت مین اپنے سات لے

تخت پر فردوس مین وہ ذی وقار
بیٹھینگے سر سے عمامے کو اوتار

شاہ جب بیٹھینگے وہ فخرِ عربؐ
یک فرشتہ یون کریگا عرض تب

اُمتی یک آپکا دوزخ مین ہے
یا محمدؐ بولتا ہے پڑے یہ پڑے

اوسپہ جب ہوتا ہے گرز و نکا غذا
ہمسے یون کہتا ہے وہ سینہ کباب

مین گنہگار ہون لاکہون مبتلا
اُمتی ہون سیدِ کونینؐ کا

نام سنکر آپکا اے خوش خصال
ہمنے خالق سے کیا عرض اوسکا حال

حکم یہہ خالق کا ہے ہم پر ہوا
جا محمدؐ سے کہو یہہ ماجرا

سنکے اک حضرتؐ پہ حالت ہوئیگی
دُور ہو جائیگی فرحت اور خوشی

اوسکے خاطر شافعِ روزِ جزا
دوڑینگے دوزخ طرف بیساختہ

کہیگا حق اوسدم ملک پر ہوئیگا
وہ جو عاصی ہے جہنم مین پڑا

جلد یا ہر قصرِ دوزخ سے کرو
اور اوسکو احمدؐ والا کو دو

کرکے کہینگے پاؤن دوزخ مین نبیؐ
سرد ہو جاویگی سب آتش ابہی

کام ہو جاوینگے دوزخ کے خراب
ہو ویگا موقوف ہر اک کا عذاب

جب فرشتے حکم حق یون پائینگے | رو برو حضرت کے اوسکو لائینگے

عذر خواہی کرکے اوسدم شاہ دین | اوسکو لے جاوینگے فردوس برین

کر تشفی بولینگے یون مصطفیٰ | امتی مجھسے نہو ہرگز خفا

جانتا مین تجھپہ ہے ایسا الم | مین نرکھتا اپنا جنت مین قدم

ایسے مشفق ہین شفیع المذنبین | عرض کرنیکی کچھہ اب حاجت نہین

یا شفیع حشر سب نبیونکے شاہ | ہمپہ ہوا یک مہربانی کی نگاہ

ہے ہمارا حال اورونسے جدا | ہم گناہونمین ہین ایسے مبتلا

کیا کرین میزان پہ جاکر غم زدے | سب دفاتر ہین سیہ اعمال کے

اس سیاہی کو مٹا دو یا نبی | ہمکو دوزخ سے بچا دو یا نبی

اوسکو بھی بخشائیے روز اخیر | ہے بڑا عاصی غلام دستگیر

یا الٰہی از برائے مصطفیٰ | پنجتن کی دوستی مین رکھہ سدا

یا الٰہی از برائے فاطمہ | ماتم شبیر مین کر خاتمہ

ہجرت فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو

جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کی خبر ملک عرب میں چوطرف مشہور ہوئی تب بہت سے لوگ اہل عرب سے آپ پر ایمان لائے۔ اور بعضے مشرک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اقسام کے تکالیف دینا شروع کئے۔ جناب باری سے

فرمایا اللہ تعالی نے کہ اے میرے حبیب اب تم مکہ سے مدینہ منورہ کو
ہجرت کرو۔ پس خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم بفرمانِ ربِ جلیل
پیشتر مصعب اور ابنِ ام مکتوم۔ اور ابنِ مسعود۔ اور بلالؓ اور
عمار وغیرہ رضوان اللہ تعالٰے علیہم اجمعین۔ جملہ بیس صحابہ کو
بمعیت امیر حمزہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے ہمراہ مدینہ
منورہ کو روانہ کردئے۔ اور آپ منتظر حکمِ ثانی کے رہے۔
ابوجہل لعین نے حضرت کے مار ڈالنے کی مشورت کافروں سے
کررہا تھا کہ ابلیس علیہ اللعنہ۔ ایک پیرمرد کی صورت بنکے اون کافروں کے
پاس آیا۔ اور مشورہ مین اونکے ساتھ ہوکر کہا کہ۔ آج محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا سر کاٹنا چاہئیے۔ چنانچہ ابوجہل نے۔ اس کام کے لئے
تین سو آدمیون کو اہل قریش سے متعین کیا تھا۔ کہ جبرئیلؑ نے
آکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے اس مشورہ کی خبر دیئے
اور حکم اللہ کا سنائے کہ۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ آجکی
شب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے بستر پر سلاکے۔ حضرت
ابوبکر صدیقؓ کو ہمراہ لیکر مکہ سے مدینہ کے طرف ہجرت کیجئے۔ اب
تمام کام اسلام کے وہین انجام پاوینگے۔
روایت ہے کہ غرہ ربیع الاول شبِ دوشنبہ نبوت کے تیرھوین ۱۳ سال

اور شب معراج سے آٹھ مہینے کے بعد ترپن سال کی عمر میں
آپ نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمایا۔
اوسی شب ابوجہل کے ہمراہ گئے ہوئے بیس آدمیون نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے دولتخانہ کا محاصرہ کیا۔ مگر اللہ جل شانہ نے
اون پر ایک ایسا خواب مسلط کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اوسی شب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے بستر پر
سلائے آپ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہمراہ
اوس محاصرہ سے نکل گئے بعد ایک ساعت کے ابلیس نے اون
آدمیون کو نیند سے ہوشیار کرکے کہا کہ اے یارو۔ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم بھاگ گئے۔ وہ بیسون آدمیون نے ننگے شمشیرین
لیکر حضرت کے بستر پر آئے دیکھا کہ حضرت علی رضہ حضرت رسول خدا
کے بستر پر آرام کر رہے ہین۔ بیدار کرکے پوچھا کہ محمدؐ کہان ہین
آپ نے کہا مجھکو معلوم نہین۔ آخر ابوجہل کو خبر کئے۔ شیطان نے
کہا کہ اے ابوجہل مین جانتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ابو بکر رضہ کو ہمراہ لیکر مدینہ کے طرف بھاگے ہین۔ جلدی سے پیچھا
کرنا چاہئے کہ وہ غار الطحل جبل ثور مین چھپ رہنگے پس تمام
قریش نے پہلے ابو بکر صدیق کی خانہ تلاشی کی بعد مدینہ منورہ

کی راہ لی - اس عرصہ مین حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول مقبول صلعم کو خبر دے کہ تمام قریش آپکی ایذا رسانی کے قصد سے آپکے پیچھے آرہے ہین آپ غار ثحل مین چھپ رہئے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ویساہی کیا - خدا کے حکم سے ایک مکڑی نے اوس غار کے دروازے پر جالا تان دیا اور کبوترون نے - اوس مین بیضے دئے - اور جبرئیل عم نے آکر اوسپر خس و خاشاک ڈال دیا تاکہ غار کہنہ معلوم ہو اور کفار نہ پہچان سکین - جب کفار - اوس مقام پر پہونچے ادھر ادھر تلاش کئے پتا نہین پایا شیطان لعین نے چاہتا تھا کہ انسان کی شکل بنکر متلاشیونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پتا دکہلائے - جبرئیل علیہ السلام نے بحکم رب جلیل اوس لعین کو ایک پر اپنا ایسا مارا کہ - وہ دریائے محیط مین جا گرا - آخر کفار وہان سے مایوس واپس ہوئے -

اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین دن تک اوس غار مین مستجد رہے اور حضرت ابو بکر صدیق رضہ نے - جو دیکھا کہ اوس غار کے اندر چارون طرف سانپ اور بچھو کے بہت سے سوراخ بنا ہین - اپنے جسم کے کپڑے اور دستار پھاڑ کر اون سوراخونکو بند کیا تسپر بھی اوس غار مین ایک سوراخ اور باقی رہا ——

اب ابوبکر رضؓ کے پاس سوائے زیر جامہ کے کوئی کپڑا باقی نرہا تھا
کہ جس سے اوسکو بند کرتے - آخر ابوبکر صدیق رضؓ نے اوس سوراخکو
اپنے پاؤن سے بند کرکے بیٹھے رہے - اور اوس غار مین سالہا
سال سے ایک اژدہا بہ تمنائے قدمبوسی آنحضرت صلعم رہتا تھا
جبکہ اوسکو باہر نکلنے کوئی راستہ نہ ملا - حضرت ابابکر صدیق رضؓ
کے پاؤن کو ڈسا - زہر نے ایسا اثر کیا کہ - ابوبکر رضؓ کے جسم
مین لرزہ پڑگیا - تاہم آپنے اپنے پاؤن کو سوراخ سے ہرگز
نہ ہٹایا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم - بعد نماز کے ابوبکر رضؓ
کا یہہ حال دیکھکر استفسار کیا کہ یا ابوبکر رضؓ تمہارا کیا حال ہے
ابوبکر رضؓ نے تمام حال ظاہر کیا تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ - پاؤن اپنا ہٹا لو جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
تعالے عنہ نے اپنا پاؤن کہینچ لیا - پس اوس سانپ نے
سوراخ سے باہر نکلا - حضرت کے قدمبوس ہوکر آپ پر ایمان
لایا - پھر اوسی سوراخ مین داخل ہوا - حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ابوبکر رضؓ کے اوس زخم پا کو اپنی زبان سے تین مرتبہ
چوس چوس کر تہوکا - حق تعالی نے شفائے کامل بخشی چوتہے روز
آپ اوس غار سے نکل کر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے -

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کراع الغنیم مین پہونچے وہان کا سردار بریدہ اسلمی نے آپکے تشریف لانیکی کیفیت سنکر سات سو آدمی کے ہمراہ آپکا استقبال کیا۔ اور سب کے سب مشرف بہ ایمان ہوئے۔ وہانسے ربیع الاول کی سولہوین تاریخ دوشنبہ کے دن۔ قبا مین پہونچے۔ قبا مدینہ منورہ کے قریب ایک بستی کا نام ہے۔ وہانکے بہت سے لوگ بھی مشرف باسلام ہوئے۔ جب مدینہ منورہ مین آپکے تشریف آوری کی خبر مشہور ہوی تمام سردار وہانکے مع صحابہ جو پہلے سے مدینہ پہونچ گئے تھے حضرت عمر و حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ رسول خدا کا استقبال کرکے آپکو لیگئے۔ آپ بیسوین ربیع الاول جمعہ کے روز داخل مدینہ منورہ ہوکر ابو ایوب کے گھر مین قیام پذیر ہوئے۔

بیان فضیلت زیارت روضۂ منورہ اور مختصر احوال سفر بیت اللہ شریف اور مدینہ منورہ کا۔

سبحان اللہ مومنون کیا خوب شہر مدینہ ہے کہ گلستان ارم جسکے روبرو خجل و شرمندہ ہے۔ بقول مؤلف۔

قصیدہ

آنکھون مین مرے پھرتے ہین انوارِ مدینہ
جلوہ مجھے دکھلاتے ہین سرکارِ مدینہ

فردوس برین کا ہے یہہ نقشہ ذرا دیکھو
چلکر ابھی تم کوچہ و بازارِ مدینہ

حوران بہشتی ابھی آجائین نکل کر
ہو جائے میسر کبھی دیدارِ مدینہ

واڑونی قسمت کو چلو لیکے وہان پر
بگڑی کو بنا دیتے ہین مختارِ مدینہ

روضے کے قرین رہنے کے قابل تو نہین ہون
بستر ہی لگا لون پسِ دیوارِ مدینہ

خورشید فلک کی مجھے گرمی کا نہین ڈر
سائے کے لئے کافی ہین اشجارِ مدینہ

تھوڑی سی زمین مجھکو عطا کیجے مولا
مدفن کیلئے مین بھی ہون حقدارِ مدینہ

اوصاف سنا کرتے ہو جا کر ذرا دیکھو
کس شان سے معمور ہے دربارِ مدینہ

بخشش ہے عطا تمہین سخاوت کہون کیا
دنیا سے نرالی ہے یہہ سرکارِ مدینہ

جان تن سے نکل جاتی ہے سُننے کو تڑپکر
ہوتے ہین جہان صدق سے اذکارِ مدینہ

جس دل مین عداوت ہے مدینے کی سراسر
ہر وقت چبا کرتا ہے ہر خارِ مدینہ

سُننے کو چلے آتے ہین رحمت کے فرشتے
جس وقت لکھا کرتا ہون اشعارِ مدینہ

ادنیٰ سے ہوا وصاف مدینہ کا بیان کیا
اللہ ہی کو روشن ہین سب اسرارِ مدینہ

بلبل ہو نہین شیدا گلِ رخسارِ نبی کا
مسکن مرا تحقیق ہے گلزارِ مدینہ

کیون کر نہو وہان حبیب کبریا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رونق افزا ہین - اور بعد وصال کے وہان آپکا روضۂ منورہ بنا سچ تو یہ ہے کہ

پروردگار عالم نے اوس سرزمین کو یہہ شرف بخشا ہے کہ رات دن وہان ابر رحمت برستا ہے - فرشتے اوسکی زیارت کو آتے ہین - اور جبرئیل وہانکی پاسبانی کرتے ہین خوشحال اون بندگان مومنین کا جو وہان رہا کرتے ہین - اور سعادت دارین پاتے ہین - اور پانچون وقت کی نمازین مسجد نبوی مین گذارتے ہین - ایک ہم عاجز ولاچار بے بضاعت ہین جو ہر سال بحضور رسول مقبول ہین بیقرار ہوکر یہہ عرض کرتے ہین - بقول مولف -

نہ ہم ہین مدینے کو جانے کے قابل ‏ — نہ قسمت کے صدمے اوٹھانیکے قابل

کسی طور سے دیکھین قبر پیمبر ‏ — یہہ حسرت ہے دل کی مٹانے کے قابل

وہ نور خدا ہے مین کسطرح دیکھون ‏ — یہہ آنکھین کہان ہین اوٹھانیکے قابل

مرا دل محمد کے رہنے کی جا ہے ‏ — یہہ بستی ہے ویران بسانیکے قابل

گیسو نہین ہین دام محبت ‏ — یہی دام ہین دل پھنسانیکے قابل

کب ہم وہ تمھارے ہین عاشق کے حق مین ‏ — ہین خنجر گلے پر چلانے کے قابل

نہین سوز تپ عشق احمد سے خوش ہون ‏ — یہہ آتش ہے دلکو جلانے کے قابل

فراق پیمبر مین روتا ہون ہر دم ‏ — یہہ آنکھین ہین دریا بہانیکے قابل

یہہ ارشاد حضرت کا اکثر نہ ہوگا ‏ — مدینے مین آئے تو آنے کے قابل

نہوتی جو دلمین نبی کی محبت ‏ — یہہ پہلو مین کب تھا بٹھانیکے قابل

جگہ مجھکو دہلیز پر اپنے دیجئے
نہیں ہوں تہیں در دیکھانیکے قابل

نہ تھا کوئی تمسا نبی اور مرسل
یہہ بار شفاعت اوٹھانیکے قابل

تو اب دو دیمر ہے بے حد
یہہ دولت ہے درم کہانیکے قابل

کہینگے گنہگار دامن پکڑ کر
نہیں کوئی ہمکو چہڑانیکے قابل

یہہ طرح حبیب آپکا حق تعالے
زبان میری کب ہے ہلانیکے قابل

وہ ہون روسیاہ پیش حق روز محشر
یہہ صورت نہیں ہے دکہانیکے قابل

زمانہ شریعت سے خالی ہے بالکل
نہ کیونکر قیامت ہو آنیکے قابل

کچھہ دوزہ دنیا ہے مکار تحقیق
نہیں اس سے دل ہے لگانیکے قابل

ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ یا رسول اللہ مین کب پورا مسلمان ہونگا۔ ارشاد ہوا کہ جسوقت تو دوست رکہے اللہ کو۔ اوس شخص نے التماس کیا کس چیز سے پہچانی جاے دوستی اللہ کی۔ فرمایا جب تو دوست رکہے اوسکے رسول کو۔ یعنے دوستی اللہ کی محبت رسول ہے۔ بیشک جو لوگ محبت رسول مین قوی ہین۔ اون کا ایمان بہی قوی ہے۔ اور جو لوگ آپکی محبت مین ضعیف ہین۔ اون کا ایمان بہی ضعیف ہے اے ایمان والو جبکہ مدار ایمان کا محبت کامل ساتہہ اللہ اور رسول کے

رکھا گیا ہے۔ تو تمکو لازم ہے کہ اطاعت رسول کی کرین تا کہ
خدا اور رسولؐ تم سے راضی رہین۔ حضرات مثل مشہور ہے کہ
حُبّ الوطن از ملکِ سُلیمان خوشتر۔ باوصف اسکے کہ جن حضرات
کے دلون مین آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کا عشق کامل ہے
وہ اپنے وطن اور ملک و املاک کو چھوڑ چھاڑ کر مدینۂ طیّبہ اپنا
حُبّ الوطن قرار دیکے شبانہ روز اپنے حبیبؐ کے روضہ کا جلوہ
دیکھتے۔ اور پنج وقتہ حضور نبوی مین سلام عرض کرکے سعادتِ
دارین حاصل کرتے ہین سُبحان اللہ مسلمانون جسطرح سے
آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اشرف المخلوقات ہین اسیطرح
وہ مقام کہ جہان آپ اب رونق افروز ہین کونین پر شرف رکھتا ہے
وہ کون مقام ہے۔ وہ مدینہ عرش کا نگینہ ہے جسکی فضیلت مین
بہت سے احادیث وارد ہین سُبحان اللہ کیا مرتبہ ہے
زائران مزار اطہر کا۔ ملاحظہ ہو حدیث شریف کہ مَن زَارَ
قَبرِیْ بَعدَ مَوْتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ۔ یعنے
جس شخص نے میری وفات کے بعد میرے قبر کی زیارت کی گویا
مجھکو زندگی کی حالت مین دیکھا۔ دوسری حدیث مین وارد ہے
کہ مَنْ زَارَ قَبرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ۔ یعنے

جس شخص نے میرے قبر کی زیارت کی قیامت کے دن اسکی
شفاعت مجھپر واجب ہے - خوشا نصیب ان کے جنہون نے
زیارت مقدس سے روضۂ حضور کے مشرف ہوکر
اس نعمت عظمیٰ کے ہوتے ہون عشاق کے لئے تو دونا
گدائی بھانکی شاہی سے افضل تر ہے - خدا جمیع دینی
بھائیون کو نصیب کرے کہ مدینۂ منورہ کو اپنا حب الوطن
بنالین - بقول مؤلف -

قصیدہ

جب مدینہ فضل حق سے میرا وطن ہو جائیگا
دور میرے دل سے سب رنج و محن ہو جائیگا

آرزو ہر چند تھی کیا کیا مدینے کی مجھے
مین نہ سمجھا تھا عدو چرخ کہن ہو جائیگا

جب گرینگے آنکھ سے آنسو پئے عشق نبی
خود بخود دریائے رحمت موجزن ہو جائیگا

بوئے زلف مصطفیٰ لائے ختن مین گر صبا
بے یقین بے آبرو مشک ختن ہو جائیگا

جی لبھالے خود کیا ہے نام اقدس کا ادب
سب ادا جو نام لے ٹکڑے دہن ہو جائیگا

لطف فرما کر ذرا جلوہ دکھاؤ یا نبی
رونمائی پر تصدق جان و تن ہو جائیگا

خاک کھائیگی نہ اور آتش جلائیگی مجھے
آپکا دامن اگر میرا کفن ہو جائیگا

دل گلستان بن گیا ہے داغ ہا عشق سے
لائے تشریف آپ سیر چمن ہو جائیگا

جب گدا رنگی محمد دین آپکا ہو یا نبی
خود خوشی سے پھٹکے ٹکڑے کفن ہو جائیگا

جو کروگے حشر مین تم فیصلہ ہر ایک کا | بس وہی منظور رب ذو المنن ہو جائیگا
لطف دو وہا ہوگا کوثر کا او ساقی یا نبی | آپ کا سائل اگر آب دہن ہو جائیگا
جو قصیدہ نعتیہ مین نے لکہا ہے یارسول | صاد او سپر ہو تو وہ صدق سخن ہو جائیگا

آفتاب حشر کا تحقیق اندیشہ نکر
سر پہ نعلین نبی سایہ فگن ہو جائیگا

حضرات جسنے اپنی زندگی مین بیت اللہ اور اللہ کے حبیب کا روضۂ منورہ نا دیکہا ہو - اوسکی زندگی بے نمکین ہے - اگرچہ وہ کیسی ہی کیسی عبادت کیا ہو - جنکو کہ اللہ اور اوسکے حبیب سے قلبی محبت ہے وہ لوگ اگرچہ رمق برابر ہی استطاعت جانیکی نرکہتے ہون سب بے خود ہو کر بارگاہ رسول مین عرض کرتے ہین - بقول مؤلف

مین تڑپتا ہون مدینہ مین آپ آنیکے لئے | قصد فرمائیے نبی مجہکو بلانیکے لئے
دیر سے منتظر دید ہین میری آنکہین | مجہکو ترساتے ہو کیون شکل دکہانیکے لئے
اے اجل مجہکو مدینہ کیطرف جانا ہے | کیون یہان پہلے آتی ہے بے وقت ستانیکیلئے
ہے تمنا میری مدفن ہو مدینے مین مرا | دو جگہ تہوڑی سی مرقد کے بنانیکے لئے
یا نبی مین ہون گنہگار تو کیا غم اوسکا | آپ ہین نار جہنم سے بچانیکے لئے
ہجر مین سبزہ عارض کے ہین بیتاب بہت | ہم ہین آمادہ بس اب زہر ہی کہانیکے لئے

ہم وہ عاشق ہیں اگر روٹھ بھی جائینگے کبھی	آئینگے احمد مختار منانیکے لیے

مربھی جاؤگے اگر ہجر میں تم اے عاشق
ہے مسیحا مرا وہ جو جلانیکے لیے

پس ایسے لوگ کی امداد سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم خود غیب سے فرماتے ہیں۔ اور اونکو پیار و محبت سے اپنے حضوری میں یاد کرتے ہیں۔ اور یہہ غریب آمادۂ سفر ہوکر اپنے احباب اور دوستوں سے رشتۂ الفت توڑکے چلتے ہیں۔ بقول مؤلف۔

دوستو یثرب پرنور کو جاتے ہیں ہم	گر خدا چاہا تو دیس اپنا آتے ہیں ہم
توڑ کر رشتۂ الفت کو تمہارے ہم بھی	دولت دید کو حضرت کی پاتے ہیں ہم
تم بھی یثرب کو چلے آؤگے انشاء اللہ	شاہ کو یاد تمہاری بھی دلاتے ہیں ہم
ہے یہی اپنی دعا جلد مدینہ پہونچیں	روکے ہاتھ اپنے طرف جھکے اوٹھاتے ہیں ہم
خاک ملجاتی ہے جسوقت در اقدس کی	اپنے آنکھونکا اوسے سرمہ بناتے ہیں ہم
ہم بھی ہیں شیفتۂ شمع رخ نورانی	مثل پروانہ پروبال جلاتے ہیں ہم
ہم ہیں بیمار تپ ہجر پیمبر سے بہت	دشت یثرب کی ہوا ہو تو شفا پاتے ہیں ہم
شرم سے ابر میں چھپ جاتا ہے خورشید فلک	رخ پرنور پیمبر کو جو دکھلاتے ہیں ہم
قتل کو اپنے نہیں تیغ کی حاجت جعفر	دیکھکر ابروِ خمدار کو مر جاتے ہیں ہم
قصر جنت سے بھی پرنور لحد ہے اپنی	دلکے داغونمین عجب روشنی پاتے ہیں ہم

ہجر میں آپکے اشکوں کو بہا کر ہر روز
فرد اعمال سے عصیاں کو مٹاتے ہیں ہم

حدت خورشید قیامت کا نہیں ہے مطلق
دامن احمد مختار میں چھپ جاتے ہیں ہم

تشنگی میں جب اٹھتا ہے آہوں کا دھواں
ابر رحمت کو سدا قبر پہ پاتے ہیں ہم

سنکے شہ بانو کو شبیر کے حیدرؓ نے کہا
تیرے امداد کو اے لخت جگر آتے ہیں ہم

یاد آتی ہے شہادت جو شہ بیکس کی
چشم سے خون جگر اپنا بہاتے ہیں ہم

داد خواہی کے لئے رو کے کہا زہراؓ نے
بند آنکھیں کریں حشر میں تو آتے ہیں ہم

پیاس جب حضرت شبیرؓ کی یاد آتی ہے
صورت ماہی بے آب تڑپ جاتے ہیں ہم

حیف پابند شریعت نہ رہے دنیا میں
ہیں خفا پیارے نبیؐ جا کے مناتے ہیں ہم

تنگ دستی نے پہونچنے نہ دیا تیرے کوچے
یا خدا تجھکو گواہ اپنا بناتے ہیں ہم

چشم حق بیں سے تجھے دیکھتے ہیں یا اللہ
حشر میں دولت دیدار کو پاتے ہیں ہم

بخت خوابیدہ اگر جاگے تو ہم آ کے تحقیق
بستر اپنا در اقدس پہ لگاتے ہیں ہم

برخلاف اسکے جسکے دل میں کہ شوق زیارت بیت اللہ شریف اور روضہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں وہ اچھے سے اچھے ذی مقدرت بھی ہاتھ پاؤں پھیلا کر قافلہ کا منہ تکتے رہجاتے ہیں۔ اور اپنے بد نصیبی پر کف افسوس مل ملکے روتے ہیں اور وہ غریب ضرور بارگاہ رسولؐ میں پہونچکر زیارت سے مشرف ہوتے ہیں

جبکہ حجاج سفر بحری و برّی کے سینکڑون تکالیف سہکر داخل مکہ معظمہ ہوجاتے ہین۔ تمام مصائبات سفر بہول جاتے ہین اور زیارت بیت اللہ سے مشرف ہوکر ہشاش بشاش یہہ عرض کرتے ہین

قصیدہ

جب خدا کے فضل سے کعبہ نظر مین آگیا
دل نظر مین آگیا مولا نظر مین آگیا

بیخودی نے کر دیا پیدا عدم ہی کا وجود
اوٹھگیا پردہ تو بس عنقا نظر مین آگیا

لنترانی رہگئی جب مہربانی تو نے کی
آگ کو موسیٰؑ گئے جلوہ نظر مین آگیا

چشم وحدت نے کیا ہین توکا قصہ فیصل
اونکو جو ڈہونڈا تو رُخ اپنا نظر مین آگیا

آپکو دیکہا جو مین نے اوس صنم کو دیکہکر
مظہر حق برزخ کبرا نظر مین آگیا

پہونچے مکہ بہی تو کب مقصود دل حاصل ہوئے
ہان مدینہ کا فقط رستہ نظر مین آگیا

جسکو بینائی ہو خاکِ مدینہ سرمہ ہے
آنکہہ کے امراض کا نسخہ نظر مین آگیا

جب زیارتِ کعبہ اور جملہ مراتب حج سے فرصت ملتی ہے۔ اشتیاق دیدارِ مدینہ منورہ مین ساعت بساعت عشاقونکے دلون پر سانپین لہراتے جاتے ہین تو بیتابانہ یون عرض کرکے زار زار روتے ہین۔ بقول مؤلف۔

قصیدہ

جو جاگے بختِ خفتہ ہم تو جاکے لیتے ہین
عجب کچہ تیرہ بختی ہے زیارت کو ترستے ہین

جو روتے ہین دُرِ دندانِ احمد تصور مین
ہمارے دیدۂ تر صورتِ نیسان برستے ہین

ڈسا کرتی ہے ہر دم یاد ابرو صورتِ عقرب
تصور گیسوون کے مارِ بنکر ہمکو ڈستے ہین

اجل سر پر کھڑی ہے ہم بھی ہین مرنے آمادہ
جو ہو دیدار حضرت ہم کمر کو اپنے کستے ہین

بوقتِ نزع دیدارِ نبی ہوتا ہے جب حاصل
نکلتی ہے اُسی دم روح تن سے اور ہنستے ہین

یقیناً عاقبت باخیر ہوگی تیری آسی تحقیق
کہین ایمان والے مکر مین شیطان کے پھنستے ہین

بعد حج کے تخمیناً آخر ذیحجہ تک قافلہ شہر مکہ مین قیام پذیر رہتا ہے - اور وہانکے تمامی متبرک مقامات کی زیارت کی جاتی ہے - اور شایقین مدینے کو بعد انفراغ حج کے دس بیس روز تک مکہ مین رہنا بھی از حد شاق گذرتا ہے - اور اہالیان مکہ بڑے ہمدردی کے ساتھ عاشقان محمدی کے خبر گیران رہتے ہین - جب کوئی شخص کسی عاشقِ رسول سے اسقدر بیقراری اور بے صبری کا سبب دریافت کرتا ہے - تو وہ زبانِ حال سے یہہ عرض کرکے روتا ہے - بقول مولف

قطعہ

ہے جنون جوش پہ دل مرا سنبھلتا کب ہے
دشتِ یثرب کے سوا جی یہہ بہلتا کب ہے

بس رہا ہے مرے آنکھون مین وہانکا نقشہ
دیکھین بوسہ درِ پُرنور کا ملتا کب ہے

دل مرا صورتِ سیماب تڑپتا ہے بہت
آپکے ہجر مین آرام اوسے ملتا کب ہے

دیکھنا کب مین پہونچتا ہون درِ اقدس تک
راستہ یثربِ پُرنور کا کھلتا کب ہے

سر بہی کٹ جائے تو فرمان بجا لاونگا
یہہ غلام آپکے احکام سے ٹلتا کب ہے

جو شہ بیعت کو نہین جانتا ہے حضرتکی
راستہ اوسکو طریقت کا بہی ملتا کب ہے

آپ اگر چاہین تو مین روضہ پہ آسکتا ہون
مین ہون لاچار بہت بس مرا چلتا کب ہے

مین بہت مفلس و نادار ہون آشنائے حجاز
نہین معلوم تصدق مجہے ملتا کب ہے

دور افتادہ ہے تحقیق تڑپتا ہے بہت
آپ چاہین نہ جسے قرار اوسے ملتا کب ہے

جب عاشقان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا دل عشق و محبت مین از حد بیقرار ہو جاتا ہے تو اونکے تسکین کے لئے غیب سے یہہ آواز آتے ہین ۔

قصیدہ

چلکے اے عاشقو اب شہر مدینہ دیکہو
خوب اللہ کے محبوب کا روضہ دیکہو

نور ہے مسجد والا کا تجلی دیکہو
آنکہہ مین رکہلو جو وہ گنبد خضرا دیکہو

اشتیاق شہ والا مین بہت سارے
اب چلو طالب و مطلوب کا جلوا دیکہو

عمر بہر کرتے تہے جس جائے پر آنیکی دعا
آج اوس جائے پر اللہ نے لایا دیکہو

کرتی ہے سہنا مس قلب کو خاک طیبہ
آگ مین ڈالو جو اکسیر کا نسخہ دیکہو

ہند مین رہکے عبث کرتے تہے فریاد و فغان
دوستو چلکے ذرا یثرب و بطحا دیکہو

اور بعض حضرات جو مدینہ منورہ میں ہجرت سے رہنے کا قصد کرکے
جاتے ہیں اونکو سب سے زیادہ یہہ فکر ہر وقت لاحق رہتی ہے کہ۔
آیا ہمارے آقا ہمکو اپنے شہر میں رہنے کی اجازت دیتے ہیں
یا نہیں۔ کیونکہ اکثر تجربہ کئے ہوئے لوگ کا مقولہ ہے کہ۔ سرکار
دو عالم جسکو چاہتے ہیں اوسکو شہر مدینہ میں رہنے کا حکم دیتے ہیں
اور جسکا رہنا پسند نہیں فرماتے اوسکو واپس کر دیتے ہیں۔
اسلئے مکہ ہی سے نہایت عجز و انکساری کے ساتھہ استجازتی
معروضات حضور نبوی میں عرض کرتے جاتے ہیں۔
بقول مولف۔

قصیدہ

سوئے یثرب مرے آقا مجھے اب آنے دو
آپ سے رہکے جدا یونہی مرجانے دو

پھر عدو چرخ کہیں کہتا ہے قسمت ہے مری
ہجر احمد ﷺ کا ہے اور بھی غم کہانے دو

در اقدس پہ بلانیکا ارادہ کب ہے
دل میں جو بات ہے منہہ پر تو ذرا آنے دو

آپکے دامن رحمت کی ہوا لیکر
آتش عشق کو دل کی مرے بھڑکانے دو

دل ہے بیمار تپ ہجر سے از حد میرا
دشت یثرب کی بھلا کچھہ تو ہوا کہانے دو

آپکی زلف کا جب سے ہوا ہے سودا
بنکے وحشی مجھے جنگل ہی میں بھٹک جانے دو

دلو جان ہوگئے ہیں عشق میں تیرے مجنون
لاکھہ روکو نہیں رکتے ہیں یہہ دیوانے دو

آپکے چہرۂ انور سے ہٹا دو پردہ
روح کہتی ہے ابھی تن سے نکل جاوٗنگی
تیغ ابرو کا تمہارے مین ہوا ہون عاشق
پتلیان آنکھہ کی کہتی ہین تڑپکر مجہسے
بادہ خوار وہین تمہارے جو ہوشو نشامل
رند گویا ہین ہری چشم کی مخموری پر
شانہ بنکر مرے تنِ مژگان کی تمنا ہے یہی
سبزۂ عارض رنگین کا جو آتا ہے خیال
دلو جانکو مرے کچھہ ہے تو فقط جلنے کا
کیون نہ روشن ہو جہان نور سے انکے ایدل

جو تمنا ہے مرے دل کی نکل جانے دو
مرے محبوب کا جلوہ تو نظر آنے دو
سر کچھہ حاضر ہے اوسی تیغ سے کٹجانے دو
شوق دیدار مین چلمن سے نکل جانے دو
مئے وحدت کے کہلے رہتے ہین مینجانے دو
بادۂ حُبِّ نبی صلعم کے ہین یہہ پیمانے دو
زلفِ احمد صلعم ہین پریشان ہمین سلجہانے دو
دل یہہ کہتا ہے زہر گہولکے پیجانے دو
شمعِ رخسار نبی کے ہین یہہ پروانے دو
گوشِ احمد صلعم کے جو حسنین ہین دُردانے دو

حمد حق نعتِ نبی صلعم جو مین لکہا کرتا ہون
دردِ دل کے لیے یہہ ہین تحقیق شفاخانے دو

جسوقت قافلہ مین مدینۂ منورہ کے طرف کوچ کا روز اور تاریخ سنائی جاتی ہے ـ عشاقِ محمدی اوس روز کو گویا روزِ عید سے بہی فزون تر جانتے ہین ـ اور محبانِ رسولِ مقبول صلعم وجان نثاران حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس دنکے آمد آمد کی انتظاری اس درجہ رہتی ہے ـ جیسے حجاج کو نہم ذیحجہ کا اشتیاق رہتا ہے

بارے بافضالِ ایزدی جب وہ روز آجاتا ہے۔ صبح صادق حجاج کا قافلہ بسواری شتر یثرب کے طرف روانہ ہوتا ہے۔ اور حجاج بفراق کعبہ بھیہ عرض کرکے روتے ہین۔

قصیدہ

لیچلو داغ فراق کعبہ دلپر لیچلو
ان کرامن کاتبین اب دہو جاتے ہین ورق
عاصیو بہتے رہین اشک ندامت چشم سے
جو دعا مانگو مدینے مین وہ ہوتی ہے قبول

اس غم دوری کو بھی پیش پیمبر لیچلو
تا مدینہ جرم کا ہمراہ دفتر لے چلو
نذر وان دینی ہے انکھ کے گوہر لیچلو
حسرتین جتنی ہین دلمین سبکو یکسر لے چلو

معصیت آلودہ عاجز ہے غلام دستگیر
اوسکو بھی شاہنشہ عالم کے در پر لیچلو

جب قافلہ مکہ سے روانہ ہوتا ہے۔ عاشقان رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مارے خوشی کے اپنے جامہ مین پہولے نہین سماتے ہین کوئی توبار بار سلام عرض کرتا جاتا ہے۔ اور کوئی ورد درود مین مشغول رہتا ہے۔ نہ کسی کو کہانے پینے کی خواہش رہتی ہے اور نہ کسیکو دہوپ کی تابش کا خیال رہتا ہے اور نہ مصائبات سفر کا رنج وملال بہرحال ہرایک کا دل اپنے محبوب کے روضہ اقدس کا جلوہ دیکہنے کی تمنا مین چور اور نشہ بادہ حُب نبی سے

مخمور ہو کر یہہ عرض کرتا جاتا ہے - بقول مؤلف -

قصیدہ

دل سنبھل جائے کسیطرح سے دیوانے کا
وہ بھی دن آئے مدینہ میں پہنچ جانیکا

جسکو بہاتی ہے مدینہ کی فضا اے بلبل
قصد کرتا نہیں فردوس میں وہ جانیکا

یا نبی شربت دیدار سے صحت بخشو
میں بھی بیمار ہوں حضرت کے شفاخانیکا

راتدن جلتا ہو نمیں شمع رخ روشن پر
حوصلہ کیا ہے مگر سامنے پروانیکا

قل ہو اللہ احد نشہ میں پڑہتا ہوں مدام
مئے وحدت سے عجب حال ہے مستانیکا

آپکے چہرۂ تابندہ سے اٹھا ہے نقاب
خوف کیونکر ہو پھر طور کے جل جانیکا

اے فلک جانے نہیں دیتا ہے کیوں تیر بکو
کیا ارادہ ہے ترا ہجر میں ترسانیکا

فکر خامے کی ہے لکہنے کو ثنائے احمد
ہے ارادہ مرا سرخامے پر لانیکا

لب شیرین پیمبر کی ثنا کا ہے خیال
مجکو ملتا ہے مزا شیر و شکر کھانے کا

در پر نور پہ جسوقت پہونچہ جاونگا
دمبدم سجدہ ادا ہو یگا شکرانیکا

جب قبلہ موسی حضرت ہو میسر تحقیق
پھر نکر قصد مدینے سے پلٹ آنیکا

قافلہ جب روز بروز سیکڑوں تکالیف اور مصائبات سفر سہکر کوچ بکوچ منزل بہ منزل طے کرتا ہوا کوہ مفرح تک پہونچتا ہے عشاق ہشاش وبشاش اپنے سواریوں سے اوترکر اوسپر

پہنچتے ہین تو مدینہ منورہ وہانسے مد نظر ہوتا ہے - پس عشاق دیکھکر بے تابانہ اپنے تمنائے دل کو ظاہر کرتے ہین -
بقولِ مؤلف -

درِ احمدؐ پہ جب میرا گذر ہو
تو سنگِ آستان ہو اور یہ سر ہو

خدا جس روئے انور کا ہے عاشق
فدا اوس پہ کیون شمس و قمر ہو

نبیؐ دوسرا پر مین فدا ہون
تصدق میرے مادر اور پدر ہو

چراغِ داغ عشقِ مصطفیؐ سے
مرے دلکا ہی اب پُر نور گھر ہو

الٰہی نزع کا جب وقت آئے
جمالِ مصطفیؐ پیشِ نظر ہو

ق

صبا پونچا تو میری التجا کو
مدینے مین اگر تیرا گذر ہو

بلاتے کیون نہین پاس اپنے مجھکو
خفا کسواسطے آپ استقدر ہو

مدینے مین مرون جا کر مین یارب
دعا مین میرے تو اتنا اثر ہو

خدایا نخل دلمین میرے پیدا
ترے عشق و محبت کا ثمر ہو

جنہین ہے خواہشِ فرزند یا زن
بحقِ مصطفیؐ انکو میسر ہو

الٰہی بانی محفل پہ ہر دم
ترے فضل و کرم کی اک نظر ہو

طفیل محفل میلاد حضرتؐ
قرین قصر جنت سے یہ گھر ہو

ثنا خوان محمدؐ ہون مین تحقیق
مجھے کیا روزِ محشر کا خطر ہو

حضرات - مدینہ منورہ کوہ مفرح سے چار کوس کے فاصلہ پر رہتا ہے جب زائرین وہان سے کچھ آگے بڑہتا ہے تو ہمارے سرکار دو عالم کی گنبد مقدس کے چارون قبے مثل برجیون کے عشاقون کے مد نظر ہوتے ہین فوراً انکے اشتیاق بھرے سینے چور چور ہو جاتے ہین - اور بیساختہ یہ اشعار زبان حال سے نکل آتے ہین -

قصیدہ

جب کوہ مفرح سے مدینہ نظر آیا	فرحت کے کرامت کا خزینہ نظر آیا
ہر سنگ سے ہر برگ سے ہر ذرے سے وانکے	یک جلوۂ تابوتِ سکینہ نظر آیا
امواج مصیبت کے طلاطم کا گیا ڈر	جو رحمت عالم کا سفینہ نظر آیا
ملتا ہے اسی باب سے بس قرب الٰہی	کیا قرب خداوند کا زینہ نظر آیا
تعظیم مدینے کا جو منکر ہے شقی ہے	یہ اوسکی شقاوت کا قرینہ نظر آیا
کیا افضل مدینہ ہے کہ از فرط خجالت	مکے کے بھی چہرے پہ پسینا نظر آیا
صد شکر خدا سنگِ درپاک جو چوما	پر نور یہ اپنا رخ و سینہ نظر آیا
مسکین کے لئے درترا اے فخر سلیمان	ایمان کے خاتم کا نگینہ نظر آیا

سبحان اللہ وہ روضۂ منورہ کے گنبد کا نظر آنا وہ باغونکا سبزہ وہ شہر محبوب کے درختون کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کا چلنا ادہر پھولون کی کلیونکا چٹخ چٹخ کر کھلنا اور وہ خوشبو کا مہکنا - اور شبنم کی نو نوار اور وہ چارون سمت نور ہی نور کی بہار عجب ہی عجب لطف دکہاتی ہے جنکی آنکھیں اوسوقت کا نظارہ

کر چکین ہوں بس اونہیں کا ہی دل کچھ جانتا ہے اور تمام عشاق اپنے اپنے سواریوں سے پیادہ پا ہو جاتے ہیں کسی نے جوش و خروش کے ساتھ صلی علی کا نعرہ مارتا ہے کوئی بار بار سلام عرض کرتا جاتا ہے اور کسی کا دل اختیار سے باہر ہو کہتا ہے۔

قصیدہ

نعمت حق کے خزانے پہ غریب آپہونچے
یعنے ہم آج مدینے کے قریب آپہونچے

راہ پر خطر تھی ساماں بھی نہ تھا لیکن ہم
جذبۂ لطف سے باحال عجیب آپہونچے

تھے وہ بدبخت جو حج کر کے وطن کو بھاگے
روضۂ پاک تلک نیک نصیب آپہونچے

ہر دعا ہو گی مجاب اب تو ہماری بیشک
جبکہ ہم دور سے نزدیک مجیب آپہونچے

شکر حق کیا ہو ادا ہمسے بلا امی مسکین
تا در روضۂ پر نور حبیب آپہونچے

حضرات قافلہ عجب اسی شوق و ذوق میں مستانہ وار جہومتا۔ اور اوس راہ کی سرزمین چومتا اپنے معشوق کے روضۂ منورہ پر مثل پروانہ نثار ہونیکی تمنا میں۔ بیر علی پر پہونچتا ہے۔ بیر علی باب مدینہ کے متصل ایک باغ اور ایک چاہ ہے۔ بس اوسی کنوین کا نام بیر علی ہے قافلہ کا وہین قیام ہوتا ہے وہ صبح صادق کا وقت اونٹوں کا بولنا اور وہ لال ٹینوں کا جہلا جہلا کر جلنا عشاق کا اشعار عاشقانہ پڑہنا عجب لطف دکہاتا ہے۔

قطعہ

معطر ہے منور ہے مصفا ہے اجالا ہے
نبی کا سبز گنبد نور کے سانچے میں ڈہالا ہے

بہار خلد آتی ہے نظر روضہ کی جالی سے
مدینہ قطعۂ جنت ہے سب شہروں سے اعلی

اہلِ مدینہ جوق جوق ہم دل مجروح اور کشتگانِ محبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمِ جگر پر مرہم مژدۂ وصال لگانے پیشوا تشریف لاتے ہیں اور عاجزی سے خاطر و مدارات کے ساتھ فرماتے ہیں ۔ قصیدہ

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جودِ شہِ کوثر کا بھی دریا دیکھو

دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی
اونکے کشتوں کا بھی حسرت سی تڑپنا دیکھو

خوب آنکھوں سی لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

واں مطیعوں کا جگر خوف سی پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو

مہرِ مادر کا مزا دیتا ہے آغوشِ حطیم
جن پہ ماں باپ فدا یاں کرم اونکا دیکھو

زینتِ کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما ہے یاں کونین کا دولہا دیکھو

دھوچکا ظلمتِ دل بوسۂ سنگِ اسود
خاک بوسیِ مدینے کا بھی رتبہ دیکھو

بے نیازی سی وہاں کانپتی ہوگی طاعت
جوشِ رحمت پہ یہاں نازِ گنہ کا دیکھو

جمعہ مکہ کا تھا عید اہلِ عبادت کیلئے
مجرمو آؤ یہاں عیدِ دوشنبہ دیکھو

غور سی سن تو رضا کعبے سی آتی ہی صدا
میرے آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

حجاج چاہ بیر علی میں غسل کرکے لباس فاخرہ سے درست اور عطر سی معطر ہوکر درود پڑھتے ہوئے ہمارے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ منورہ پر حاضر ہوکے باادب سلام عرض کرتے ہیں جنت کی

ہماری پہونچتے ہیں - حضرات خدا ہمکو اور تمکو بھی وہاں کی حضوری سے
مشرف فرما دے تو بعد صلوات و سلام کے عرض کریں گے قطعہ

شکر ہے آج مدینہ میں غلام آپہونچے یا نبی کیجئے مقبول ہماری تسلیم		کشور ہند سے مشتاق سلام آپہونچے شوق دیدار رہا ہمکو مدام آپہونچے

الغرض دس دن تک قافلہ مدینہ منورہ میں رہتا ہے حجاج دونوں وقت
روضۂ مطہرہ پر حاضر ہوکر درود و سلام عرض کرتے ہیں حضرات مدینہ
والوں کا کیسا مرتبہ ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
جو مدینہ والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کریگا اس قدر جلد تباہ ہو جائیگا
جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے بھائیو مثل مشہور ہے کہ لیلا کا کتا بھی پیارا
ہوتا ہے - مجنوں کو اوسی کے دیکھنے کا سہارا ہوتا ہے میاں جو عاشقان
رسول ہیں اونکو وہاں رہکر اپنے آقا کے غلاموں کے قدم چومنا ہی
تسکین خاطر کے لیئے کافی ہے - جب گیارہویں روز قافلہ مدینے سے
رخصت ہوتا ہے تو شور محشر قافلہ میں برپا ہوتا ہے عشاق کا جدائی کی
بے تابی سے رونا اور بلبلانا - حجاج کا الفاظ رخصت زبان پر لاکے سلام
رخصتی پڑھنا - قیامت کا نمونہ بلکہ اوس سے بھی دونا ہوتا ہے جب قافلہ
مدینے سے کچھ دور ہوتا ہے تو ہر حاجی حسرت کے نگاہوں سے پیچھے
مڑ مڑکر دیکھتا جاتا ہے اور با چشم گریاں اور سینہ بریاں اس طرح کہتا ہے -

قصیده

یک بیک آه کیا ہوا ہای مدینہ رسول ۔۔۔ وصل تہا یا کہ خواب تہا ہای مدینہ رسول

ہجر مدینہ اور ہم جیتے ہیں ہر کہا کے ہم ۔۔۔ جینے سے آتی ہے حیا ہای مدینہ رسول

زندگی ہو تو ہو وہاں موت بھی ہو تو ہو وہاں ۔۔۔ وانکی فنا بھی ہے بقا ہای مدینہ رسول

دل سے جو پوچہتا ہوں میں رنج وملال کا سبب ۔۔۔ کہتا ہے مجہسے دل مرا ہائی مدینہ رسول

مسکین وہاں سے جب چلے پہرکے بھی دیکھتے رہے ۔۔۔ دیکھتے ہی دیکھتے چہپ گیا ہای مدینہ رسول

حضرات مدینۂ منورہ وہ مقام ہے کہ اسلام جہاں سے شایع ہوا۔ اور آخر زمانہ میں تمامی جہان سے اسلام پہر وہیں چلا جائیگا جس طرح سانپ پہر پہرا کر اپنے گھر میں چلا جاتا ہے۔ دجال مردود کا وہاں گذر نہیں اور برے لوگ وہاں رہ نہیں سکتے۔ مخبر صادق نے فرمایا ہے کہ مدینہ لوہار کی بھٹی ہے جس طرح لوہار کی بھٹی سے لوہا پاک وصاف ہوکر نکلتا ہے اسی طرح جو مومن مدینہ کو جاتا ہے زنگ عصیان سے پاک اور صاف ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جب دجال کا خروج ہوگا وہ مردود تمام جہان میں گشت کریگا جب مکہ اور مدینہ اور بیت المقدس زادہم اللہ شرفا وتعظیما کے طرف جائیگا فرشتوں کو سرگرم محافظت پاکر وہاں سے بھاگے گا۔ ای بھائیو دجال کے نکلنے کی جو جو علامات حضرت رسول خدا نے بیان فرمایا ہے وہ سب اسوقت فی زمانہ پائے جاتے ہین خدائے کریم اپنے فضل

کرم سے ہمارے ایمان کو محفوظ رکھے۔ اور وہاں کی حضوری سے مشرف
فرمائے جیسا کہ کسی عاشق کا قول ہے۔ **قصیدہ**

مدینہ مرا اب وطن ہو اسے خدا ... میری روح واں اور تن ہو الٰہی

مدینے میں لاشہ پڑا ہو ہمارا ... میسر نہ گور و کفن ہو الٰہی

وہ نورانی قبہ وہ رحمت کا جلوہ ... نظر میں وہ پیاری پھبن ہو الٰہی

ضریح مقدس کے پردہ کا میرا ... کفن ہو الٰہی کفن ہو الٰہی

بہاریں یہاں ہوں جو بن پہ باغ حرم کی ... یہہ بلبل وہاں نعرہ زن ہو الٰہی

اوٹھے جھومتا ابر اونکے کرم کا ... شفاعت کی برستی پھبن ہو الٰہی

قیامت میں پرچم نبی کے علم کا ... میرے سر پہ سایہ فگن ہو الٰہی

لیا جائے مسکین بھی مداح اونکا ... یہہ مقبول میرا سخن ہو الٰہی

خدائے پاک نے آپ کو مجموعۂ محامد و فضایل بنایا ہے۔ اب یہاں ایک سوال عاید ہوتا ہے۔ کہ جب ہمارے حضور کا عالی مرتبہ ہے تو زمین پر قیام پذیر کیوں ہوئے لازم تہا کہ مثل عیسیٰ علیہ السلام کے ہمارے آقا بہی اپنے مرتبہ کے لائق کسی آسمان یا عرش پر جلوہ گر ہوتے اس سے تو عیسیٰ علیہ السلام کا مرتبہ بڑا معلوم ہوتا ہے۔ اسکا پہلا جواب یہہ ہے کہ ہمارے شفیع المذنبین کو امت کی محبت بغایت درجہ ہے۔ چنانچہ جناب باری

فرماتا ہے۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ
یعنے اللہ کی شان سے بعید ہے کہ آپ اپنی امت میں رہیں اور امت عذاب
میں مبتلا ہو۔ اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کفار قریش کو اسلام کی دعوت کی اونہوں نے طرح طرح کی تکلیف پہونچائے
اور آپ سے کہتے تھے کہ اگر تم سچے نبی ہو تو آسمان سے پتھر برسنے لگیں
حضور تو رحمت العالمین ہیں یہ سنکر آپ کو خوف ہوا کہ مثل اور امتوں کے
اس امت پر بھی اونکے سرکشی کی پاداش میں کہیں عذاب نازل ہو۔ اللہ تعالیٰ
نے آپکی تشفی اس آیہ کے نزول سے فرما دیا۔ کہ جب تک آپ ان لوگوں میں
ہیں آپکے وجود باوجود سے یہ لوگ عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ اس لیے
حضور نے فرش خاک اختیار فرمایا۔ دوسرا جواب اظہر من الشمس ہے
جو لیکر ان ہوتا ہے وہی جھک جاتا ہے۔ اللہ جل شانہ تمام دیندار
بھائیوں کو اور دیندار بہنوں کو توفیق نیک دے کر احکام خدا کے
پابند اور عشق رسول معظم کے مبتلا بنجائیں۔ اور خاتمہ خیر ہو اور مدینہ
منورہ کے زرق نصیب بنجائیں۔ وقت آخر جمال انور دیکھتے ہی دیکھتے
خاتمہ ہو جائے بقول حضرت بلہا غفر اللہ ذنوبہ

قصیدہ

رسول اللہ آنا وقت آخر	جمال اپنا دکھانا وقت آخر

کرم سے شربتِ دیدار ہمکو — پلانا آ پلانا وقت آخر
ہمیں لیجا کے کوئی ڈالدینا — بہ زیر آستانہ وقت آخر
بدل یٰسین کے نام محمدؐ — ارے لوگو پڑھانا وقت آخر
عیوض کلمہ کے بس نام محمدؐ — لحد تک کہتے جانا وقت آخر
پیالا لا ارنجی کا پڑھکے صلواۃ — محبوؐ تم چھوڑنا وقت آخر
محمدؐ رحمت اللعالمین ہو — خدارا رحم کرنا وقت آخر

رہے جب قبر میں بلہار تنہا
وہاں تشریف لانا وقت آخر

محمدؐ جو رویا میں آئے تو ہوتے — مرا بخت خفتہ جگائے تو ہوتے
کبھی اپنا جلوہ دکھلائے تو ہوتے — مجھے اپنا شیدا بنائے تو ہوتے
ذرا دل میں تشریف لائے تو ہوتے — یہ بستی ہے ویراں بسائی تو ہوتے
بھٹکتا نہیں اس طرح مثل مجنوں — کبھی در پہ اپنے بلائے تو ہوتے
رہی دل میں حسرت مرے یا محمدؐ — مجھے اپنا بندہ بنائے تو ہوتے
اوٹھا کر نقاب اپنے چہرہ سے صاحب — وہ نور خدا کچھ دکھائے تو ہوتے
مرے جذب الفت کی کھلتی حقیقت — جناب آپ تشریف لائے تو ہوتے

مرے خرمن جاں پہ تحقیق حضرت
تبسم سے بجلی گرائے تو ہوتے

بیان وصال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سرگردانی قلم شکستہ رقم کی تحریر واقعہ وفات خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر رگ کے ہر حرف تار تار قلم سیاہ پوش اور ورق سے آلودہ خاک۔ اور ہر سطر پر پیچ اور رقم میں طلبیدہ چاک ہے تمام عمر حسرت ہی کی تمنا ہے کہ واسطے حضرت آدم اور بلکہ وجہ سجدہ ہزار عالم عالم ظہور میں آیا ہو وہ دنیا میں نہ رہے۔ پس ہر کوئی اس تیرہ خاکدان وحشت سرا میں کیا ارادہ قیام کا کر سکتا ہے۔ خامۂ شوریدہ بیان زانوے ندامت سے سر نہیں اوٹھا سکتا کہ ابھی حال ولادت خواجہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا زبان پر تھا۔ اور کون و مکان زمین و آسمان سے آوازہ تہنیت کا بلند تھا اب واقعہ جگر گداز وفات کس زبان سے بیان کرے۔ لیکن جو حدیث نبوی (حَیَاتِی خَیْرٌ لَّکُمْ وَمَمَاتِی خَیْرٌ لَّکُمْ) یعنے میری حیات بھی تمھارے واسطے بہتر ہے اور ممات بھی تمھارے واسطے بہتر ہے۔ ضرور ہوا کہ کچھ حال اس سانحہ قیامت خیز کا بھی بیان کیا جائے۔ روایت ہے کہ ہجرت کے دسویں سال آٹھوین تاریخ ذیحجہ کو۔ خاتم النبیین نے اپنے یارون کے ساتھ عرفات میں دو رکعت نماز ادا کی اوسی شام کو جبرئیل علیہ السلام یہ آخری آیت لائے۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا یعنے آجکے روز کامل کیا میں نے دین تمھارا۔ اور تمام کی تم پر نعمت اپنی اور راضی ہوا میں تمکو واسطے تمھارے دین اسلام کو۔

پس سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے جان لیا کہ سفر آخرت کا قریب ہے بعد ازان اس حج کے مکانات آبا و اجداد کے ملاحظہ فرما کر احکام دین کی تلقین فرما کے کلمات رخصت کے زبان پر لائے۔

قصیدہ

رخصت ہی کعبہ سے پھر ہم کہاں کعبہ کہاں ۔ جی بھر کے اوسکو دیکھ لو پھر ہم کہاں کعبہ کہاں

یہ جسم ہی وہ جان ہی اسمین بجی اوسکی شان ہی ۔ کر لو طواف ایمان ہی پھر ہم کہاں کعبہ کہاں

رخصت سے فرمات ہی دیکھو یہہ سنگ ذات ہے ۔ سمجھو اسی ایک بات ہی پھر ہم کہاں کعبہ کہاں

رب سے جدا کعبہ ہی کب بیت رب ہے ہمیں رب ۔ ہی طوف واجب اس سبب پھر ہم کہاں کعبہ کہاں

اہل زیارت کر لی سیری نہین حاصل ہوئی ۔ کرو سلام رخصتی پھر ہم کہاں کعبہ کہاں

خواہش بھی اوسکے دید کی جلوہ دکھلایا کبھی ۔ گر وہ نہین گھر ہی سہی پھر ہم کہاں کعبہ کہاں

شاید آئندہ سال مین پھر اتفاق حج کا نہو۔ اس واسطے اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہین اور اوسی سال مین سورہ۔ اذا جاء۔ نازل ہوا۔ آپ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ اللہ تعالے مجھے اس جہان سے رحلت کی خبر دیتا ہی۔ تمام صحابہ رضوان اللہ تعالے علیہم یہہ سنکر گریہ وزاری کئے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسی مقام مین درد پیدا ہوا چنانچہ تیرہ نمازین آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی اقتدا سے پڑھین۔ آخر حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ مین تشریف لائے۔ اہل بقیع اور شہدائے احد کے واسطے دعا کی

صحت فرمایا۔ الغرض آخر ماہ صفر چہار شنبہ کے روز میمونہ کے ہان تھے کہ حضرت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں۔ درد سر اور بخار شروع ہوا۔ شدت
مرض مین سب ازواج مطہرات تیمارداری کو وہان آئین۔ ایک روز حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل مین کہان رہونگا۔ سبھون نے مرضی مبارک سے آگاہ ہو کے
عرض کیا کہ جس جگہہ آپکی مرضی مبارک ہے۔ آخرکار حضرت نے اہل بیت کی
دستیاری سے حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حجرہ مین تشریف
لائے اوسوقت آپکو دردسر اور بخار کی نہایت شدت تھی۔ بیقراری سے بار بار
بستر پر کروٹین بدلتے تھے۔ سر مبارک بی بی عایشہ صدیقہ کے زانون پر تھا۔ عایشہ
صدیقہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ جسم اطہر از حد گرم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ۔ اے
عایشہ تمہاری اور میری مفارقت کا وقت قریب آیا ہے۔ بی بی عایشہ نے
یہ سنکر ایک آہ سرد دل پر درد سے بھری۔ حضرت نے فرمایا اے عایشہ
صبر کرو کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ہر ایک کو شربت موت چکنا ضرور ہے
اوسکے دوسرے روز جمعہ تھا بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے اذان دے کے
جسوقت صلوات جمعہ کہے آپنے صحابہ کرام کو بلا کر اون کے مونڈھون
پر ہاتھ رکھکے بہزار دشواری مسجد مین تشریف فرما ہوئے۔ اور فرمایا کہ مجھہ مین
ضعف کی وجہ سے طاقت نہیں ہے۔ چاہیئے کہ۔ ابوبکر نماز پڑھاوین
یہ سنکر تمام صحابہ بے اختیار رونے لگے کسی مین تاب ضبط کی باقی نہ تھی آخر

آپ نے بھزار دشواری نماز ادا کر کے وصیت فرمائے لیے بھا ئیو بندی
موافق وحی کے تمکو سب نیک و بد سے آگاہ کیا اب وقت میرا آخری
تمکو چاہئے کہ بعد میرے تمام کار و بار ہوشیاری سے کرین۔ یہہ سنکر
صحابا کو یورش غم اور بھی زیادہ ہوا۔ ابوبکر صدیق نے عرض کیا کہ۔ یا رسول
آجکی شب مین سے نے یہہ خواب دیکھا کہ چادر عایشہ کے سر سے اُتر گئی۔ آپ نے
فرمایا کہ۔ یہہ نشانی اونکے بیوہ ہونے کی ہے۔ اوسکے بعد حضرت عمر رضی اللہ
تعالے عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ۔ عدل
میرا ٹوٹ گیا حضرت نے فرمایا کہ وہ عدل مین ہون پھر حضرت عثمان رضی اللہ
تعالے عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے خواب مین ایک ورق کلام اللہ
کا ہوا پر اڑ گیا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ ورق قرآنکا میری روح ہے۔ جو تن
سے ہوا ہو گی۔ علی ہذا القیاس حضرت علی کرم اللہ وجہ نے عرض کیا کہ یا
رسول اللہ میرے خواب مین میری ڈھال ٹوٹ گئی ہے آپ نے فرمایا
کہ یا علی سپر تیری مین ہون۔ ٹوٹنا اوسکا گویا میرا اس دار فانی سے جانا ہے
پھر حسنین رضی اللہ تعالے عنہما نے عرض کیا یا جد نانا ہمارے خواب مین
ایک درخت بزرگ گر پڑا ہے آپ نے فرمایا۔ اے نور العینین وہ درخت
مین ہون کہ اس جہاں سے جاؤنگا۔ جب مسجد سے حجرہ عایشہ مین تشریف
لائے۔ عایشہ نے عرض کیا یارسول اللہ میرے خواب مین میرے گھر کا

ستون گر پڑا ہے۔ فرمایا یا عایشہ جو عورت یہہ خواب دیکھے اوس کا شوہر مرتا ہے۔

حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ روایت کرتی ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز شدت مرض مین اپنے خاص اصحاب کو میرے گھر مین بلایا جس وقت اونکو دیکھا۔ نہایت شفقت اور عنایت سے اونکی غربت اور بیکسی پر نظر کرکے فرمایا۔ اے لوگو ہمارے اور تمہارے ایام فراق کے قریب آپہونچے اور جلدی رخصت ہوا چاہتا ہے نبی تمھارا اس جہان سے اصحاب کو یہہ سنکر صبر و استقلال ہاتہہ سے جاتا رہا۔ جس کو دیکہو ایک سکتے کا عالم تہا۔

الغرض صحابیون نے پوچھا کہ۔ یا رسول اللہ آپ کب انتقال فرمائینگے فرمایا بہت قریب۔ عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپکو غسل کون دے۔ فرمایا مردان اہل بیت سے جو قریب تر ہون۔ پوچھا یا رسول اللہ کفن کس کپڑے کا دیا جائے۔ فرمایا یہی لباس جو میرے جسم پر ہے کفایت کرتا ہی اور جو چاہو یعنے بردیمنی خواہ مصری یا اور کوئی کپڑا سفید جیسا میسر ہو۔ پوچھا یا حبیب اللہ نماز جنازے کی کون پڑہاوے۔ اتنے مین کسی سے ضبط گریہ نہو سکا سب کے سب بے اختیار رونے لگے۔ جناب رسالت مآب بھی نہایت شفقت سے آب دیدہ ہوئے اور ارشاد فرمائے۔ کہ

صبر کرو رحمت خدا نازل ہو تمپر اے لوگو جسوقت مجھے غسل دیکے کفنا و گے قبر کے پاس رکھکے ایک لحظہ علیحدہ ہو جاؤ پہلے میرا پروردگار مجھپر خود آپ رحمت خاص نازل فرماویگا۔ پھر میرے جنازے کی نماز جبرئیل معہ ملائک مقربین کے پڑھیگا۔ پھر میکائیل پھر اسرافیل۔ پھر ملک الموت معہ اپنے افواج کے۔ بعد اسکے مردان اہل بیت پھر عورات اوسکے بعد تم سب لوگ جماعت جماعت آکے میرے جنازہ کی نماز پڑھتے جائین۔ اور جو شخص پیروی میرے دین کی کرے اوسکو قیامت تک میرا سلام پہنچاتے رہو۔ ایک روز حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عیادت کے واسطے جبرئیل علیہ السلام آئے۔ حضرت نے فرمایا کہ۔ یا اخی جبرئیل بعد میرے دنیامین تم آو گے۔ جبرئیل نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپکے بعد دس مرتبہ دنیامین میرا آنا ہوگا اور ہر مرتبہ ایک ایک جنس دنیا سے لیجانا ہوگا حضرت نے فرمایا کیا کیا چیزین لیجاو گے۔ جبرئیل نے کہا یارسول اللہ پہلی مرتبہ۔ گوہر صبر دنیا سے لیجاؤنگا۔ دوسرے بار گوہر شرم تیسرے مرتبہ۔ گوہر محبت۔ چوتھے مرتبہ عدل۔ پانچوین مرتبہ برکت چھٹے مرتبہ۔ سخاوت۔ ساتوین مرتبہ۔ صداقت۔ آٹھوین مرتبہ۔ حلال۔ نوین مرتبہ۔ گوہر علم۔ دسوین مرتبہ۔ برکت قرآن مجید کی۔ جب دس چیزین دنیا سے اٹھالئے جاوینگے۔ تب آثار قیامت کے ظاہر ہونگے

پھر حضرت نے جبرئیل امین سے پوچھا۔ یا اخی جبرئیل حال میری امت کا بعد میرے کیونکر ہوگا جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ حق تعالے ارشاد فرماتا ہے کہ میرے حبیب سے کہو کہ وہ اپنی امت کو میرے حوالے کردین۔ مین اون کا محافظ رہونگا۔ اور قیامت کے روز پھر صحیح وسلامت اوسکو تیرے حوالے کرونگا۔

روایت ہے کہ ایک روز جبرئیل علیہ السلام حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوئے اور عرض کئے کہ۔ خدائے تعالے بعد سلام اور خیریت پرسی کے فرماتا ہے کہ اگر مرضی مبارک آپکی ابھی دنیا مین رہنے کی ہے تو کچھ مشکل نہین شفائے کامل عنایت کرون ورنہ اپنی جوار رحمت مین جائے آسایش کی تجویز کرون۔ حضرت نے فرمایا مزاج تو بہت ناساز ہے مگر۔

قصیدہ

نہ مہر و وفا نے جفا چاہتا ہون	بھر حال تیری رضا چاہتا ہون
نہین مجھکو حاجت ہی دیر و حرم کی	جہان تو ملے وان ملا چاہتا ہون
شرف جانکر بادشاہی سے بہتر	گدا تیرے در کا بنا چاہتا ہون
نظر کا مجھے تیر لاگا ہے کاری	کمان ابرو خانہ کیا چاہتا ہون
وہ منہ دیکھہ بس رات دن خوش بخوش ہون	تری زلف مین جا پھنسا چاہتا ہون

میری جان و ایمان تجھپر سے قربان — تو لے یا نہ لے مین دیا چاہتا ہون

شدت مرض مین سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ بی بی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کو بلایا اور اپنے پاس بٹھا کر فرمایا کہ۔ اے نور چشم راحت جان فاطمہ۔

قصیدہ

بندۂ اللہ کہلاتے ہین ہم — صورت آدم نظر آتے ہین ہم
جو حقیقت ہے ہماری کیا کہین — آہ بس کہنے کو شرماتے ہین ہم
ڈھونڈتے ہین جبکہ حق کی ذات کو — آپ خود اپنے تئین پاتے ہین ہم
سینۂ گلشن ہو جو اپنا کیا عجب — عشق مین بس گل یہ کھاتے ہین ہم
دیر سے مطلب نہ کعبے سے غرض — ہے جہان جانا وہین جاتے ہین ہم

حضرت سیدہ نے یہہ سنکر رونا اور واویلا شروع کیا۔ اور کہا افسوس اب مدینہ ویران ہوا۔ انصار و اصحاب یہہ حال سنکر نہایت حیران و سراسیمہ ہو گئے۔ اور جوق جوق آکر گرد مسجد نبوی کے جمع ہوئے اور گریہ و زاری سے شور محشر برپا کیا۔

قصیدہ

دل آگئی ہم فرقت مین شاہا کبتک جلاوین یا نبی یا نبی — اس بیکسی کا ہم حال اپنا کسکو سناوین فریاد فریاد
تم بن ہمین ہے کوئی وسیلہ دونو جہان مین یا شاہ والا — خادم تمہارے کہلا کے اب ہم کسکے کہاوین یا نبی یا نبی

بار گئے سب بال ہمارا گھر ارہا ہے شاہ والا		حال ہے افسوس افسوس کسکہ کہاوین جو نام نہ
دل اپکا ہے آل آلکا ہے جان آنکی ہے ہم آگئے دہن		کوئی کہان ہے تمہا وسیلہ کسکے لاوین وفا
ہے کون وہ جو دی داد تم بن ہمکو نکی آپ سے خواہ		رو رہے ہم گر لاکھون حسرت پس غم اصحاب وین
دنیائے دون سے دم بھر کی صحبت باقی نہین افسوس ہے		لغت نبی من جانب ہم کہ ینگ چاہ وین نیلوفر

حضرت ختم المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم یہ فریاد و زاری اصحابونکی سنکر بہزار دشواری مسجد مین تشریف لائے اور بلال کو حکم دیا کہ کوچہ و بازار مین منادی کردو کہ وصیت واپسین سے کوئی شخص محروم نہ ہو۔ بلال روتے ہوئے مدینے کے ہر بازار و کوچہ مین آواز دے کہ اے لوگو آج نبی آخرالزمان کی آخری وصیت ہے۔ جو کوئی یہ آخری وصیت سنا چاہتا ہے وہ مسجد نبوی مین جلد حاضر ہو جائے نہین تو پھر یہ رسول کہان اور یہ وصیت کہان۔

پس تمام مسلمان یہ خبر سنتے ہی اپنے دوکانین چھوڑ چھوڑ کر زن و مرد روتے ہوئے مسجد مین حاضر ہوئے۔ اسقدر خلقت جمع ہوئی کہ صحن مسجد مین کہین قدم رکھنے کی جگہ باقی نہ تھی۔ سید عالم مسافر ملک عدم نے بعد حمد و سپاس حق تعالی کے فرمایا کہ اے بھائیو ڈرو اپنے رب سے اور اطاعت کرو اپنے رب کی نفس امارہ کی پیروی مت کرو کہ یہ بہت بری بلا ہے دیکھو آخر سبکو ایک روز مرنا ہے

ہم نکہتے تھے کہ بد مین عمل نفسانی	خمسہ	کیون دلا ایک نصیحت بھی نہ تو نے مانی

موت سر پر ہے ارے خود غلطی کرپانی
تو بصد معصیت آلودہ و نافرمانی
شرم بادت ز خدا تا کے ازین نادانی

حب دنیا نے بھلایا ہے تجھے الفت دوست
دل کے آئینہ میں دیکھی نہ کبھی صورت دوست
مبتلا جرم کا ہے چھوڑ کے بس طاعت دوست
ہمہ شب خفتہ و غافل شدہ از رحمت دوست
روز ہا در طلب عشرت و ہم عصیانی

ہے حباب اپنی حیات اسکا بھروسہ ہے کم
زندگی شرط ہے بندگی کیلئے اسے ہمدم
سایہ کی طرح جوانی کا ڈھلیگا عالم
چند گوئی کہ بہ پیری رسم و طوبہ کنم
چہ کنی گر بہ جوانی بہ اجل در مانی

کیسے کیسے تھے ترے بزم میں گلرو و خورسند
موت نے کر دیا ان سبکو زمین کا پیوند
خواب غفلت میں یہ آرام کریگا تا چند
ہمنشینان تو بس زیر لحد خاک شدند
چشم عبرت بکشا خواجہ اگر انسانی

گور کی فکر نے کی قلب کی وحشت دونی
ساری دنیا نظر آنے لگی سونی سونی
چلا یا گور غریبان پہ بصد محزونی
بر سر قبر یکے رفتم و گفتم چونی
گفت احوال چہ پرسی چو تو آئی دانی

سنکے ہستی پھر اہل فنا نے پوچھا
عیش و آرام میں اللہ کو تو بھول گیا
عالم فانی پہ بے فکر ہے کر کے تکیہ
مگر از ذائقۃ الموت خبر نیست ترا
کہ تو بے ہوش دریں عالم سرگردانی

دستگیر الفت دنیا کا نرہ یون پابند ۔۔ پاس انفاس کے پہنچا دہے ہے عرش کمند
کسی عارف نے پکارا ہے باآواز بلند ۔۔ جا مسیا واقف دم باش عزیزان نفسا

ترک دنیا مکن آخر کہ تو ہم مہمانی

اسکے بعد فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث انی ترکت فیکم الثقلین کلام اللہ و عترتی
یعنی تحقیق مین نے چھوڑا تم مین دو چیز ایک کلام اللہ دوسری اہلبیت میرا اسلئے کہ عمل کرو تم کلام اللہ
سنت اور دور رکھو تم اہلبیت کو سے میرے حضرت اہلبیت سے مراد جناب علی رضی اللہ تعالے عنہ اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا اور حسنین
رضی اللہ تعالے عنہما سے مراد ہے چنانچہ اس بارہ مین حدیث شریف سے
روایت کرتے ہین۔ سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ
قال لما نزلت ہذہ الایت۔ ندع ابناءنا وابناءکم دعا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم علیا
وفاطمۃ وحسنا وحسینا۔ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اللہم ہؤلاء اہل بیتی رواہ مسلم۔

یعنی نازل ہوئی یہ جب آیت ۔۔ ندع ابناءنا کی سب آیت
شاہ لولاک نے یہہ فرمایا ۔۔ فاطمہ اور علی کو بلوایا
اور حسنین کو بھی ساتھ بلا ۔۔ جمع چارون کو ایک جا پہ کیا
پھر یہ کہنے لگے وہ ماہ عرب ۔۔ یہہ میرے اہل بیت ہین یارب
فاطمہ و حسن حسین و علی ۔۔ ہین بلاشک یہ اہل بیت نبی

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت ملکر پنج تن ہوے جو محب نبی ہے اوسکو آپکے اہل بیت کی محبت لازم ہے۔ خداوند کریم پنج تن کے عشق و محبت مین عمر بسر کردے بقول مولف۔

محبت جو رکھتا ہون مین پنج تن سے
ہون آزاد محشر مین رنج و محن سے

لحد مین وہ تشریف لاتے ہین سُنکر
میری جان نکلکر چلی میری تن سے

ذرا جلوہ اپنا دکھا دو محمدؐ
فدا مِنِّیہ ہوتا ہون مین جان و تن سے

مین عاشق ہون تیرا تو معشوق میرا
نہین مجھکو الفت کسی گلبدن سے

غم ہجر احمدؐ مین آنکھو نسے میرے
روان ہین یہ دریا بڑے جوش زن سے

اُٹھونگا مین جسوقت مرقد سے اپنی
صدائے محمدؐ رہیگی دہن سے

لحد مین بھی ستے لکھنے کو نعت پیمبر
میرے ہاتھ نکلینگے میرے کفن سے

محمدؐ کے کوچہ مین رکھدینا لاشہ
نہین مجھکو حاجت ہی گور و کفن سے

بسا ہے یہ تن عطر حب نبی مین
نہ عنبر کی خواہش نہ مشک ختن سے

گنہگار خادم مین تیرا ہون آقا
اٹھاوے نہ کوئی ترے انجمن سے

ستانا چلانا گڑ ہانا رُ ولا نا
یہ قسمت نے سیکھا ہے چرخ کہن سے

قطعہ

مقدر کہاں ایسے میرے تھے خالق
مدینہ جو لیجاتے مجھکو دکن سے

ترا فضل تھا جو نلالے ہین آقا
چلا سوئے یثرب نکل کر وطن سے

یہی لوگ کہتے ہین اشعار سُنکر
ٹپکتی ہے بو ئے محبت سخن سے

مین تحقیق ملبل ہون شرب کا مناجت	ہنین مجھکو چاہت و کن چمن سے

پس بعد وصیت کے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ - اگر کسی کو مجھ سے ایذا پہنچی
ہو آج ہی بے تکلف ظاہر کرے کہ ابھی انتقام اوسکا ممکن ہے تاکہ مین
خاطر جمعی کے ساتھہ ملک بقا کو روانہ ہو جاؤن - اور یہ خیال نکرے کہ انتقام
لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نامناسب ہے کسواسطے کہ فضیحت
عقبی سے رسوائی دنیا کی بہتر ہے - کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ مین منافق
ہون اور کسی نے عرض کیا کہ مین کثیر النوم ہون آپ میرے لئے دعاے
خیر فرمائے - اتنے مین عکاشہ نے عرض کیا - کہ یا رسول اللہ حضرت نے
ایک منزل مین بے سبب میری پیٹھ پر تازیانہ مارا تھا مجھکو انتقام
اسکا ہرگز منظور نہ تھا لیکن ہرگاہ حضور نے اسقدر اصرار فرمایا ہے
تو اظہار اوسکا ضرور ہوا - آپ نے فرمایا رحمک اللہ یا عکاشہ انتقام چاہتا
ہے اوسنے عرض کیا بہتر یا رسول اللہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ و
سلم نے بلال سے فرمایا کہ فاطمہ کے گھر جا اور وہ تازیانہ اکثر لڑائیون مین
ہمارے ساتھہ رہتا ہے اٹھا لا - بلال افتان و خیزان صدمہ گونہ بیقرار اسباب
چلنے سے بیزار روتے ہوئے جناب سیدہ کے گھر سے - وہ تازیانہ حضور
مین لائے - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تازیانہ عکاشہ کے حوالہ کیا اور
صحن مسجد مین جھکر فرمایا - اے عکاشہ رحمت خدا کی نازل ہو تجھپر بے سود

ورعایت اپنا انتقام لے۔ تمامی اصحاب و انصار اور اہل بیت یہہ حال دیکھتے ہی تھرانے لگے مسجد مین ایک زلزلہ سا پڑگیا حضرت ابو بکر صدیق اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ تعالی علیہم کہتے تھے کہ اے عکاشہ مزاج شفیع عالم مسافر ملک عدم کا چند روز سے سخت علیل ہے عوض ایک تازیانے کے دو دو سو تازیانے ہمکو مار اور آپکو اس تکلیف سے معذور رکھہ علی ہذالقیاس دونو شاہزادے حضرات حسنین رضی اللہ تعالے عنہما نے مضطر و گریان فرماتے تھے کہ اے عکاشہ ہمارے نانا بسبب بیماری کے بہت ضعیف و ناتوان ہین۔ ایک تازیانے کے عوض ہزار ہزار تازیانے ہمکو مار اور ہمارے جد بزرگوار کو اس حالت رنجوری مین مت تکلیف پہنچا او سنے عرض کیا صاحب زادو امر انتقام غیر شخص پر منتقل نہین ہو سکتا۔ پس حضرت سید عالم رسول مکرم نے فرمایا۔ اے عکاشہ اپنا کام جلد تمام کر مبادا اجل فرصت ندے ایسا نہو کہ پھر یہہ مواخذہ عاقبت پر باقی رہے۔ عکاشہ نے عرض کیا۔ یا حبیب اللہ مین اوس دن برہنہ تن تھا۔ اور حضور اسوقت پیرہن پہنے ہوئے ہین حضرت شاہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فی الفور پیراہن جسم مطہر سے علحدہ فرمادیا تمام اہل محفل اسوقت عبرت سے روتے روتے بیہوش ہو گئے۔ اور ملائکہ مقربین ہیبت سے تھرائے۔ الغرض عکاشہ اٹھا اور باصہر نبوت خاتم رسالت کا بوسہ لیکے عرض کیا۔

میں ہوں بیمار یارسول اللہ ۔ تمہیں ہر بار یارسول اللہ
کیا نہیں آپکو میرے دل کا ۔ حال اظہار یارسول اللہ
آپکا ہوں میں مجھہ سے پھر خدا ۔ مت ہو بیزار یارسول اللہ
پر خطا ہوں سزا دو جو چاہو ۔ تم ہو مختار یارسول اللہ
جو کہ چاہو کرو تمھارا ہوں ۔ تم ہو سردار یارسول اللہ
ہے دلو جان سے آپکا حافظ ۔ عاشق زار یارسول اللہ

اور کہا کہ یا حبیبی ۔ آرزو میری یہی تھی کہ دم واپسین ایک مرتبہ اوس مہر نبوت کی زیارت سے مشرف ہو جاؤں پس انتقام کے حیلہ سے میں نے یہہ دولت حاصل کی ۔ ورنہ جناب اقدس نے نہ کبھی مجھے تازیانہ مارا اور نہ یہہ غلام مجال انتقام کی رکھتا تھا ۔ آپ نے عکاشہ کے حق میں دعائے خیر فرماکے ۔ دولت سرا میں تشریف لائے ۔ ایام مرض میں بلال ہر روز نماز پنجگانہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دیتے تھے ۔ آپ مسجد میں تشریف لاتے ۔ اور نماز بجماعت ادا فرماتے ۔ مرض میں عشا کے وقت بلال حجرہ کے دروازے پر جاکر پکارے ۔ اَلصَّلٰوۃ یارَسُولَ اللہ ۔ طالب وصال خدا عازم ملک بقا شدت مرض کے سبب سے باہر تشریف نہ لاسکے ۔ فرمایا ۔ ابوبکر سے کہو نماز پڑھا دیں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ۔ یارسول اللہ میرا باپ کثیر الحزن اور بڑا

تحقیق انقلب ہے آپکا مقام خالی دیکھکر تاب نہ لاسکیگا۔ پھر حکم ہوا کہ ابوبکر نماز پڑہا دین غرض بلال سراپا ملال یہ حکم سُنکر زار زار روتے ہوئے واپس ہوئے اور کہا کہ اے کاش مین پیدا نہ ہوتا۔ یا پہلے ہی مرجاتا تو اسپنے آقا کا یہہ حال آج کے روز ان آنکھون سے نہ دیکھتا۔ اب بفراق رسول اللہ مین کیونکر جیونگا۔ اور کس طرح سے دلکو صبر دونگا۔ آخر گومگو بلال نے حکم نبوی سے صدیق اکبر کو مطلع کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ نماز کے واسطے کھڑے ہوئے۔ جسوقت مقام خیر الانام کا خالی دیکھا ضبط گریہ نکرسکے بے اختیار رو رو کر کہتے تھے۔

بہر دم از تپ درد جدائی
چو دارو ئے ہمہ درد جدائی
زمہجوری برآمد جان عالم
خستہ دل بیمار تا کی
خلیہ این خار تا کے
تو آخر رحمۃ اللعالمینی
تو اے دانائے راز من کجائی
تو اے سامان و راز من کجائی
زہجر پلکے در صحن حرم نہ

کجائی اے مسیح من کجائی
نگاہی کن خدارا بیکسائی
ترحم یا نبی اللہ ترحم
ضعیف و ناتوان و زار تا کے
زہجرت سینہ ام افکار تا کے
زمحرومان چرا فارغ نشینی
طبیب دل نواز من کجائی
ببین سوز و گداز من کجائی
بفرق خاک رہ بوستان قدم نہ

علیل تو گرفتار بلا ہست
بر خنم دل زغمرے بتلا ہست
لبت ہر درد وہر غم را شفا ہست
چو دستت یا نبی دست خدا ہست
بدہ دستی زپا افتادگان را
بکن دلدارئے دل دادگان را
بمن تا این غم و درد و بلا ہا
خبرداری زحال ما گدا ہا
شدم بسمل زتیغ ہجرِ شاہا
فنا ہا ثم آہا ثم آہا
تو ابرِ رحمتی آن بہ کہ گاہی
کنی بر حال لب خشکان نگاہی

شعر

در نمازم خم ابروے تو چون یاد آمد
حالتی رفت کہ محراب بفریاد آمد

فریاد و زاری اصحاب کی جسوقت سمع مبارک مین پہونچی آنکھین کھولدین اور بی بی فاطمہؓ سے دریافت کیا کہ اے قرۃ العینی۔ یہہ کیا شور ہے۔ عرض کیا کہ باباجان فاطمہ کی جان آپ پر قربان۔ جملہ صحابہ آپکی فرقت ... ہوکر گریان یہہ عرض کر رہے ہین۔

قصیدہ

ہم احمد کا در چھوڑ کس در پہ جاوین
پس از ونکے کہا کرکس کے کہاوین
ہمارا نہین دین و دنیا مین کوئی
کہو حالِ دل اپنا کس کو سُناوین
جمال مبارک دکہا دو خدارا
سرشک اپنے آنکھوں سے کبتک بہاوین
نہین چین دیتی جدائی تمہاری
ہم اس غم سے جان اپنی کیونکر بچاوین

رسول خدا آپ جلدی خبر لو — سنبھالو ہمین تاکہ گرنے نہ پاوین
تمہارے سوا ہمکو کونون و مکانین — نہین آسرا پاس پھر کس کے جاوین

حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ صحابہ کا یہہ حال سنکر افتان و خیزان پھر مسجد مین تشریف فرما ہوئے۔ تمام صحابہ کو دلاسا دیکر فرمایا کہ۔ اے لوگو کوئی پیغمبر اپنی امت مین ہمیشہ نہین رہا۔ اور مین بھی نرہونگا۔ قریب ہے کہ تم سے جدا ہو جاونگا خدا تمہین صبر دے۔ اور تمکو خدا کے سپرد کیا۔ روایت ہے کہ ایک دن خلاصہ موجودات خواجہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کرم اللہ وجہہ کے زانون پر سر مبارک رکھکر آنکھین بند کرلین۔ اور رنگ چہرہ نورانی کا متغیر ہوگیا۔ فاطمہ زہرہ نے کہا۔ واابتاہ۔ کچھ جواب نہ دیا۔ پھر کہا یا باجان فاطمہ کی جان آپ [illegible] زرا آنکھہ کھولئے۔ اور زبان سے کچھ بولئے۔ جب جواب نپایا [illegible] اٹھین [illegible]

اشعار

کجائی اے پدر آخر کجائی — ز حال من حزین غافل چرائی
بمردم از تپ درد جدائی — بکن رحمی خدارا بر بکائی

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ فاطمۃ الزہرہ کو بیقرار پاکر پاس بلایا اور اپنے سینے سے لگاکر فرمایا۔ خداوندا تو فاطمہ کو صبر دے۔ اتنے مین

دونو صاحب زادے حضرات حسنین رضی اللہ تعالے عنہما حاضر ہوے
اور وہ برگ گل سار رخسارون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روے
مبارک پر ملتے اور عرض کرتے تہے اے جد بزرگوار آپ کی مفارقت سے ہمارا
کیا حال ہوگا۔ بعد آپکے ہمارے نان اور باپ کی کون غمخواری کریگا
ازواج مطہرات اور صحابیون کے رونے سے زمین و آسمان کانپتا تھا۔
آپ نے آنکھہ کہولکر فرمایا۔ لوگو صبر کرو۔ خداے تعالے فرماتا ہے کہ
اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ ۔ یعنے صابرون کے ساتھہ اللہ ہے یہہ فرما
آپ نے بہی خوب سا رویا۔ ام سلمہ نے پوچہا یا رسول اللہ آپ معصوم
ہین۔ آپ کے رونے کا سبب کیا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ امت کی بیچارگی
اور بیکسی پر روتا ہون۔ بی بی فاطمہؓ نے پوچہا اے پدر مہربان قیامت
کے دن مین آپ کو کہان پاؤن گی فرمایا جنت مین لواے حمد کے
نیچے آمرزش امت کے واسطے دعا کرتا ہونگا۔ عرض کیا کہ اگر وہان
نہ پاؤن۔ فرمایا پلصراط کے پاس امت کی نجات کے واسطے دعاے
خیر کرتا ہونگا۔ کہا جو وہان بہی زیارت نصیب نہو۔ فرمایا میزان کے
قریب ثقل اعمال امت عاصی اور دوزخکے درمیان مین حایل ہونگا
اور کسی پر آنچ نہ آنے دونگا۔ پوچہا اگر وہان بہی ملازمت حاصل نہو۔
ارشاد ہوا کہ کنارے حوض کوثر کے تشنہ کامان امت کو پانی پلاتا

رہونگا۔ یہہ سُنکر بی بی فاطمہؓ نے کہا الحمد اللہ میرا باپ ہر جگہ ہر حال مین شفیع گنہگاران امت ہے۔ ساتھہ ہی بحسرت دیا س آنکھین ڈبڈبا گئین۔ آہ محبتو ایسا پیارا نبی ہمارا اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے ہم ہم گنہگاران امت کو کیونکر تاب فرقت آئیگی۔

روایت ہے کہ دو روز تک جبرئیل علیہ السلام عیادت کے واسطے جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اور مزاج کا حال پوچھتے تھے۔ ایکروز حضرتؐ نے جبرائیل سے کہا اے جبرئیل میری عمر نود سال کی تھی ترسٹھ ۶۳ سال کیسے ہوئے۔ جبرئیل نے کہا یارسول اللہ ستائیس ۲۷ سال آپکی عمر کے معراج شریف مین گذر گئے تیسرے دن جبرئیل علیہ السلام پھر آئے اور عرض کئے کہ یارسول اللہ حق تعالے کو اب فرقت ہرگز گوارا نہین۔ آج ملک الموت کو مسلا قدس مین بھیجا ہے اگر اجازت ہو تو حضور مین حاضر ہو۔ فرمایا کہ آئے۔ یہ سنتے حضرت جبرئیل علیہ السلام آبدیدہ ہو کر بخاطر ملول و محزون الوداع الوداع کہتے اٹھے۔ اور کہا السلام علیک یا محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آج سے پھر اتفاق دنیا مین آنیکا نہوگا۔ میرا آنا جانا دنیامین صرف آپکے واسطے تھا جواب ختم ہوگیا۔ قدمبوس ہوکر کھے۔

الفراق اے حق کے پیارے الفراق	والی و حاجی ہمارے الفراق

پاس تیرے کیونکر آؤن وائے وائے	اے میرے آنکھونکے تارے الفراق
جان جاتی ہے تیرے فرقت مین ہائے	لے خبر حق کے دُلارے الفراق
دور مت رکھو خدا کے واسطے	اے نبی برحق ہمارے الفراق
آپکی فرقت مین اب دل تنگ ہے	احمد اب کس کو پکارے الفراق

الغرض ملک الموت نے آستانہ نبوی پر آکر کہے السلام علیکم یا اہل بیت النبوۃ و معدن الرسالت - اجازت ہے تو حاضر ہوؤن - اوسوقت بی بی فاطمہؓ حضرت کے سرہانے بیٹھی تھین [illegible] جواب دیا کہ رسول اللہ شدائد امراض مین مبتلا ہین اسوقت ملاقات [illegible] ہوتی - مگر پہر اذن طلب کیا وہی جواب پایا تیسرے مرتبہ کچھ ایک بلند آواز سے اجازت چاہا جس سے تمام مکانات گونج اٹھے سننے والون کا تمام [illegible] کانپ گیا حضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے آنکھہ کہولکر دریافت فرمایا کہ کیا [illegible] فاطمہؓ نے عرض کیا کہ یا باجان ایک اعرابی دروازہ پر کھڑا ہے اجازت اندر آنے کی چاہتا ہے - ہر چند عذر کرتی ہون نہین مانتا ہے آپ نے فرمایا اے فاطمہ یہہ ملک الموت ہے - مٹانے والا لذتون کا لوٹنے والا راحتون کا - یتیم کرنے والا فرزندون کا - بیوہ کرنے والا عورتون کا - بی بی فاطمہ یہہ سنکر رونے لگین - جناب سید المرسلین نے فرمایا - جان پدر مت رو - تیرے رونے سے حاملان عرش

روتے ہین۔ پھر ملک الموت کو اندر آنے کی اجازت دیا۔ عزرائیل
علیہ السلام نے حاضر ہوکر عرض کیا۔ یا رسول اللہ حق تعالے نے مجھے آپکا
فرمان بردار کیا ہے۔ اور حکم ہے کہ بلا اجازت قبض روح نکرون۔
اگر حضور بخوشی تمام اجازت دین تو بہتر ہے۔ ورنہ اسیطرح واپس چلا
جاؤن ارشاد ہوا۔ کہ جبرائیل کو کہان چھوڑا۔ عرض کیا آسمان دنیا پر فرشتے
اوسکے پاس باواسطے تعزیت آتے ہین حضور کی عزاداری مین مصروف
ہے۔ اس اثنا مین جبرئیل امین حاضر ہوگئے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ اے جبرئیل تمنے ایسے وقت مین مجھے تنہا چھوڑا۔ اب سفر
آخرت درپیش ہے کوئی مژدہ ایسا سناؤ کہ جس سے خاطر میری مطمئن
ہوجائے۔ عرض کیا یا رسول اللہ باغ جنت آراستہ اور آتش دوزخ
اف [illegible] سہ ایسر پیراستہ جلوہ افروزے حضور کے منتظر ہین۔ اول
و [illegible] ہ پہلی [illegible] اعت قیامت کے دن منظور بارگاہ احدیت ہوگی
وہ آپ ہونگے۔ اور خدا نے تعالے آپکی ملاقات کا از حد مشتاق ہے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ اے جبرئیل یہہ سب کچھ ہے
مگر مجھے ہر دم امت کا ملال رہے اور ہر وقت یہی خیال ہے کہ قیامت
کے دن اونکے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ جبرئیل حضور احدیت مین عرض کیا
یا بار تعالے الٰہی مین نے سب بشارتین تیرے حبیب کو سنایا لیکن خاطر

اقدس اتبک مطمئن نہین کچہ اور مژدہ چاہے جس سے مزاج عالی مسرور
اور مطمئن ہو۔حکم ہوا کہ میرے حبیب سے بعد سلام کے کہو کہ آپ کی امت
کا کوئی شخص اگر تمام عمر جرم و عصیان مین آلودہ رہے۔اور موت سے
ایک سال پہلے توبہ کرے سب گناہ اوسکے بخشونگا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔موت کا حال کسی کو معلوم نہین شاید کہ ایک برس
بیشتر توبہ نصیب نہو۔ارشاد ہوا ایک مہینہ پہلے توبہ کرے۔فرمایا ایک
مہینہ اور ایک ہفتہ یا ایک دن یا ایک ساعت بھی بہت ہے شاید
توبہ میسر نہو۔آخر خطاب ہوا کہ اگر آپ کی امت سے کسی نے تمام عمر
فسق و فجور مین گذارا ہو مرتے دم آنکھون سے اشک بہاے اور
اعمال اپنے یاد کرکے پشیمان ہوا وسکو بخشونگا۔اگر پشیمان بھی نہو وسکو
آپکی شفاعت سے نجات دونگا۔بعد اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ۔اے جبرئیل اب تین باتونکی مجھے اور آرزو ہے۔امیدوار ہون
کہ میرا پروردگار وہ بھی قبول فرماویگا۔
اول یہہ کہ میری امت پر شامت گناہ سے دنیا مین عذاب نہو۔دوسری
یہہ کہ قیامت کے دن میری شفاعت عاصیانِ امت کے حق مین قبول
فرمائے۔تیسری یہہ کہ ہر ہفتے مین دو مرتبہ امت کے اعمال سے اطلاع
پاتا ہون۔کیونکہ مجھے اپنی امت کی مفارقت کا ہرگز تحمل نہین ہے اگر اونکے

اعمال نیک سنونگا تو اونکے نامہ اعمال مین ایسا لکھاونگا کہ کبھی مٹ نہ سکے گا۔ اور اگر اعمال بد دریافت ہونگے تو دعا اور استغفار کرکے اونکے نامۂ اعمال سے محو کراؤنگا۔ حضرت جبرئیل امین گئے اور جناب احدیت جلشانہ سے خبر خوش لائے کہ حق تعالے نے آپکی یہہ تین باتین بھی قبول فرمایا۔ حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہوکر فرمایا کہ اب میرا دل محظوظ ہوا خاطر مطمئن ہوئی۔ اے عزرائیل اب اپنا کام کر۔ غرض عزرائیل بموجب حکم کے قبض روح پر فتوح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین مصروف ہوئے۔ شدت جان کنی اور سکرات موت کی اسقدر تھی کہ رنگ چہرۂ مبارک کا کبھی زرد اور کبھی سرخ ہوتا تھا۔ اور ایک پیالہ پانی کا سامنے رکھا تھا بار بار اپنے منہ پر پانی مین ہاتہہ ترکرکے ملتے تھے۔ ملک الموت سے پوچھا کہ آیا جانکنی مین اسقدر تکلیف اور ون پر بھی ہوتی ہے۔ عرض کیا یارسول اللہ جس قدر تکلیف اوروں پر ہوتی ہے۔ اوسکا عشر عشیر بھی آپکے واسطے نہین ہے۔ یہہ سنتے ہی آبدیدہ ہوکر فرمایا (یا اُمتا) اے عزرائیل جتنی تکلیف اور شدت نزع روح کی میری امت پر ہوگی آج وہ تمام اونکے عوض مجھپر تمام کر۔ تاکہ میری امت ناتوان اس رنج و اذیت سے محفوظ رہے۔ رُوحِی فِدَاکَ یَارَسُوْلَ اللہِ۔ ایسی سخت حالت مین بھی

آپ کو ہمارا خیال ہمیشہ بہتر حال رہا تھا۔ قربان ہمارے ماں باپ اور تصدق ہماری اولاد۔ ہم کس منہ سے آپ کی اس محبت اور شفقت کا احسان مانیں بجز ذات والا دارین میں کوئی ہم گنہگارون کا سہارا نہین۔ بجز آپ کی شفاعت کے ہم گنہگارون کی نجات مشکل ہے مصرع گل ہین تو تمھارے ہین گرفتار تمھارے۔

قصیدہ

کیجیے فضل و کرم یاشفیع الامم
اب دکھا دو قدم یاشفیع الامم

محو نظارہ ہر دم رہے عاشقان
ہم رہین چشم نم یاشفیع الامم

کوئے والا کی ہمکو گدائی ملے
کیا کرین جاہ و حشم یاشفیع الامم

تاب فرقت کی دلکو نہین تاب ہے
آملو ایکدم یاشفیع الامم

کونسا دن وہ آئیگا تمسے کہین
اپنا ہم درد و غم یاشفیع الامم

عاجزون کی تمنا ہی بس آپ سے
ہون یہہ سر وہ قدم یاشفیع الامم

جان لو بار عصیان سے محشر مین ہم
آئینگے پشت خم یاشفیع الامم

یون نہ کھاتے تھے ہجر الم آپ کا
رہتے گر منعدم یاشفیع الامم

آرزو ہی تمہین دیکھتے دیکھتے
جائی تن سے یہہ دم یاشفیع الامم

عزرائیل نے عرض کیا۔ یاشفیع المذنبین آپ اسکا کچھ غم نفرمائیے جس طرح مادر مشفقہ سوتے لڑکے کے منہ سے پستان نکال لیتی ہے۔ اسی

طرح آپکے امت کی روح باسانی قبض کرونگا۔

روایت ہے کہ ایام مرض مین۔ عایشہ صدیقہ کے پاس چھ سات دینار سرخ باقی تھے کہ سب فقرا اور مساکین کو دے ڈالے۔ اور نزع روح کے وقت گھر مین چراغ کا تیل نہ تھا۔ ام المومنین عایشہ صدیقہ نے ایک ہمسایہ سے فرمایا کہ اگر تیرے گھر مین تھوڑا سا تیل ہو تو لا کہ سلطان دین متین اور شمع شرع مبین اسوقت حالت نزع مین ہین۔ اور حالت نزع روح مین سر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بی بی عایشہ صدیقہ کے زانون پر تھا۔ ہاتھ آسمان کے طرف اوٹھا فرماتے تھے کہ ھُوَالرَّفِیْقُ الْاَعْلٰے۔ ایکبارگی روح پرفتوح قالب پاک سے پرواز کرکے سوے خلد برین رخصت ہوے۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) پس اے مسلمانون اب جو حالت اوس وقت بی بی عایشہ صدیقہ اور بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کی تھی۔ عرض کرنے کا یارا نہین حضرت سیدہ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا وا ویلاہ و امصیبتاہ فریاد کرتی تہین۔ اور رو رو کر فرماتی تہین کہ۔ بابا جان دعوت حق کی قبول کی آپ نے۔ بابا جان جنت الفردوس کو سدہارے آپ نے۔ بابا جان آپ کے موت کی خبر جبرئیل کو کون پہونچایگا بابا جان وحی الٰہی اب کسکے پاس آئیگی۔ افسوس اب حسنین کی پاسداری

اور مجھ فاطمہ کی غمخواری کون فرمائیگا افسوس اب جبریئل میرے
گھر کا ہیکو آئیگا۔ بارخدایا مجھے اپنے باپ کے دیدار سے کسی وقت
محروم نہ کر۔ بی بی فاطمہ اسی طرح تازندگی فراق پدر مین گریان اور
نالان رہکر وصال پدر کے چھ مہینے بعد آپ بھی جام موت کا نوش
فرمایا۔ بی بی عایشہ صدیقہ زار زار فرماتی تھین کہ۔ افسوس۔ وہ نبی آخر الزمان
جسنے درویشی کو تونگری پر اختیار کیا تھا۔ اور امتِ عاصی کے غم مین
ایک شب بھی باطمینان نہ سویا تھا۔ اور ایک دن بھی نانِ جوین آسودہ
ہوکر نکھایا تھا۔ گوہر دندان سنگِ جفا سے شہید ہونے پر بھی سوائے
صبر و شکر کے کچھ زبان پر نلایا تھا۔ آج اس دنیا سے راہی ہوکر جنت الفردوس
مین مقام کر گیا۔ تمام اصحاب جو مسجد مین معتکف تھے۔ اہلبیت کے
رونے کی آواز سنکے سراسیمہ ہوئے کسی کو کسی کی خبر نہ تھی بعضی سکتے
کی حالت مین خاموش۔ اور بعضے اختلال حواس سے از خود فراموش
حضرت عثمانؓ زبان سے کچھ کہہ نہین سکتے تھے۔ سکتے کی حالت مین
ہر ایک کا منہ تکتے تھے۔ حضرت صدیق اکبر روتے ہوئے آئے
چہرہ مبارک سے ردا اوٹھاکر پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا۔

ہائے یہ گیسوئے اطہر یہ رخ رشک قمر	ہائے یہ چشم خدا بین یہ محبت کی نظر
ہائے یہ عارض روشن یہ جبین انور	اب کہان پاؤن کہ نظارہ کرون شام و سحر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

خاک غربت کی اڑانیکو ہمین چھوڑ گئی
دشت پرخار بسانیکو ہمین چھوڑ گئے
رنج و غم بھوک مین کھانیکو ہمین چھوڑ گئے
رات دن اشک بہانیکو ہمین چھوڑ گئے

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

اسکے بعد کہا اے خدا اپنے حبیب کو میرا اسلام پہونچا اور اسے حبیب صادق کو اپنی خدا کے پاس جلد بلا۔ حضرت علیؓ بار بار قدم چومتے اور کہتے تھے۔

اشعار

اے نگارِ عرب کہاں ہے تو
اے بہار طرب کہاں ہے تو
شاہ امی لقب کہاں ہے تو
ماہ عالی نسب کہاں ہے تو
سرورِ انبیا کہاں ہے تو
بحر جود و عطا کہاں ہے تو
کسکو ہم دیکھکر جئینگے اب
عمر بھر خون دل پئینگے اب

حضرت عمر اور حضرت عثمان رضوان اللہ تعالے علیہم روئے مبارک کے چہرۂ انور چھپا ہوا دیکھکر بیساختہ کہتے تھے۔

قصیدہ

پردہ اٹھادو او کملی والے
صورت دکھادو او کملی والے

قدرت کا غنچہ ہو گا شگفتہ — تم مسکرا دو اے کملی والے

سب گون سے گر تم ملتے ہنس کر — سب کو ہنسا دو اے کملی والے

آوارہ میں ہم گھر کے نہ در کے — کوچے میں جا دو اے کملی والے

دل بیکسوں کا دردی ہوا ہے — اوس کی دوا دو اے کملی والے

قائم ہے جو تم دونوں جہاں میں — سب کو جتا دو اے کملی والے

شیدا خدا کا دل میں ہمارے — سب شیخ سکھا دو اے کملی والے

ظاہر کہاں ہو باطن کہاں ہو — اپنا پتہ دو اے کملی والے

خواجہ ہوئے ہو بندہ کے کتنے ہو — صورت دکھا دو اے کملی والے

حضرت بلال رضی اللہ تعالے عنہ اشتیاق دیدار میں در اقدس پر کھڑے ہو کر یہ کہتے تھے

قطعہ

حاجت روا ہو گی اگر یا محمدا — میں بھی کہوں گا رو رو کے اے وا محمدا

جز تیرے میں نہیں ہوں کسی کا کہا سگ — در کا کہاں جاؤں میں کس جا محمدا

ہوتا اگر نہ تو نہ تھا کوئی تماشہ — ہوتا نہ کچھ نہ تھا کوئی شیدا محمدا

تیرے بغیر تجھ سے ذات الٰہی نہ چھپ سکی — ذات تجھ سے کیوں ہوا نہیں پردا محمدا

دردوں میں دو جہاں کے بچوں اپنے درد سے — گر تم نہ دو دوائے تو دردا محمدا

مطلب کو اپنے دل کے تمہارے سنے بغیر — کہتا ہوں میں کوئی نہیں سنتا محمدا

خواجہ ہو تم بھلے رہو بندے تیرے حق میں بس	گر میں برا ہوا تو ہوا کیا محمدا

تمام اصحاب کے گریہ و بکا سے حشر کا نمونہ تھا۔ اور ناقہ سواری کا ایسا غمگین تھا کہ نہ کچھ کھاتا تھا نہ پیتا تھا بعد تین روز کے وہ بھی مر گیا۔ اور دراز گوش بکا آپکے غم سے کنوین مین گرکے ہلاک ہوگیا۔

روایت ہے کہ انتقال کے وقت سے دفن تک مدینہ ایسا تنگ اور تاریک رہا کہ۔ اپنی آنکھہ سے اپنا ہاتھہ نظر نہ آتا تھا۔ شعر مولف۔

دنیا سے ہوئے احمد مرسل کی جو رحلت	دیکھو رکا دنکو بھی اندھیرا نظر آیا

کیون نہو جب ایسا آفتاب مکرمت دنیا سے اٹھ جاوے کسی کو زمین و آسمان کیونکر نظر آوے۔ الغرض اہل بیت اطہار اور اصحاب کبار موافق وصیت کے غسل اور تجہیز و تکفین عمل مین لائے۔ جب نوبت نماز جنازہ کی پہونچی موافق وصیت کے لوگ جنازیکے پاس سے تھوڑی دیر کے لئے ہٹ گئے۔ زمین و آسمان و در و دیوار شجر حجر جن و ملک کے رونے کی صدا ہر چہار سمت سے آتی تھی بقول بیدار

نوحہ

اے حبیب خدا الوداع الوداع	محرم کبریا الوداع الوداع
تم ہوتے خدائی ہوتی عیان	یا نبی مصطفےٰ الوداع الوداع
اہل بیت آپکے سب پریشان ہین	دیجیے تسکین ذرا الوداع الوداع

سب صحابہ بھی غمناک و بیہوش ہین		کہکے یا مصطفےٰ الوداع الوداع
عاصیونکی شفاعت بجز آپ کے		کب کریگا خدا الوداع الوداع
عاصیون سے نہ غافل ہو محشر مین تم		یا شہ دوسرا الوداع الوداع
تم ہی سارے خدائی کے مختار ہو		کون ہے تم سوا الوداع الوداع
رو رو کہتے ہین سب امتی آپکے	ق	اے شفیع الورا الوداع الوداع
آپ جنت کو تشریف اب لیچلے		ہم سے ہو گئے جدا الوداع الوداع
الٰہی آپ سے ہے مرے یا نبی	ق	سننئے بھر خدا الوداع الوداع
جبتک بیدار مرقد مین تمہارے		آپ آنا ذرا الوداع الوداع

بعد تھوڑی دیر کے یہ آہ و زاری گریہ و بکا کی موقوف ہوئی ۔ اہل بیت اور تمامی صحابا اور تمام باشندگان مدینہ و قرب و جوار مدینہ جوق جوق نماز جنازے کی ادا کیے ۔

قشم بن عباس روایت کرتے ہین کہ جسوقت جسم اطہر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا لحد مین سر بر خاک پر لٹا یا گیا ۔ اور چہرہ نورانی سے پردہ کفن ہٹا یا گیا ۔ مین نے دیکھا کہ لب ہاے مبارک کو جنبش تھی اور آہستہ آہستہ فرماتے تھے ۔ مین اپنے کانون سے بخوبی سنا کہ ۔ یا رب اُمتی ۔ یا رب اُمتی ۔ **بیت**

جانم فدائے تو کہ تو ئی ہست بیگمان		از مہد تا لحد شدہ غمخوار امتان

حضرات اکثر تجربہ کیا گیا ہے کہ جبتک میت گھر مین رہتی ہے عزیز و اقارب کو حتی الوسع صبر و تحمل برقرار رہتا ہے۔ جب گھر سے جنازہ سوے لحد روانہ ہوتا ہے۔ کیسا ہی کیسا صبر و تحمل والا کیون نہو یکبارگی دریاے محبت ایسا جوش زن ہوتا ہے۔ کہ آٹھ آٹھ آنسو رلواتا ہے۔ اور سینہ ابل جاتا ہے ایسا سردار دو عالم دفعتاً دنیا سے اُٹھ جاے آپکے ازواج مطہرات کو کیونکر صبر آے چنانچہ بقول شہید مغفور۔

مثمن

عایشہ کہتی تھین گھر ہو گیا ویران میرا
ہاے سچ ہو گیا کیون خواب پریشان میرا
کیون نہو گل کے طرح چاک گریبان میرا
چھپ گیا زیر زمین مہر درخشان میرا
میرے گھر دفن ہوا یون مہ تابان میرا
میرے آنکھو ںنے چھپا وہ گل خندان میرا

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

گھر ہے سونا مرا رونق نہین دربار نہین
ٹھوکرین کھاتی ہون سر پر میرے سردار نہین
دیدہ کس کام کا گر دولت بیدار نہین
غم غلط ہو نہین سکتا کہ وہ غمخوار نہین
ناز بردار نہین میرا خریدار نہین
اب سوا اسکے زبان پر کوئی گفتار نہین

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئی گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

جیتے جی مر گئی بدتر ہوئی حالت میری — سلطنت ہو گئی اجڑی یہ عمارت میری
ساتھ کیا نیکی جو ہر روز تھی عبادت میری — انہیں کے ساتھ گئی ساری جلالت میری
استراحت نہ رہی باقی نہ راحت میری — اب بھلا جینے کی ہے کونسی صورت میری

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

بھولتی دل سے نہیں شکل ہے اے یار تیری — نیچے آنکھوں کے پھرا کرتی ہے رفتار تیری
نہیں جلنے کی تیرے غم سے نمک خوار تیری — کس کی خدمت کرے بن تیرے پرستار تیری
لوگ کہتے تھے کہ گو زیست ہے دشوار تیری — پر نہیں زندہ بچے گی یہ گفتار تیری

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

یا میسر تھا مجھے وصل ترا بے وسواس — نکہت زلف سے تھی روح کو راحت کی آس
یا تو ملنے سے ترے ہو گئی بس مجھکو یاس — خستہ کرتی ہے مجھے قبر کے پھولوں کی باس
سر تھا زانو پہ ترے بیٹھی تھی گل تیرے پاس — آج تربت کے قریں کہتی ہوں یوں ہو کے اداس

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

صدقے جاؤں جو تجھے کچھ بھی ہو میرا خیال — اپنے اعجاز سے سمجھا کے یتیموں کو سنبھال
فاطمہ زہرہ ہوئی جاتی ہے جس طرح نڈھال — غم سے حسنین کا ہر لحظہ بہت تنگ ہے حال

ستا اصحاب پہ پیغمبر کی جدائی کا ملال
جس گھڑی وقت اذان رو کے یہ کہتا تھا بلال

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

تجھے دنیا کے سفر سے تو بھلا کیا پروا
یاں بھی اچھا تھا سر اک حال میں واں بھی اچھا
سخت مشکل تو ہمیں ہے کہ جہاں میں تنہا
نہ تو مرنے ہی میں لذت ہے نہ جینے کا مزا
عمر بھر آگ کے انگار و نہ لوٹینگی سدا
بعد مردن بھی مری خاک سے نکلے گی صدا

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

آئے جب اہل عزا فاتحہ خوان بہر سلام
سب کے سب روتے تھے لے لیکے محمد کا نام
صفحۂ خاک پہ گویا تھا قیامت کا قیام
کیا کہوں پڑ گیا یکبارگی کیسا کہرام
جس گھڑی عائشہ نے قبر کی چادر کو تھام
اپنی ہمجولیوں سے رو کے یہ فرمایا کلام

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

غیب سے آئی ندا عائشہ یہ تیرا گھر
تب بھی تھا جائے سجود ملک و جن و بشر
اب بھی مسجود خلائق ہی رہا تا محشر
اب بھی ہے گھر میں ترے جلوہ فرما پیغمبر
تیرے ہی پاس ہے گو ہو گیا ظاہر میں سفر
بس خدا کے لئے اس طور سے فریاد نہ کر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد

رودنی گل بسیر ندیدیم و بہار آخر شد

جسوقت تمام صحابا اور جناب علی کرم اللہ وجہہ نے بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کے پاس آکے پرسا دے اور کلمات تعزیت کے ادا کئے۔ سیدہ کے زخم جگر پر گویا نمک تازہ چھڑکا گیا۔ سمند صبر و استقلال کی باگ ہاتھ سے جاتی رہی عالم بیخودی مین زبان حال سے عرض کرتی تہین بقول شہید مغفور

مثمن

آپ تو کر گئے دنیا سے سفر بابا جان — کچھ نکی میری یتیمی پہ نظر بابا جان
کاٹتا ہے مجھے بن آپ کے گھر بابا جان — آپکو ڈھونڈھنے جاون مین کدہر بابا جان
کیا ہوی لطف و عنایت کی نظر بابا جان — کیون نہین لیتے ہو بیٹی کی خبر بابا جان

جان دیتی ہون غم ہجر سے آؤ دیکھو
گر نہین آتے تو ہین مجھکو بلاؤ دیکھو

مجھ سے کچھ ہو گئے شاید کہ خفا بابا جان — جو خبر لیتے نہین میری ذرا بابا جان
آخر یک روز مجھے لینگے بلا بابا جان — ایسے کیا بھول ہی جاوینگے بھلا بابا جان
تجھے ملجائین اگر باد صبا بابا جان — کہیو بیمار کی لازم ہے دوا بابا جان

نزع کا حال ہے سینے سے لگا لو مجھکو
غش چلا آتا ہے جلدی سے سنبھالو مجھکو

دفن کے بعد گئے سیدہ کے گھر اصحاب — ہو گئے آتش ہجران سے جگر سبکے کباب
کوئی مسند کو لگا چومنے ہو کر بیتاب — کوئی نعلین سے بس ملنے لگا چشم پر آب

زہرا کو نہ تھی اور کو آتا تھا جواب
جس گھڑی پوچھتی تھیں فاطمہ یون کرکے خطاب

کس نے اوس شاہ کو تربت میں سلایا لوگو
کس نے اوس ماہ کو مٹی میں ملایا لوگو

تشنگی تلخ تھی بن باپ کے ہر صبح و مسا
نہ تبسم نہ تکلم نہ دوا تھی نہ غذا
چھ مہینے تلک القصہ یہی حال رہا
کوئی چارہ نہ تھا اوس درد کا مرنے کے سوا
بجھ گئی شمع شبستان نبی وا ویلا
دوش پر لیکے جنازے کو علی نے یہ کہا

بوے گل تو تو چلی اپنے سبک ساری سے
ہم گران بار اٹھینگے بڑی دشواری سے

ہرچند کہ اوس شب سیاہ ایک کو خواب حرام تھا جناب سیدہ فاطمہ زہرہ کو اوسی شب کے کسی حصہ میں کچھ نیم خوابی کا جو عالم تھا دفعتاً چیخ مارکر جو اٹھین۔ اپنے پدر بزرگوار کے مزار اطہر کی زیارت کو گئیں مزار پرانوار کو دیکھتے ہی تسکین تو کجا آتش مفارقت پدر جو یکبیک سینہ میں بھڑک اٹھی بے تابانہ عرض کرتی تھیں۔

مسدس

تسلیم میری اے پدر نامدار لو
یہ بال بکھرے ہاتو سے اپنے سنوار لو
راضی ہون میں نہ گود میں بھی زینہار لو
مشتاق ہوں میں فاطمہ کہکر پکار لو

پوچھو یہ تم مزاج تو بیر الخیر ہے
بونڈی کہے کہ حال جدائی سے غیر ہے

کیا سورہے ہو قبر مین تم جواب دو
دل مانتا نہین مین کرون کیا جواب دو
آقا جواب دو میرے مولا جواب دو
چلا رہی ہے آپکی زہرہ جواب دو

بدلو مین صدقے جاؤن بہت دل ملول ہون
بابا بتول ہون مین تمہاری بتول ہون

بابا اذان بلال کے منہ سے مجھے سناؤ
بابا نماز کی آئے ہین مسجد مین تم بھی جاؤ
بابا علی کو اپنے بلا کر گلے لگاؤ۔
بابا نواسے ڈھونڈھتے پھرتے ہین نانا کہان

اک اک گھڑی پہاڑ ہے مجھ دل ملول کو
بابا کہو بلاؤ گے کس دن بتول کو۔

سیدہ کی یہ حالت دیکھکر تمام بی بیون نے فہمایش کرتی تھین اور سیدہ نے روروکے اون بی بیون سے کہتی تھین۔ کہ اے بی بیو ہر چند سنبھلتی سدہرتی صبر کرتی ہون کیا کرون دل پہ تو جبر نہین ہو سکتا میرا کچھ بس چل نہین سکتا مجھے میرے پدر کا رنج و غم اور اونکی جدائی کا الم سہا نہین جا سکتا

اور باپ بھی وہ باپ کہ سرتاج انبیا
نور خدا جلال خدا رحمت خدا
روز ازل سے تا بہ ابد کل کا پیشوا
بیٹی پہ صدقے بیٹی کے بچون پہ بھی فدا

کیونکر نہ اپنی موت مجھے اب قبول ہو
دنیا مین ایسا باپ نہو اور بتول ہو

آسان پسر کا داغ ہے مشکل پدر کا داغ
وہ کچھ دنون کا داغ ہے یہ عمر بھر کا داغ

یوسف بدن کا داغ ہے وہ یک جگر کا داغ
پیدا ہوا پسر تو مٹا اوس پسر کا داغ

اولاد کا بدل ہے پدر کا بدل نہین
یہ درد وہ ہے جسکی دوا اجز اجل نہین

رو رو کے کہتی تھین کہ کدہر ہین مرے پدر
امید میری قطع ہوئی بابا سے عمر بھر
یعقوب نے جو سونگھا تھا پیراہن پسر
یوسف کے دیکھنے کی توقع تھی کسقدر

پوچھون کہان تلاش کرون کس دیار مین
یوسف تو میرا سوتا ہی لوگو مزار مین

گلہ ہے علی سے کہتی تھی رو کر بدرد ناک
تھتے نبی کو واے سلایا زیر خاک
کیونکر چھپایا قبر کے اندر وہ روے پاک
ہے ہے پدر تو جان دی بیٹی نہو ہلاک

اتنا تو کہتی پاتی کسکو سلاؤ گی
پوچھا تو ہوتا فاطمہ کو کب بلاؤ گی

قربان جاؤن قبر پہ جب فاتحہ پڑہا
تمنے نبی سے میری سفارش نکی ذرا
مجھکو بھی ساتھ لیکے وہ جاتے سوے خدا
اس صدمۂ فراق مین ہوتی نہ مبتلا

اب کچھ میری دوا کرو کل کے طبیب ہو
مانگو دعا کہ باپ کا پہلو نصیب ہو

اتا ہے منہ کو غم سے جگر میرا بار بار
سبطین کا ہی اب کوئی حامی نہ غمگسار
نانا کے کاندہے پہ یہ ہوا کرتے تھے سوار
اور گیسوے نبی کا بنلاتے تھے خود مہار

ماں پوچھتی تھی بیٹیو نسے بابا کدھر گئے
بیٹی یہ ماں سے کہتی تھی نانا کدھر گئے

حضرت کے بیٹیو نسے یہ کہتی تھی بار بار
آئے سفر سے بھی کہے تہارا نکا سفر کیا

تم مثل بیکس کے گھر مین ہان مہمان مصطفے
اب کیسے مین سب بے پدر رہتی یارب یہ کیا ہوا

کہتی تھین بی بیان یہ سفر آخرت کا ہے
اے فاطمہ نہ رو کہ دل ٹکڑے ہوتا ہے

حضرات تواریخ سے ثابت ہے کہ ابتدائے دنیا سے آجتک کسی نے اسقدر نہ رویا جیسا کہ تین حضرات نے روئے پہلے حضرت یعقوب علیہ السّلام کا رونا مشہور ہے کہ جس قدر اپنے فرزند یوسف علیہ السّلام کے واسطے روئے تھے۔ دوسرے بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کا رونا جو بعد رحلت اپنے پدر محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے تا زندگی یعنے چھے مہینے تک ہجر پدر کے غم مین جو روتے رہے۔

روایت ہے کہ مدینہ منورہ کے لوگ بی بی فاطمہ کے رونے سے جب بہت تنگ اور لاچار ہوگئے۔ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے جاکر التماس کیا کہ جناب سیدہ اپنے پدر بزرگوار کے غم مین اسقدر روتی ہین کہ ہم لوگ کو تمام تمام رات نیند نہین آتی۔ محنت اور مشقت بالکل ہر ایک آدمی کی چھوٹ گئی ہے کوئی کام کیا نہین جاتا۔ آپکی خدمت مین عرض

کرتی ہیں اور سفارش چاہتے ہین کہ ہمارے جانب سے بی بی فاطمہ کو سمجھائی
کہ رسول خدا کی جدائی مین اگر شبکو رویا کرین تو دنکو خاموش رہین اور اگر
دنکو آہ وزاری کرین تو شبکو آرام اور صبر فرماوین تاکہ ہم لوگ وقت فرصت
مین مشقت کیا کرین۔ پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ یہہ کلام سُنکر دولت سرا
مین داخل ہوئے۔ دیکھا کہ جناب سیدہ گریہ وزاری مین مشغول ہین آنسو نکا
دریا آنکھونسے جاری ہے جسقدر تسلی کیجاتی ہے فائدہ نہین ہوتا۔ حضرت
علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے بی بی فاطمہ سے اہل مدینہ کا پیغام کہا۔ آپ نے
سنکر جواب دیا کہ۔ ابو الحسن اب زندگی میری بہت کم ہے۔ اور قریب ہے
کہ اپنے باپ کے دیدار سے آنکھین روشن کرون۔ تم اہل مدینہ سے کہدو کہ
میرے رونے سے کوئی آزردہ خاطر نہون مین چندروز کی مہمان ہون پھر
تم با آرام تمام عمر بسر کرنا۔ اوسوقت فاطمہ کہان اور رونا کہان حضرت علیؑ
نے یہہ جواب پاکر کہا کہ۔ فاطمہ اس کام مین تمہین اختیار ہے جسطرح چاہو عمل
مین لاؤ۔ آخر جناب علی نے قبرستان بقیع مین مدینہ منورہ سے علیحدہ ایک
حجرہ اوس معصومہ کیواسطے بنوایا۔ اور نام اوسکا بیت الحزن رکھا اوس روز
سے بی بی کا یہہ معمول رہا کہ صبح کو حسنین رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے ساتھ
روتی ہوئیں اوس مکانمین تشریف لیجاتین۔ تمام دن وہان رونے مین
گذر جاتا سر شام جناب علی کرم اللہ وجہہ جاکر آنکو مکان مین لے آتے حاصل کلام

بی بی سیدہؓ نے اسی حالت سے چھے مہینے اپنے عمر کے گذار کر سنہ ہجری
اور اپنے پدر بزرگوار سے مل کر آرام پاے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
[بیان ۳] تیسرے جناب امام زین العابدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا رونا مشہور ہے
جو اپنے پدر بزرگوار شہید دشت کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ
کے مفارقت مین چالیس سال تک روتے رہے۔ ہر وقت وہ واقعہ
کربلاے معلا کا جو اپنے پدر امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر گذرا تھا اور وہ
تین شبانہ روز تک ننھے ننھے پیارے جگر بندونکا بھوک اور پیاس سے
تلملانا۔ اور وہ اپنے تمام خویش اقارب اور برادر حضرت علی اکبر رضی اللہ
تعالےٰ عنہ ہمشکل رسول اور حضرت قاسم رضی اللہ تعالےٰ عنہ عموزاد بھائی کا
شہید ہونا اور وہ اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ علم بردار کا
تن تیرونکے زخمونسے چور چور ہو کر شہید ہونا اور علی اصغر معصوم چھے
مہینے کے شیرخوار کا لعینون کے تیر جفا سے جان کھونا اور وہ اپنی چھ
سالہ ہمشیر بی بی سکینہ کا شدت پیاس سے بلبلانا۔ اور اپنے پدر بزرگوار
جناب امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا اپنے جگر بندونکے لاشون کو
اپنے ہاتھ سے زیر زمین کرتے کرتے اونہین ظالمون کے نرغہ مین یکہ و
تنہا جام شہادت کا نوش فرمانا۔ اور لعینون کا جور ستم اور اپنے پدر کی
تشنہ دہانی یاد آتی تھی تو اپنی مدت العمر یعنے اس واقعہ کربلا سے چالیس

سال تک آپنے زندہ رہے کسی روز آپکے آنکھ کا آنسو خشک نہین ہوا اور کسی وقت آسودہ ہوکر روٹی نہ کھائی اور کسی وقت آب سرد نہ پیئے اور صدمات کرب بلا کو یاد کر کرکے آخر خود بھی واصل اپنے پدر بزرگوار کے ہوگئے۔ مجھتو یہہ انہین حضرات کا جبہ تھا کہ باوصف اسقدر تکلیفین سہنے کے زبان سے اُف نکہے راضی برضائے الٓہی رہے بلکہ وقت اخیر تک بھی اپنے نانا کے گناہ گاران امت کے مغفرت خواہ رہے اور انہین کے نجات کی فکر رہی سبحان اللہ کیون نہو آخر کس کے نواسے ہیں۔

قصیدہ

نور نگاہ مصطفےٰ امیری طرف کو دیکھنا
جلوہ چشم مرتضےٰ امیری طرف کو دیکھنا

کہتے تھے یہہ شہ ہدا میرے نبیؐ دوسرا
گھیرے لئے ہین اشقیا میرے طرفکو دیکھنا

مرتا ہون ہجر مین ترے بھر خدا شہا سرے
مجھکو بلا کے کربلا میرے طرف کو دیکھنا

شمع ہدایت آپ ہین اور تبنگہ اوسکا ہین
دل سی ہون آپ پر فدا میرے طرفکو دیکھنا

کرتا ہی روبہ بازیان مجھہ سی زمین آسمان
شیر خدا کے دلربا میرے طرف کو دیکھنا

قبر بہتیری آونگا مین بھی جب آشہ ہدا
روکے کرونگا التجا میرے طرفکو دیکھنا

پہنچ گیا مین ستایا ہون تیری لحد پر آیا ہون
بنت نبی کے دلربا میرے طرفکو دیکھنا

نہین ہی دلکو میرے کل ہجر ترا ہی جان گسل
جلدی بلا کے ای شہا میرے طرفکو دیکھنا

جبکہ فرشتے آئینگے اور مجھے اٹھائینگے
قبر مین اے شہ ہدا میرے طرفکو دیکھنا

دہر مین رکھلے آبرو حشر مین کر تو سرخ رو	ہے یہی میری التجا میری طرف کو دیکہنا
آپکے غم مین روتا ہون کہاتا ہون اور نہ سوتا ہون	یا شہید کربلا میری طرف کو دیکہنا
تحقیق کی یہہ التجا رد نہو یا شہ ہدا	حشر مین جب مین آونگا میری طرف کو دیکہنا

حضرات مثل مشہور ہے کہ جس تن بیتے وہی تن جانے۔ واقعات کربلا
وہ ہین کہ نہ زبان کو یارا ہے جو کہہ سکے اور نہ قلم مین طاقت ہے کہ جو
لکہہ سکے نہ دلون مین تاب ہے کہ سن سکین جسپر کہ ایسے صدمات کا
عشر عشیر بھی صدمہ گذرا ہو یا جن آنکہون نے کہ کچہ دیکہا ہو وہی اسکا
مزا بخوبی جانتا ہے دور کیون جاتے ہو حیدرآباد مین طغیانی رود موسی کے واقعات پر
جو غرہ رمضان ۱۳۲۶ھ مین گذرے ہین کچہ نظر غور ڈالئے کہ ایک ایک گہر کے بیس بیس
تیس تیس جگر بند و خویش و اقارب دیدہ بدید بہتے ہوئے جو چلا جاتے تھے
بس اس صدمے کا مزہ انہین بیچارون کا دل جانتا ہے۔ اور جن آنکہون نے
کہ ان واقعات کو دیکہا ہے وہی کچہ پہچانتے ہین۔ خدا محفوظ رکھے
حضرات خداوند کریم نے اپنی قدرت اور اپنے قہر کا ایک ادنی سا ادنے
شعبہ تہا جو تہوڑی دیر کے لئے دکہلا کر اپنے نافرمان بندون کو اپنی
یاد دلایا تہا۔ پہر وہی ارحم الراحمین نے اپنے حبیب محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ جو وعدہ فرمایا تھا کہ۔ وما کان اللہ لیعذبھم وانت
فی ہم۔ یعنے اللہ کی شان سے بعید ہے کہ آپ اپنی امت مین رہین

اور امت عذاب میں مبتلا ہو صرف اپنے اس قول کو یاد کرکے آنًا فانًا اوس بلا کو ٹال دیا ورنہ ہمارے بداعمالی سے کیا دور تھا کہ اسی ضمن میں قیامت برپا ہو جاتی

بقول صولت

ہائے ری شامتِ اعمال گئی حرمت بھی
پھر گئی ہم سے زمانہ کیطرح قسمت بھی
گھر گیا جان گئی مال گیا عزت بھی
اور کیا جائیگا دولت بھی گئی حشمت بھی

ہم بُرے فعل نہ کرتے جو خدا سے ڈرتے
ایسے کیوں مرتے وہی وقت پہ اپنی مرتے

چھا گئی تھی بہت آنکھوں میں ہماری مستی
خلق بستی تھی جہاں اب ہے وہ اُجڑی بستی
سربلندی نے دکھایا ہمیں آخر پستی
پانی پانی ہوئی افسوس ہماری ہستی

صفحہ ہستی سے بس نام ہوا گم اپنا
نہ زیارت ہی ہوئی اپنی نہ چہلم اپنا

نہیں دنیا میں برا کوئی بھی ہم سے بڑھکر
باز ہم فعل شنیعہ سے نہ آئے آخر
لاج بندوں کی نہ اللہ کا ہمکو کچھ ڈر
منع کرتا تھا فلک روز ہمیں جھک جھک کر

جب پڑی ہم پہ مصیبت تو یہ معلوم ہوا
سچ ہے ہوتا ہے بُرے کام کا انجام برا

کبھی ناصح کی شکایت کبھی واعظ کا گلا
نہ لحاظ ہمکو بڑوں کا نہ ادب قرآن کا
نہ نماز ہم نے پڑھی اور نہ رکھا روزا
آگ لگتی تھی نصیحت جو کوئی کرتا تھا

شرع و سنت کو تو کچھ چیز نہ سمجھا تھے
اور احکام خدا کو بھی نہیں مانتے تھے

کار بستہ سے نہ بہتر زنا بازی سے
دو دو آنہ پہ عدالت میں قسم کھاتے تھے

جھوٹ سے آتے تھے میخانہ سے پھر پی پی کے
نہ مسلمان ہی پورے نہ عقیدے کے پکے

مجلس وعظ تو یک سخت بری لگتی تھی
بات ناصح کی کلیجہ میں چھری لگتی تھی

اپنے بیگانوں سے بالکل نہیں شرماتے تھے
کبھی بھولے سے بھی مسجد میں نہیں جاتے تھے

قہر حق سے بھی کلیجے نہیں تھراتے تھے
مفت کی روٹیاں ملتی تھیں یہی کھاتے تھے

تھا اسی منہ پہ مسلمانی کا دعوی ہم کو
ہائے غفلت کا برا ہو کہ ڈبویا ہم کو

اب بھی باز آئیں برے فعل سے تو اچھا ہے
حشر نزدیک ہے اب وقت بہت تھوڑا ہے

نہیں معلوم کہ آگے ابھی ہوتا کیا ہے
توبہ کر لیں کہ ابھی باب اجابت وا ہے

گذرا جو واقعہ یونان یہ سب جانتے ہیں
وہ جو فرعون تھے شداد تھے پہچانتے ہیں

نوح کے وقت میں بھی آیا تھا یوں ہی طوفان
ہم یہ بے شبہ تھا یہ قہر خداوند جہاں
ایک اک بوند تھی ہیرے کی کنی سے بڑھ کر

سرکشی کرنے لگے تھے بہت اہل یونان
ورنہ پھر زور بھلا موسم بارش میں کہاں
ایک اک لہر تھی بوندی کی کٹاری خنجر

افسوس اسباب کا ہے کہ تسپر بھی ہم ناہنجاروں کے آنکھ سے ابھی غفلت کے پردے نہیں اٹھتے۔ بھائیو خدا کے قہر سے ڈرو۔ وہ خدائے پاک جیساکہ بڑا تحمل والا ہے ویسا ہی اپنے ہر وعدہ کا پکا ہے۔ ایسا نہو کہ یہی غفلت ہی غفلت میں مرجائیں آخر یوم الجزا ہمیں کو اپنے کئے کی پشیمانی حاصل کرنا ہوگا۔

حضرات بعد وفات شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بھی جو جو واقعات کہ گذرے ہیں۔ اس حقیر کی زبان ایسی نہین ہے جو عرض کر سکے۔ بس آئے سب استادہ ہوکر اپنے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں درود و سلام عرض کرین۔

جواب

یا نبی سلام علیکم یا رسول سلام علیکم یا حبیب سلام علیکم صلوٰۃ اللہ علیکم

قصیدہ

تم حبیب کبریا ہو تم شفیع دوسرا ہو	تم ہمارے پیشوا ہو صلوٰۃ اللہ علیکم
تم خدا کے ہو پیارے تم رسول ہو ہمارے	تم پہ جان ہم نثارے صلوٰۃ اللہ علیکم
آپ ہو شفیع عالم آپ ہو رسول اکرم	آپ سب سی ہو معظم صلوٰۃ اللہ علیکم
کون ہے تمہارا ثانی تم ہو بخشش کی نشانی	ہم پہ رکھئے مہربانی صلوٰۃ اللہ علیکم
تم شفیع عاصیاں ہو مالک کون و مکاں ہو	تم خدا کے مہمان ہو صلوٰۃ اللہ علیکم

تم ہو رب کے رب تمہارا تم پہ سب قرآن اُتارا	ایکا جہاں ہے سارا صلوٰۃ اللہ علیکم
حشر میں ہو جبکہ آنا تو ہمیں بھول جانا	ہمکو دوزخ سے ہے بچانا صلوٰۃ اللہ علیکم
ہم ہیں آپکے ثنا خواں صدقہ تم پر ہی لو جاں	تم سے پائی تو ہیں ایمان صلوٰۃ اللہ علیکم

حافظؔ غریب و کمتر ہند میں بہت ہی مضطر
یا نبی بلا لو در پر صلوات اللہ علیکم

ہدایت ۔ مولود خواں کو لازم ہے کہ ذیل کے اشعار کو پڑھتے وقت مصرعہ اولا میں (ہو میرا پڑھنا قبول) کہا کریں ۔

اشعار دعائیہ

ہو میرا لکھنا قبول اے میرے پیارے رسول	اے مرے اچھے رسول اے میرے پیارے رسول
حشر کا غم ہے بڑا شافع روز جزا	بندہ کو اپنے نہ بھول اے مرے پیارے رسول
پیارے بولو کبھی اے مرے پیارے نبی	عرض تری ہے قبول اے مری پیارے رسول
ایکا مداح یہ باغ جہاں میں رہے	گل کی روش پھول پھول اے مری پیارے رسول
دل میں تیری یاد ہو لب پہ تیرا نام ہو	تو مجھے ہرگز نہ بھول اے مری پیارے رسول
ہوں جو تیرا مدح خواں عرش پہ ہے سر مرا	گرچہ ہوں میں خاک دھول اے مری پیارے رسول
سنلو میرے سخن بہر حسین و حسن	بہر علی و بتول اے میرے پیارے رسول
ہیں جو تیرے عاشقین رکھ مجھے اونکے قرین	حشر ہو اونکے شمول اے میرے پیارے رسول
بانی محفل ہیں جو آئے ہیں جو سننے کو	مقصدیں سب ہوں حصول اے میرے پیارے رسول

اشعار دعائیہ

الٰہی بانئ محفل سلامت — رہے با عافیت جب تک جہاں ہے
ترے محبوب کی مجلس میں اسدم — جو حاضر کودک و پیر و جوان ہے
مرادیں سب کی حاصل ہوں خدایا — تیرے در تک رجوع بندگان ہے
تجھی سے مقصدِ دل مانگتا ہوں — کہ میرا حال سب تجھ پر عیاں ہے
مدینے کی تمنا میں شب و روز — دل رنجور بے تاب و توان ہے
مدینے کی طلبگاری میں ہر دم — تڑپتی روح ہے اور لب پہ جان ہے
مدینے میں مجھے پہونچا دے یارب — یہی ہر دم میرا وردِ زبان ہے
مدینے کی زمیں کا رزق ہو جائے — یہ تن میرا جو مشتِ استخوان ہے
مدینے میں ہی میرا خاتمہ ہو — کہو آمین سب ختم بیان ہے

اشعار دعائیہ

مجھے دے تو یارب نبی کی محبت — نہیں چاہتا ہوں کوئی تجھ سے دولت
بنا دے تو ساماں ایسا خدایا — کروں میں وطن سے مدینے کو ہجرت
توئی جانتا ہے فراق نبی سے — گذرتی ہے ہر روز مجھ پر قیامت
مدینے میں پونچونگا جس دم الٰہی — یہ سمجھونگا اب ہے لڑی میری قسمت
مجھے دشت یثرب میں پھرنا ہے کافی — وہی میرے حق میں ہے گلزار جنت
میں دیکھوں جمال مبارک نبی کا — یہ دل کی ہے خواہش یہی دل کی حسرت

نہین گر بنی آتی ہین گرفتارِ ہم پر ‏ ‏ کھونگا گوارہ نہین مجھکو فرقت
نہ کیون اسپر انوار حق ہون ہویدا ‏ ‏ جبین مصفا ہے مرآت وحدت
الہی جو ہین میرے خویش و برادر ‏ ‏ تو رکھ اونکو قائم براہ شریعت
جگر گوشہ جو ہین تیرے خدایا ‏ ‏ انہین دین احمد کی دے تو ہدایت
جو محفل مین مصاحب ہین تیرے خدایا ‏ ‏ ہو نازل تیری اونپہ ہر وقت رحمت
جو پڑھتے ہین نعت نبی صدق دل سے ‏ ‏ تو دے دلمین اونکے نبی کی محبت
جو ملک دکن کے ہین محبوب علی شاہ ‏ ‏ رہے اونپہ ہر آن تیری عنایت
بحق نبی و علی یا الٰہی ‏ ‏ رہے اوج پر اونکا اقبال و دولت
تو رکھ حفظ مین اپنے بار الہا ‏ ‏ بچا کر سب اعدا سے اونکی ریاست
اراکین اونکے نمکخوار جو ہین سارے ‏ ‏ تو رکھ اونکو ہر وقت زیر اطاعت
تمنا یہہ ہے تا دم مرگ یا رب ‏ ‏ رہون فضل سے تیرے مداح حضرت
الہی بہ حق نبی مکرم ‏ ‏ عطا کر مجھے دین و ایمان کی دولت
مین خادم ہون غوث الورا کی درگا ‏ ‏ ملی ہے اوسی در سے راہ طریقت
تو رکھ اونکو دارین مین شاد و خرم ‏ ‏ الہی جو ہین دل سے عشاق حضرت
ملاقاتی احباب جو کچھہ ہین میرے ‏ ‏ تو دارین مین رکھہ انہین با مسرت
اٹھا کر نقاب اپنے رخ سے محمدؐ ‏ ‏ دکھا دو ذرا اپنی نورانی صورت
بلالو مجھے در پہ اپنے خدارا ‏ ‏ نہین اجلب الی ترکی مجھہ مین ہے طاقت

بھروسہ مجھے ہی شفاعت کا تیرے — وگرنہ گناہوں کی ہے پانتو کثرت
جو چاہو کرو ہوں تمہارا میں عاصی — مگر یہہ نہ کہنا نہیں میری امت
بھلا ہوں برا ہوں ہوں خادم تمہارا — میری دین و دنیا میں رکھیو عزت

پیمبر کا تحقیق ہے شان ثنا گو
نہ کیونکر ہو دارین میں میری عزت

قصیدہ

خوف عصیاں سے یہہ دل میرا جو نالان ہوگا — ہے یقین حشر میں یہہ نوح کا طوفان ہوگا
معصیت کا میری کچھہ حال نہ پوچھو مجھسے ہی — سارا محشر میری ساتھہ سے گریہ بریان ہوگا
رحمت حق یہی کہیگی کہ بخشو اس کو — میری الطاف سے بیچ یہہ پشیمان ہوگا
میں تو قابل نہیں ہوں لطف و کرم کے لیکن — میری خالق کا میری حال پہ احسان ہوگا
اپنے محبوب سے کہدیگا خداوند کریم — بہر سجدہ خلد میں اسکو تو سیہ شادان ہوگا
ق سوئے فردوس بریں لیکے جو جائیگی مجھی — میرے آقا کا میری ہاتھہ میں دامان ہوگا
باادب لیکے کلید در فردوس بریں — ہمقدم شوق سے پیچھے میرے رضوان ہوگا
حال عشاق نبی پوچھتی ہو کیا ہمسے — دیکھلو حشر میں جبوقت نمایان ہوگا
ہی جو گیسوئے محمد کا ازل سے شیدا — ظلمت گور سے ہرگز نہ پریشان ہوگا
ق آپ کرنا مری امداد کہ ابلیس لعین — یا نبی نزع میں جب در پئے ایمان ہوگا
دم آخر جو میسر ہو نظارہ تیرا — سختی موت سے خادم نہ ہراسان ہوگا

روسیہ ہوں میں بہت کثرت عصیاں سے ق | ورنہ عصیاں ہیں کہ جنکی نہیں دنیا و جہان ہوگا
یا نبی حشر کے دن بھول نہ جانا مجھکو | کام نکلیگا مرا آپکا احسان ہوگا
آپکے لطف و عنایت سے جو ملتی حشمت ق | کیون نہ درویش میں مرا گردش دوران ہوگا
نقش بردار کی خدمت جو ملی مجھکو تری | دین و دنیا میں مجھی تخت سلیمان ہوگا
مصحف رخ جو ترا دیکھلے دنیا میں اگر | دل اسکا ہی سیہ حافظ قران ہوگا
آپکے نام مقدس کا جو آیا ہے خیال | دل کا زنجی یقین ہے کہ مسلمان ہوگا
روز محشر میں پیالا جو پیلے کوثر کا | بعد میں عرض کرونگا جو کہ ارمان ہوگا
[illegible] سے کہتا ہے محمد سے پر | ہجر احمد میں جو گریاؤں تو طوفان ہوگا
[illegible] پیار [illegible] | [illegible] ہر گز مرا درمان ہوگا
ترک [illegible] لی ہی سودا [illegible] | [illegible] دل تیرا پریشان ہوگا
عشق [illegible] پیر تو کر [illegible] | اوسکو پر تو سہی یقین ہے کہ تو حیوان ہوگا
اے [illegible] جل کے نہ [illegible] | [illegible] سخن میرا تو انسان ہوگا
ہو یقین حشر میں بخشا جیگے جنت اسکو | نعت احمد میں فدا جو کہ سخندان ہوگا
در احمد پہ جو سر نکلے گی میری جان تحقیق | الک الموت کا سر پر میری احسان ہوگا

قصیدہ

یا محمد نہیں یان کوئی لگانا دل کا | آپ ہی سنئے ذرا کچھ تو فسانا دلکا
تیر مژگان پہ غضب ٹوٹکے آنا دل کا | کارگر ہوتا ہے ہر دلپہ نشانہ دل کا

تن سے جب جان مین تو آتی ہی جان مین … ⁂ تیری محفل مین جو ہوتا ہی ترانا دل کا
ساری محفل کو لٹا دیتا ہی بیخود کر کے ⁂ ہو سکے پہ نہیں کبھی ہوش مین آنا دل کا
وہ ہو کہ مردون کو قیامت کا دلا دیتا ہی ⁂ ہجر مین تیری ہی وہ شور مچانا دل کا
شوق دیدار بھی ہی جو مچل جاتا ہے ⁂ غیر ممکن ہے کسی ڈھب سے منانا دل کا
بس خفا ہو کے گیا وہ مرے پہلو سے نکل ⁂ حیف آیا نہ مجھے ناز اوٹھانا دل کا
آپکے روضۂ منور کا تھا شیدا حضرت ⁂ در اقدس پہ ہوا ہوگا ٹھکانا دل کا
شب فرقت مین وہی ایک تھا میرا ہمدم ⁂ یاد آتا ہی مجھے رو کے رلانا دل کا
گرچہ ہشیاری سے غمخوار سے پالا مین نے ⁂ ہائے آخر نہوا مجھسے بچانا دل کا
مدت العمر رہونگا در احمد پہ مقیم ⁂ جب چلا جاؤنگا مین کر کے بہانا دل کا
جس کے اخلاق نہین دہر مین ہین لیے عفت ⁂ ق ⁂ مثل بیگانہ کی ہوتا ہی یگانا دل کا
نیک اخلاق رہو تم بھی جہان مین تحقیق ⁂ تا کہ ہمدرد رہی سارا زمانہ دل کا

تمت بالخیر

متفرق قصائد تحقیق

شنو شرح دل پر غم خدا را یا رسول اللہ بکن تکلیف بہر من گوارا یا رسول اللہ

ترے لطف و عنایت پر بھروسہ کرکے بیٹھا ہوں سوا تیرے نہیں مجھکو سہارا یا رسول اللہ

بمیرم از تپ فرقت بسوزم ز آتش عشقت ندارم زندگی جز تو گوارا یا رسول اللہ

بظاہر گرچہ زندہ ہوں مگر حالت ہی مردوں کی ترے درد جدائی نے ہے مارا یا رسول اللہ

نباشد دل بپہلوے من بیدل ز عشق تو کشد ہر لحظہ آن حسن دل آرا یا رسول اللہ

ہمارے آہ سوزان نے جدائی مین تمہارے دل دھوان بنکر یہ اٹھتا ہی غبارہ یا رسول اللہ

شدم مجنون ز عشق تو ندارم شرم رسوائی بنوشان ساغر وصلت خدا را یا رسول اللہ

چھپا رہتا ہمارا زلفونکا ترے بکر مین سودائی ہوا جب جام راب آشکارا یا رسول اللہ

ز ذوق نفس امارہ شدم آلودۂ عصیان بجز لطفت ندارم ہیچ چارہ یا رسول اللہ

غریق بحر عصیان ہم ہوئے بچیگی کشتی ملا رحمت کا جب تیرے کنارہ یا رسول اللہ

نگاہ برق سوزانت شعاع روی تابانت کند ہر شیشہ دل را دو پارہ یا رسول اللہ

نبوت پر رسالت پر تری معجز بیانی پر شہادت دیچکا ہر سنگ خارہ یا رسول اللہ

گدائے کوئے تو ہستم بشاہان فخر میدارم ندارد ہمسری جمشید و دارا یا رسول اللہ

لٹاتا ہوں میں خم کے خم شراب عشق کے تیرے تری بخشش پہ کسکا ہی اجارہ یا رسول اللہ

عطا کن جرعۂ از شربت وصلت ز لطف خود نمی خواہم شکر قند و نبجارہ یا رسول اللہ

بچا لو لطف سے اپنے پلاکر شربت وصلت	مریض عشق مرتا ہے تمہارا یا رسول اللہ
سکے مست دیکھے مجنون کی نازان کی خندان	شود ہر گہ ز عشق تو مدارا یا رسول اللہ
تری محفل مین رندونکا گذر ہوتا نہین ہرگز	خدا نے خود کہا انعم سکارا یا رسول اللہ
مرے دلکا چمن داغون سے تیرے عشق کے ہر دم	تر و تازہ ہے مثل گل ہزارہ یا رسول اللہ
لئے گر پاسبانی آپکی در کی تو جانون مین	مقدر کا مرے چمکا ستارا یا رسول اللہ
دل تحقیق شیدا ہے جمال روئے تابانت	خدایت داد آن حسن دل آرا یا رسول اللہ

قصیدہ

بنایا تجھکو پھر امین ہر سو خودی کو دل سے مٹا مٹا کر
عیان تھا پردہ مین ہم کے تو وجود اپنا چھپا چھپا کر

غش آ رہے کیونکر نہ عاشقون کو رخ منور کی روشنی سے
وہ روئے انور دکھا رہے ہین نقاب اپنا اٹھا اٹھا کر

دوئی کا پردہ اٹھا ہے ساقی وہ جام تو نے دیا ہے ساقی
بنایا مستانہ اپنا مجھکو شراب وحدت پلا پلا کر

پیمبر اپنے ہین رشک عیسیٰ نہ کیسں طرح سے ہون مرے زندہ
جلاتے ہین اپنے عاشقون کو وہ دم مین ٹھوکر لگا لگا کر

یہی ہے ارمان قلب مضطر کہ دیکھون حضرت کا روئے انور
دکھاؤ چہرہ تم اپنا آقا مدینے ہی مین مجھے بلا کر

کبھی کہونگا نہ اُف زبان سے خوش آپ ہون گے اس امتحان سے
لگا کے دیکھو کمان ابرو پہ تیر مژگان چڑھا چڑھا کر
کبھی ہنسایا تو کرکے وعدہ کبھی رولایا تو کرکے مُنحرف
تماشہ دیکھا ہے تو نے میرا کبھی ہنسا کر کبھی رولا کر
تیری جدائی مین جان مضطر نہ نکلی تن سے کہین تڑپ کر
تو ہے زمانہ مین رشک عیسیٰ مریض فرقت کی کچھہ دوا کر
یہہ روز محشر خدا سے کہنا ہو بخشش اسکی ہی میر اشیدا
کھڑا ہی شرمندہ ہو کے تحقیق ادب سے سر حشر مین جھکا کر

قصیدہ

اپنی ہستی کو مٹا کر بے نشان مین ہی تو ہون
لامکان کہتے ہین جسکو وہ مکان مین ہی تو ہون
شش جہت مین لوگ مجھکو ڈہونڈ کر بیزار ہین
ذات وحدت مین فنا ہو کر عیان مین ہی تو ہون
مین وہ تو کا اٹھ گیا جس وقت پردہ بیچ سے
دیکھلو ہر رنگ ہر صورت عیان مین ہی تو ہون
احدیت کی شان کس منہ سے ادا ہوگی دلا
حمد رب مین سچ تو یہہ ہی بیزبان مین ہی تو ہون
تا زسی معراج مین گویا تھے یہ حق ہی نبی
عرش ہے جسکی زمین وہ آسمان مین ہی تو ہون
باسا فرما گئے اصحاب سے خیر البشر
باعث پیدایش کون و مکان مین ہی تو ہون
حمد رب مین تو سخن خامہ مرا بڑھتا نہین
نعت احمد مین ولا آب وان مین ہی تو ہون
عین دریا مین جو تشنہ کہتے ہین جسکو سبھی
ہند مین تمسے جدا جان جہان مین ہی تو ہون

طاق میں ہے [illegible] باقی نہیں
چھپنا مشکل ہے جیسے وہ اقران میں ہی تو ہوں

باغ جنت کہتا ہے [illegible] دیکھ کر
داغ ہائے عشق سے وہ گلستان میں ہی تو ہیں

حفظ جانکے واسطے میرے سخن کافی ہے اب
پھینک دو تعویذ و گنڈا حرز جان میں ہی تو ہوں

نعت احمد میں ولا تحقیق کہتے ہیں جسے
بیگمان وہ خادم شاہ شہان میں ہی تو ہوں

قصیدہ

یا نبی امت میں تیرے روسیاہ میں ہی تو ہوں
معصیت آلودہ حرص و ہوا میں ہی تو ہوں

نیک تھے جا کر سبھی پیش خدا بخشے گئے
لائق بخشش تری باقی رہا میں ہی تو ہوں

مغفرت کہتی ہے مجھ سے کیوں نہ بخشش ہو تری
آچکے دن تابع خیر الوریٰ میں ہی تو ہوں

لطف ہو یا جور ہو جو کچھ کہ ہو منظور ہے
یا نبی ہر حال میں تسلیم شاہا میں ہی تو ہوں

دام گیسو میں تمہارے پھنس گیا جسکا ہے دل
دیکھلو وہ عاشق زلف [illegible]

قصہ فرہاد و مجنوں سنتے ہیں ایک ایک
عشق میں ہو کر فنا پایا [illegible]

جسکا جز [illegible] جال [illegible]
اوسکی صورت [illegible] لایا [illegible] میں ہی تو [illegible]

چار انگلیوں [illegible] غش [illegible]
[illegible] میں ہی تو ہوں

آہ سوزاں سے میری [illegible] جگر [illegible]
آتش عشق نبی کا دل جلا میں ہی تو ہوں

مدح خوان مصطفےٰ تحقیق کہتے ہیں جسے
دیکھلو وہ خادم صدق و صفا میں ہی تو ہوں

قصیدہ

عشق کو تیری نبی اپنا صنم جانتے ہیں
جلوہ گر دل میں اگر ہو تو کرم جانتے ہیں

سیر گلشن کی تمنا نہین دل مین باقی
تیرے کوچہ ہی کو ہم باغ ارم جانتے ہین

نقل مجنون جو صحرا کرتے ہین وحشت مشرب
سیر فردوس سے بڑھکر اوسی ہم جانتے ہین

تیری فرقت مین شب و روز بہا کر آنسو
اپنی آنکھون ہی کو ہم ابر کرم جانتے ہین

آپکی ابروی خوش خم کی صفت کیا کہنا
اسکی جنبش مین جو لذت ہے وہ ہم جانتے ہین

مدح کرنے لگے موسی تو کہا خالق نے
ق میرے محبوب کا رتبہ کوئی کم جانتے ہین

راز مخفی ہے حقیقت نہین کہہ سکتا ہون
جانتا مین ہون یا میری لوح و قلم جانتے ہین

خاکسارون مین تمہارے جو ہوئے ہین شامل
اپنی ہستی کو تو ہم نقش قدم جانتے ہین

یا نبی آپکی الفت مین تمنا ہے یہی
دم نکلجائے تو ہم لطف و کرم جانتے ہین

تیرے در کی جو میسر ہے گدائی ہمکو
کب اوسے شوکت جمشید سے کم جانتے ہین

تیرے کوچہ مین قدم رکھنگے جو مر جائینگے ہم
اپنا نکلا ہے یہہ دم زیر قدم جانتے ہین

شوق دیدار نبی جسکو ہے حاصل تحقیق
اپنی ہستی کو وہ ہر وقت عدم جانتے ہین

قصیدہ

خواب مین جب مرا دلدار نظر آتا ہے
بخت خوابیدہ یہہ بیدار نظر آتا ہے

دل مرا مضطرب و زار نظر آتا ہے
عشق احمد کا یہہ بیمار نظر آتا ہے

دیکھکر غور سے کہتے ہین مسیحا ہر دم
ق قلب یہہ تشنہ دیدار نظر آتا ہے

ساغر وصل نبی سے جو ہوا ہے بیخود
مے وحدت کا طلبگار نظر آتا ہے

وائے قسمت نظر آتا نہین اپنا سرور
گرم کچھہ حشر کا بازار نظر آتا ہے

امتی دیکھ کے محشر مین محمدؐ کو کہے — شکر ہے اپنا خریدار نظر آتا ہے
عاصیان کہتی تھی سب اپنی سی جا کر — پر غضب آج وہ غفار نظر آتا ہے
ساری مخلوق یہ کہتی تھی شفیع اعظم — ق انبیا و انکا تو سردار نظر آتا ہے
جیسا حلقی مین تارونکی ہو ماہ انور — مرسلونمین شہ ابرار نظر آتا ہے
رحمت حق یہی کہتی تھی نبی سی ہر دم — ق کل خدائی کا تو مختار نظر آتا ہے
مغفرت نا سی گویا تھی یہ آگی بڑہ کر — اپنی امت کا وہ غمخوار نظر آتا ہے
ہر کے آمادہ بخشش یہ کہا خالق نے — رحم دل احمد مختار نظر آتا ہے
حشر مین دیکھکی فرمائینگے حضرت تحقیق — میرا عاشق یہ دل افگار نظر آتا ہے
حب احمد نہین جس دل مین ہی سچ ہو تحقیق — قلب ایسا مجھی بیکار نظر آتا ہے

قصیدہ

زمرہ مین رسولون کی وہ عالی نسبی ہے — اسواسطی مشہور تو نکی مدنی ہے
ہر شاخ مین ہر گل مین عیان ہے تیرا جلوہ — ہر رنگ مین ہر بو مین تری جلوہ گری ہے
کیا فوق ہے یوسف کو تری حسن کی آگے — شرمندہ تجھی دیکھکر آب جو رو پری ہی
سرخی پہ لبونکی ہی فدا لعل بدخشان — ہی رنگ خجالت سی عقیق یمنی ہے
بو لیکی جب آئی ہی صبا زلف نبی کی — پاتا ہی شرف اس سی یہ مشک ختنی ہے
اس ناز کے انداز کی اعجاز کی صدقی — ان سب سے زیادہ تری شیرین سخنی ہی
پڑہتا ہون صفت جب تری شیرین سخنی کی — گہلتی گویا منہ مین مری مصری کی ڈلی ہی

تحفے لیے ہاتون مین چلی آتی ہین حورین — کیا لطف دکھایات رسول عربی نی

آہٹ سی قدم کی تو اوٹھا کرتے ہین مردے — بگڑی ہوئی تقدیر تجہی سی تو بنی ہے

کہدو کوئی جا کر مری عیسی لقبی سے — الفت مین تمہاری ہی مری جان بہ لب ہے

اب شربت دیدار پلا دیجی خدا را — بیحد ترے بیمار کو تشنہ لبی ہے

یارب مجھے پہونچا دے تو ہی سوی مدینہ — مفلس ہون مین درپیش غریب الوطنی ہے

آتا ہے یون پر تری عشاق کی جب نام — جلتے ہین حاسد و اونکی یہی دل شکنی ہے

ق اللہ سلامت رکھی اس شاہ دکن کو — کرتا جو رعایا پہ وہ اب رحمدلی ہے

تا حشر یہہ قایم رہی یارب مع اولاد — اسلام مین پوچھو تو یہہ مہر کی کنی ہے

کس منہ سی بیان ہو مری یہہ رازِ تحقیق — جو نور خدا ہے وہی انوار نبی ہے

قصیدہ

قلب مین ہی روشنی ایسی خدا کے نور سی — کم نہین ہی داغ دل میرا چراغ طور سے

مین نکیون پہونچون وہان مولود تا کن جہان — قلب کو ہوتی ہی تسکین آپکی مذکور سے

ناتوان ہون کس طرح محشر مین جاؤن یا نبی — بار عصیان اوٹھ نہین سکتا کسی مزدور سے

رنج تا کے یا نبی فرقت کی صدمون کا سہون — جبر اوٹھ سکتا نہین اب عاشق مجبور سے

آسمانون کو جدائی مین لگا دیتی ہی آگ — آہِ سوزان جب نکلتی ہی دل رنجور سے

تیغ عشق مصطفے سی دل مرا مجروح ہی — زخم اوسکے ہون نہ اچھے مرہم کافور سے

رات دن ہجر نبی مین بہتی ہین آنکھون سی اشک — کم نہین ہین دیدہ گریان میری ناسور سے

مین بھی ہون مست مئی حُبّ نبی دوسرا	صاف ظاہر ہی یہہ میری دیدۂ مخمور سے
دیدۂ حق بین ہین میرے جلوۂ حق ہی نہان	مصطفی کو دیکھتا ہون مین خدا کو نور سے
حال کیا سوزِ درون کا اپنی ظاہر کرون	کم نہین ہی سینۂ روشن مرا تنور سے
مین انا الحق کی جگہہ کہتا ہون حق ہی مصطفےٰ	کسطرح عالی نہو رتبہ مرا منصور سے
یہہ حدیثون سے ہوا ہی روشن اے تحقیق صاف	احمد مرسل ہوئی پیدا خدا کی نور سے

قصیدہ

چہرہ جو پرانوار ہی محبوب خدا کا	شیدا یہہ دل زار ہی محبوب خدا کا
آزادی سخن کو میرے ہوتی نہین حاصل	وابستۂ گفتار ہی محبوب خدا کا
آلودہ دلون کی یہان ہوتی ہی صفائی	کیا پاکیزہ دربار ہی محبوب خدا کا
دشمن کی قلم ہو کی گرا کرتے ہین یان سر	وہ ابروئی خمدار ہی محبوب خدا کا
بیشک اوسی حاصل ہی سند خلد برین کی	جو دل سی طلبگار ہی محبوب خدا کا
مانند کتان ٹکڑی ہی کر دیتا ہی دل کے	وہ پرتو انوار ہی محبوب خدا کا
بھر جائے عجب کیا جو مرا دامن امید	دربار یہہ دُربار ہی محبوب خدا کا
مردونکو جلا دیتی ہین آہٹ سی قدم کے	کس ناز کا رفتار ہی محبوب خدا کا

قطعہ

دل میرا کسی طرح سی اچھا نہین ہوتا	یہہ طالب دیدار ہی محبوب خدا کا
ساقی سی نہ ساغر سی نہ مے سی ہی اوسی کام	مدہوش یہہ سرشار ہی محبوب خدا کا

باہر کوئی حلقے سی نہین ہوتا ہی اون کی — کس حسن کا پرکار ہی محبوب خدا اسکا
تحقیق تجہی حشر کا کیا خوف و خطر ہی — غفار ہی دلدار ہے محبوب خدا اسکا

قصیدہ

خدائی مین محمد سا پیمبر ہو نہین سکتا — بجز اون کی خدا کا کوئی دلبر ہو نہین سکتا
کسیکا عشق دل کا میری رہبر ہو نہین سکتا — دل شیدا اسیر آتش کسی پر ہو نہین سکتا
مین تشنہ ہون ازل سی خنجر ابروی احمد کا — کسیکی آب خنجر سی گلو تر ہو نہین سکتا
ہزاران یوسف مصری تصدق تیری صورت پر — مقابل مین ترے کوئی منور ہو نہین سکتا
خدا کہتا ہی طالب سی تری دیدار کی ہر دم — مرے محبوب کا جلوہ میسر ہو نہین سکتا
زمانی سی نہ شکوہ ہی فلک سی ہی شکایت کیا — جو بگڑا ہی وہ اچھا پھر مقدر ہو نہین سکتا
خدا اچھونکو چاہتا ہی برونکا کون حامی ہی — بجز تیری گنہگارونکا محشر ہو نہین سکتا
یہہ بیجا تو نہ اتراتا ہی کیسا بت پرستونکا — جو معبود حقیقی ہے وہ پتھر ہو نہین سکتا
یہہ حسن و لطف بہی پر بجاؤ ذال دنیا کی — جو ہی کم ظرف ہرگز نیک جوہر ہو نہین سکتا
یہ کیون تحقیق دیتی ہو فلک کو گالیان ناحق — خدا جبتک بچا ہی وہ ستمگر ہو نہین سکتا

قصیدہ

احمدا تم تو کبہی خواب مین آتی بہی نہین — حسرت دلکو میری آپ مٹاتی بہی نہین
ساغر وصل مجہی اپنا پلاتی بہی نہین — آتش ہجر میری دلکی بجہاتی بہی نہین
رخ انور سی نقاب اپنی ہٹاتی بہی نہین — جلوہ نور خدا مجہکو دکہاتی بہی نہین

حال دل تیرے سوا کسکو سناؤن جا کر
کوئی سنتی بھی نہین ہم تو سناتی بھی نہین

خواہش دل ہے یہی پہنچ کے وہ قرآن دیکھون
مصحف رخ کو جناب اپنی دکھاتے بھی نہین

درد فرقت سے گئی جان مگر رشک مسیح
قم باذنی کی صدا مجھکو سناتی بھی نہین

لیچلو عرش پہ میرا دل مشتاق حزین
اب یہان ناز کوئی اوسکے اٹھاتے بھی نہین

قصیدہ

ذرے ہین انبیا بھی پیمبر کے سامنے
جس طرح ہی سہا شہ خاور کے سامنے

محشر مین جاؤن جب مین پیمبر کے سامنے
دریا بہیگا آنکھ سے سرور کے سامنے

سرکش جو لڑتے تھے در خیبر کے سامنے
تھرا گئے جب آئے وہ حیدر کے سامنے

نکلیگا دم مرا جو مدینے مین اے خدا
مدفن بھی ہوگا روضۂ انور کے سامنے

تشریف لائینگے وہ لحد مین مری ضرور
تڑپیگا لاشہ میرا پیمبر کے سامنے

گھائل کیا جو ابروے خمدار نے ترے
سینہ سپر ہوا ترے خنجر کے سامنے

کیجئے شکار شوق سے اب اے مرے حضور
ہے صید دل نگاہ منور کے سامنے

ف

گر ہو دل حزین پہ نشانہ نہ کارگر
پیٹا کرونگا سر کو مقدر کے سامنے

تیغ الم کا حال اوسی دل سے پوچھئے
زخمی ہوا ہو جو کوئی دلبر کے سامنے

زینب کا حال زار تجھ سے ہو کیا بیان
بھائی کا سر جدا ہوا خواہر کے سامنے

اشکو نکے بدلے خون بہا ہوگا آنکھ سے
پیاسے گئے شہید جو حیدر کے سامنے

جو وقت نزع شربت دیدار ہو نصیب
رغبت کرون نہ مین کبھی کوثر کے سامنے

تحقیق تجھکو روز جزا کا ہی خوف کیا | کہ کر دہ [illegible] کے ساتھ

قصیده

پہلے مین نے پیش حق عصیان کا دفتر رکھدیا | بعد وصف [illegible] سر رکھدیا

فضل سے اپنے کہا حق نے کہ جا پیش نبی | مین نے [illegible] رکھدیا

ق

پہونچکر جس وقت اونکے روبرو با صد نیاز | سر کو اپنے شوق سے قدمون کے اوپر رکھدیا

آپ یون کہنے لگے جوش محبت سے کہ جا | ہمنے بخشے ہین [illegible] تیرا خلد مین گھر رکھدیا

ق

مین نے فرط شوق پا بوسی قدمین دلا | سنگ زینے کی جگہ سر اپنا آخر رکھدیا

تاکہ ہو دل مین جمال روئے انور منعکس | آئینہ دلکا بنا کر پیش سرور رکھدیا

بادۂ حب نبی سے اب تو ہان سرشار ہون | اسلئے محشر مین نے آب کوثر رکھدیا

آرزو تحقیق تھی کیا کیا مدینے کی مجھے | چرخ نے ساری تمناون پہ پتھر رکھدیا

قصیده

نبی آج خواب مین آ گئے مرا بخت خفتہ جگا گئے

میرے دل کو صاف لبھا گئے یہ وصل مژدہ سنا گئے

تھی اسی کی فکر مجھے سدا کہ ملنگے کب مرے مصطفے

تری مہربانی سے اے خدا مجھے جلوہ اپنا دکھا گئے

تپ ہجر سے ہوئی اب شفا ملی مجھکو تھی جو میری دوا

رویا مین آکے وہ مصطفے مجھے جام وصل پلا گئے

نور خدا جنہیں کہتے ہیں کہوں کس جگہ پہ وہ رہتے ہیں

وہ تو دونوں آنکھوں کی راہ سے میرے دل میں آکے سما گئے

کیا سنے عرش سے جب گذر یہی کہہ رہا تھا وہ جھوم کر

میرے مرتبہ کو بڑھا گئے میرے دل کا ارمان مٹا گئے

ہوئے ملکے حق سے بنی جدا تو یہہ کہہ رہی تھی سب انبیا

ہوا عفو امت مصطفےٰ ابھی بخشوا کے وہ آ گئے

معراج کی ہی شب انبیا یہی کہہ رہی تھی میرے خدا

ترا شکر ہے ہو کیا ادا ابھی آکے جلوہ دکھا گئے

رہے جب تلک کہ شہ ہدا وہ جہان میں خود ہی سہی جفا

بس زبان پہ شکر ہی تھا سبھی رو سیاہ ستا گئے

کبھی سر کو سجدہ میں رکھدیا کبھی ہاتھ اوٹھا کے یہی دعا

ہمیں بخشوا نیکو مصطفےٰ یہہ مصیبتیں سب اوٹھا گئے

سنو پڑھکے اس سے بھی ماجرا ہوئی ظالموں کی عجب جفا

سبط نبی کا تو خون کیا اور خیمے اون کے جلا گئے

صل علےٰ کا وہ غل ہوا کہ فلک پر اسکی گئی صدا

تحقیق قبر رسول پر یہہ قصیدہ ہم جو سنا گئے

قصیدہ [illegible]

اگر تو چاہے دکھانا مجھکو جمال اپنا محال [illegible] ہے

اسی تمنا میں [illegible] ڈال [illegible]

مین جب سے عاشق ہوئی ہون تیری [illegible]

یہی تمنا رہی ہے دل مین کہ وصل کیسا وصال کیا ہے

مین نیم جان ہون بلا لے در پہ نہین ہے فرقت مجھے گوارا

غم جدائی سے تیرے شاہا یہہ دیکھ لے دلکا حال کیا ہے

بہلی ہون تیری بری ہون تیری جو چاہی کر تو ہون تیرے حاضر

مین ہر طرح سی تجھی پہ ٹوٹون تجھکو یہہ دل مین تیری خیال کیا ہے

مین ہوکے سائل پکاری تجھکو کہ پاؤن مقصد مین اپنی دلکا

نہ پوچھا اتنا بھی مجھسی تو نے بتا دی تیرا سوال کیا ہے

مین ہوگی شیدا الہادی تجھپر یہہ جان اپنی یہہ مال اپنا

جو دولت دید ہو میسر بھلا پھر اسکو زوال کیا ہے

مین لونڈی تیری تو میرا آقا نچاہون تجھسی تو چاہون کس سے

تو بھر دی مقصد سی میرا دامن وگرنہ کسکی مجال کیا ہے

جو پھیرے درسی تو اپنی مجھکو مین جاؤن کس در پہ تیری ہوکر

بتا دی دلگیر غمزدی سے یہہ مجھکو رنج و ملال کیا ہے

گذر چکی عمر یون ہی میری نہ چونکی غفلت سے وائے قسمت
نہ جانی تحقیق مین نے اتبک حرام کیا ہے حلال کیا ہے

قصیدہ بزبان ریختی

جا کر مین مدینے مین پیمبر سے ملون گی جیتی جو رہونگی
دہلیز پہ سر روضہ اقدس کی رکھونگی۔ آنکھین بہی ملونگی

بلبل کیطرح گلشن یثرب مین پہرونگی۔ غنچہ سا کہلونگی
بو ہو کے چمن سے مین شب و روز اڑونگی۔ کپڑون مین بسونگی

جام مے حب نبوی سے ہوئین سرشار۔ دیکہو مری اطوار
جا کر ابہی ساغر مے وحدت کا پیونگی۔ مستانہ بنونگی

ہو جائے اگر روضہ اقدس پہ رسائی۔ ہے شکر الہی۔
دربان کیطرح در پہ شب و روز رہونگی۔ مر کر ہی ہٹونگی

لونڈی ہون نمکخوار ہون دیکہو میرے سرکار۔ ہون حاضر دربار
ہر طرح سے دامن مرے مقصد کا بہرونگی۔ جب در پہ اڑونگی

آجائین لحد پر وہ مرے رشک مسیحا۔ تڑپیگا یہہ لاشہ
دل اور جگر اپنا مین قربان کرونگی۔ جی کر جو اوٹہونگی

افسوس یہان مجھکو ترے ہجر نے مارا - کیا کہیے بیمار
سنتی ہون مدینے میں بھی یہی کہتی رہونگی - آجا سے ملونگی
ہر چند ہون بیحد مین خطاوار گنہگار - اے احمد مختار
دوزخ مین مگر حشر کے دن مین نہ جلونگی - دامن مین چھپونگی
ہے التجا لونڈی کی یہہ تیری حضرت - یا شاہ رسالت
محشر مین نعلین ترے لیکے چلونگی - جنت مین رہونگی
مسکین قربان ہون تحقیق مین لکھکر اب نعت پیمبر
آکر مین تری روضۂ اقدس پہ پڑونگی - جان نذر کرونگی

قصیدہ

جاتا ہون آپکے احمد مختار کیطرف
بلبل ہون جاؤن کیون نہ مین گلزار کیطرف

ہر رات دن ہے آئینہ جبین صاف
دیکھون مین ایسی آئینہ رخسار کیطرف

کعبہ سمجھ کے سجدہ کئے جاتا ہون بار بار
جب دیکھتا ہون ابروی خمدار کیطرف

درمان مریض عشق کو کافی ہے بس یہی
رشک مسیح دیکھئے بیمار کیطرف

جیسے ہوا ہے آپکی آنکھونکا مجھکو عشق
دیکھا نہ پھر کے نرگس بیمار کیطرف

دامن ہمارا گوہر مقصد سے بھر گیا
جسوقت آئے آپکے دربار کیطرف

گلزار ہوگی آتش دوزخ یقین ہے
دیکھینگے جب ہمارے نبی نار کیطرف

خوف و رجا سے دیکھتا ہون روز حشر مین
اعمال کیطرف کبھی غفار کیطرف

سمجھینگے لوگ عاشق صادق ہی روز حشر	جب جا لگا مین احمد مختار کیطرف
داغ جگر سے روشنی ہوگی مزار مین	تحقیق جا ہی جب لحد تار کیطرف

قصیده

یا محمد برخت تو رضا می باشد	زان سعیده تو ہوش برا می باشد
از پی وصل تو شب ہای فراق ای جانان	عاشقان را بخدا کو بلا می باشد
ہست وابستہ تو این دل دیوانہ ماپیچ	رحم کن یا بجفا ہر دور دامی باشد
کردہ ہوش مرا ساغر وصلت ساقی	حاجت ہمین رند کجا می باشد
وحشت این دل دیوانہ را ہر دم واللہ	نکہت زلف تو زنجیر بپا می باشد
یک نظر بر من مسکین بفگن بہر خدا	چشم شہ بطا سوی گدا می باشد
بہر وصلش چو کنم عرض صنم میگوید	منتظر باش نہ تعجیل خطا می باشد
گر شود وصل دلارام ترا ای تحقیق	باز این حسرت و ارمان کجا می باشد

قصیده

جلوہ فزا ہے ماہ عرب بے نقاب کے	منھ پر ہوئیان ہین چھٹین ماہتاب کے
گیسو ہٹا کے رخسی رسالت مآب کی	چہکی چھٹر اینگی ہی ہم آفتاب کے
لائی صبا جو نکہت زلف رسول کو	بس جو صلی بگڑ گئے بوی گلاب کی
صدقے نکیون ہون دلسی مزار شریف پر	سب نے ارزو کو ملتی مین تحفی ثواب کے
جلتا ہون روز شب تپ ہجر نبی سی مین	کبتک اوٹھاؤن صدمے الہی عذاب کے

تاریکئ لحد سے مجھے خوف کچھ نہین — ہین دل مین داغ عشق رسالتمآب کے

ہجر نبی مین اشک بہایا مین اس قدر — دفتر تمام دہلگئے روز حساب کے

خادم نبی کا ہون مین نکیرین سی کہو — جہگڑے نہ کچھ ہون مجھسی سوال و جواب کے

لہرا رہی ہی ناگن زلف رسول آج — اس دل سی پوچھیے مزے کچھ پیچ و تاب کے

خدام مین تو اپنے کیا مجھکو منتخب — قربان جاون تیری مین اس انتخاب کے

یک گھونٹ ہی مین جلوہ نظر آگیا مجھی — ساقی مین صدقے ہون تری دور شراب کے

رندونکا تیری مرتبہ یہہ اور ہی ہوا — زاہد ورق الٹتی رہی بس کتاب کے

فرقت کی آگ نے مری جان کو جلا دیا — دل اور جگر ہین سوختہ مثل کباب کے

درد جدائی نے تیری بیتاب کر دیا — آنکھون سی خون ٹپکتا ہی مثل شہاب کے

دل سی نکل کے آہ کی بجلی جو جا گری — ٹکرے ہوین تو اڑگئی دیکھو سحاب کے

الطاف سی تم اپنے بالو مسیح من — صدمی اوٹھا رہا ہی یہہ دل اضطراب کے

حرص و ہوا کو چھوڑ دو دنیا کی آجکل — ورنہ سہوگے حشر مین صدمی عذاب کے

ق اوراق الٹ دی اتنو نصیحت کی ناصحا — سب تو نوجوانون پر ابھی دن ہین شباب کے

پیری مین تجھکو یاد کرینگی یقین ہے — گو زندگی سبھی کی ہی مثل حباب کے

وصف نبی کی فیض سے تحقیق دیکھ لے — قسمت نے پھیر دی تیری دن انقلاب کے

تحقیق سر پہ رکھکی مین نعلین پاک کو — ہمراہ چلونگا خلد مین عالیجناب کے

قصیدہ

جان و دل سے ہین فدا تجھپہ تمامی مرسل ۔ سبکی ایمان مفصل کا تو ہی ہے مجمل

کھینچ کر نقشہ جو نازان ہوا نقاش ازل ۔ جملہ اوصاف سے تصویر تھی تیری اکمل

شرف پایا جو تیری حسن کا خورشید ازل ۔ مشتری طالع یوسف کی ہوئی مثل زحل

کوئی ثانی نہین مخلوق مین احمد تیرا ۔ جسطرح سے تری خالق کا نہین ہے اول

دیکھا جب طالب و مطلوب مین کچھ فرق نہین ۔ میم احمد ہوا ان دونون مین آکر حائل

حبذا اصلی علی جس مین ہوا تو پیدا ۔ سب سے اعلی ہے مہینون مین ربیع الاول

جب برستی ہے تری ذکر سے رحمت حقکی ۔ غنچہ دل میرا کھلجاتا ہے مانند کنول

رب ارنی تو کہی تاب نہ لائے ہرگز ۔ لن ترانی کی ندا سے ہوئے موسی بیکل

رخ احمد سے یقین ہے اب اٹھیگا پردہ ۔ آج عشاق کے زمرہ مین پڑی ہے ہلچل

زاہدو آو پیو شوق سے مجھ رند کے پاس ۔ مے وحدت کی رکھا ہون مین بغل مین بوتل

اے اجل ظلمت مرقد سے مجھے خوف نہین ۔ عشق احمد کی ہے روشن مرے دل مین مشعل

شعلہ عشق نبی سے جو نکلتا ہے دھوان ۔ ق ۔ طرف سینہ پہ مرے چھاتا ہے مثل سیہ جل

کور چشمی کا مرے نسخہ اکسیر ہے یہہ ۔ جب لگاتا ہون مین آتا ہے نظر خود دل

زلف احمد کا ہوا جبسے ہے سودا مین ۔ مثل مجنون کی سیر کرتا ہون جنگل جنگل

وحشت قلب یہی کہتی ہے ہردم مجھ سے ۔ خاک یثرب کا لگا چلکے ذرا تو صندل

آپ خود آتے ویا مجھکو بلاتے تھے نبی ۔ جذبہ الفت کامل جو اگر کرتا عمل

الحمد للہ چلا ہند سے سوئے یثرب — عشق احمد نے ہی بے رنگی کی ہے کل
جبکہ حاصل ہوا دیدار نبی کا خلعت — مفلسی نے مری پہن و وش سے پہنچا کمل
خون برسائیگا اب آنکھوں سے میری یقین — سمت یثرب سے چلا آتا ہے دیکھو بادل
وقت آخر جو کسی روح کو ہی عزرائیل — سوئے احمد تجھے لیتا ہوں چل جلد نکل
قصد فرماتے تھے تفریح کا جس وقت نبی — سبزہ ہر دشت کا ہوتا تھا مثال مخمل
مدح خوان در ... نبی ہوں بتحقیق — ہے یقین جلد میں پاؤنگا میں موتی کا محل

قصیدہ

شاہا جو سینہ سے لگاتی ہیں تجھے — اپنا گنجینۂ اسرار بناتے ہیں مجھے
لطف سے اپنے بلا کر کے وحدت کا جام — کبھی مدہوش کبھی مست بناتے ہیں مجھے
آگے رویا میں نقاب اپنی ہٹا کر ... — جلوۂ حسن خداداد دکھاتے ہیں مجھے
مہربانی سے عنایت سے بلا کر در پر — شکر ہے بندہ بیدام بناتی ہیں مجھے
تم با فنی لب اعجاز سے فرماکر وہ شہ — کشتہ ہجر ہوں یکدم میں جلاتی ہیں مجھے
ہر مصیبت میں جو لیتا ہوں میں نام اقدس — میں تصدق میری آقا ہی بچاتی ہیں مجھے
ہوں پڑا قبر میں تنہا میرے آقا آؤ — دیکھو احباب تو اب چھوڑ کے جاتی ہیں مجھے
اپنے دروازہ پہ جلدی سے بلالو شاہا — دربدر گردش ایام پھراتی ہیں مجھے
دیکھیے کب وہ بلاتے ہیں در اقدس پر — آتش ہجر میں یا یون ہی جلاتی ہیں مجھے
آسمان سے ہی شکایت نہ زمانے سے گلا — میرے تقدیر شب و روز رلاتی ہیں مجھے

جبکہ مین مدح سرا ہون تیرا ای شاہ امم
سوی فردوس ملایک لیئ جاتی ہین مجہی

بس مرون نہین خوشبو کی ہی حاجت مجہکو
عطر کے بدلے پسینہ وہ لگاتی ہین مجہی

زلف کا جبسی ہوا ہی میری سر مین سودا
پڑہ کی واللیل ملک روز سناتی ہین مجہی

سر کے بل چلکی پہونچ جاونگا مین بہی تحقیق
سوی یثرب کی تیرا شاہ بلاتی ہین مجہی

قصیدہ

ڈوبتا ہون پانی بحر گنہ کے آب مین
کشتی تن آئی ہی بسرا آجکل گرداب مین

مین شہید تیغ ابروی رسول اللہ ہون
غسل میت کب ہی لازم عالم اسباب مین

جب ثنا لکہتا ہون دندان رسول اللہ کی
غسل کرتا ہون مین آب گوہر نایاب مین

نور پیشانی احمد سی اوسی نسبت ہی کیا
یہہ کہان ہی روشنی خورشید عالمتاب مین

کسطرح اہل مدینہ کی نہ محفل ہو پسند
دل لگا کرتا ہی اکثر صحبت احباب مین

آرزو تحقیق کی ہی بخت جاگ اٹہی مرے
دیکہلون دیدار یارب مین نبی کا خواب مین

قصیدہ

پانی صدمی جدائی کی اوٹہائین کبتک
آتش ہجر سی ہم دلکو جلائین کبتک

رخ انور پہ یہہ گیسو کے گہٹائین کبتک
شب فرقت کی مری سر پہ بلائین کبتک

سوی یثرب ہمین لیچل تو ای وحشت دل
دہجیان جیب و گریبان کی اڑائین کبتک

شوق دیدار مین بیجا ہی مچلنا دل کا
طفل نادان کیطرح اسکو منائین کبتک

آفتاب رخ احمد سی تو ہٹجا بادل
بجلیان آہ کی ہم تجہ پہ گرائین کبتک

غم فرقت سی اندہیری ہی مری آنکہون مین
ہند مین رہکی کہو ٹہوکرین کہائین کبتک

ای مسیحا کے زبان کچھ تو بتلا کچھ علاج
واجب الرحم ہیں اور معصیت تو دہ ہیں ہم
ہند سے جاتے ہیں ہم سوئے مدینہ تحقیق

قلب معشوق میں حال دل کہنا ہیں کباب
شہر مسافر نے دیکھے ہیں اپنا چھپا ہیں کہیں تک
عشق اگر چھپ کے چھپایا چھپا ہیں کہیں تک

مستبہاری طبع زاد مولانا مولوی جناب عبد الحی صاحب المتخلص بہ سعدی

اک تیرا قہر ایک رحمت ہے — اور کیا دوزخ اور جنت ہے
عاصیوں پر بھی رحم ہے تیرا — عارفوں پر بھی تیری رحمت ہے
تو ہے رحمان لیکن اے قہار — قہر تیرا بھی قیامت ہے
سب پہ ظاہر ہے تیری صناعی — یہ جہان تیری ایک صنعت ہے
ہیں دلیر گناہ اپنے عصیان پر — یہ تیری بخشش و عنایت ہے
تو نے انسان کو عقل دی جان دی — کیسی بندوں پہ تیری رحمت ہے
تو نے انسان کو کیا اشرف — دی ہوئی یہ تیری فضیلت ہے
کنہ ذات احد کرے دریافت — اے بشر تیری کیا حقیقت ہے

یاد حق میں بسر کرو سعدی
فرض انسان پر عبادت ہے

کون تھا مست الست ای دلربا تو ہی تو تھا
قل ہو اللہ احد کی ابتدا جس سے ہوئی

ایضاً

جبرئیل جس پہ ہاں وہ کون تھا تو ہی تو تھا
شان اللہ الصمد کا منتہا تو ہی تو تھا

ہو بیاں کیسے ثنا تیری ہے شان لم یولد کی شان
کفو تیرا ہے نہ پہلے کوئی تھا تو ہی تو تھا

کنت کنزاً مخفیاً کس نے کہا تو نے کہا
کھلے احببت ان اعرف خود نما تو ہی تو تھا

تو نہ سمجھاتا اگر ہم کیا سمجھ سکتے تجھے
نحن اقرب کہہ کے جو ظاہر ہوا تو ہی تو تھا

علم الانسان ما لم یعلم آخر کہا
قال واللہ یہدی من یشا تو ہی تو تھا

میں ہی تھا جو احسن تقویم میں پیدا ہوا
تھا جو الرحمن علی العرش استویٰ تو ہی تو تھا

جانتے ہیں لن تنالوا البر حتی تنفقوا
من لدنک رحمۃ آ جس نے کہا تو ہی تو تھا

کل شیء ہالک باقی تری اک ذات ہے
خلق سب معدوم تھی ہستی نما تو ہی تو تھا

تو نہ چھپتا سب نہ کوئی دیکھ سکتا ہے تجھے
جس نے دی تھی لن ترانی کی صدا تو ہی تو تھا

شان انسان میں تری جلوہ نمائی دیکھی
آپ خود ہی اپنی صنعت پہ فدا تو ہی تو تھا

جانتے ہیں ہم تو سعدی کشف کے راز کو
ما عرفنا بولکر جو چھپ گیا تو ہی تو تھا

قصیدہ طبعزاد جناب محبوب خان صاحب المتخلص بہ اشہر

روئے انور تو دکھا عرش پہ جانیوالے
سب ہیں مشتاق ترے دید کی پانیوالے

ہر نبی کو تھی تمنا کہ ہو امت میں تمہاری
یہی کرتے تھے دعا اگلے زمانے والے

حکم موسیٰ کو ہوا طور پہ نعلین اتار
آپ ہیں عرش پہ نعلین سجانیوالے

توبہ آدم کی ہوئی نام سے تیرے مقبول
نسل آدم کے ہوئے آپ بڑھانیوالے

دیکھکر روئے مبارک تھے مصور حیران
لاکھ کوشش کئے تصویر بنانیوالے

ہو سوا نیزے پہ خورشید تو کیا غم ہے ہمین
احمد پاک ہین دامن مین چھپا لینے والے

بوبکر عمر حضرت عثمان حیدر
ہین یہی دین محمد کے بڑھانیوالے

انکی صورت کو گر دیکھنے مہمان جبکہ
آپ ہی آپ تھے دامن آپکو پانیوالے

خوف کیا حشر مین عصیان کا گنہگارو
ہین رسول عربی سبکو چھڑانیوالے

[illegible] آپکا اٹھ ہے پریشان حالت
[illegible] رحمت [illegible] بار اٹھانیوالے

قصیدہ طبعزاد مولانا حاجی غلام حسین صاحب المتخلص توحید

عیان ہے قدرت پروردگار کے مین
عجب ہے شان خدا آشکار کے مین

نہ [illegible] طالب جنت
قرار آگیا دل بیقرار کے مین۔

[illegible] داغ ہی نہین جس مین
جسے [illegible] وہی بہار کے مین

[illegible] رآئی [illegible]
[illegible] بہار کے مین

وہان [illegible] ایسے کہ [illegible]
[illegible] کے مین

ہے قدر [illegible] کی نسبت سے
[illegible] اختیار کے مین

کرون [illegible] کیا کرون تعریف انکی اشیا کی
جو چیز آئی [illegible] کے مین

[illegible] سے [illegible]
ہر ایک شخص [illegible] کے مین

پھرون مین کیا تجھے ہمدم کہ کسطرح گذری
بہت ہی شاد ہی جان نثار کے مین

اسکی [illegible] رہو چھوڑ و زال دنیا کو
خیال آتا ہی [illegible] کے مین۔

خلش ہی پہنچی وہ اسکے سینے مین ہو جیسے	ہزار گل ہین نہین ایک خار سنگین
کہین تجا تجکہے کچہ پتہ ہے کہ توحید	کہا جب اپنا ہی حاجت برا سکین

قصیدہ طبعزاد حکیم منور علی صاحب مرحوم المتخلص بہ غریب

عشق احمد جو کیا ہوتا تو کچہ بہی ہوتا	دل وہ جانان پہ فدا ہوتا تو کچہ بہی ہوتا
خواہش نفس سے آزاد ہوا کا حاصل	گر قناعت کا گدا ہوتا تو کچہ بہی ہوتا
یہین واجب تہا پہچانت تجہی تنگی من کی	جستجو خود مین کیا ہوتا تو کچہ بہی ہوتا
رہا ہو کہ مین گئی عمر کہ ایکسو نہ ہوا	رہ من عرف چلا ہوتا تو کچہ بہی ہوتا
بعد مرنیکے ملاقات یقیناً ہو گی	جیتے جی اوس سے ملا ہوتا تو کچہ بہی ہوتا
مجلس مرشد کامل کی حضوری کرکے	ساغر وصل پیا ہوتا تو کچہ بہی ہوتا
یہی ارمان رہی دل مین کہ ذیشان غریب	تجہسے خدمت جو لیا ہوتا تو کچہ بہی ہوتا

قصیدہ طبعزاد جناب ابو المظفر دلاور شریف صاحب المتخلص بہ لطیف

مین مدح خوان ہون اوس شہ عالی جناب کا	اولی ہی رتبہ عرش سے جسکی رکاب کا
دیکہا ہون جو چہرہ انور کو خواب مین	ہے غیر حال اپنا خانہ خراب کا

ہردم خیال یثرب و بطحی کا دل مین ہی · عاشق ہوا ہون جب سے رسالت مآب کا
جنت کی آرزو ہی نہ فردوس کی ہوس · پیش نظر ہو روضۂ اقدس جناب کا
کیا تاب ہی زبان کی میری مین کرون بیان · ہو وصف کس سی انکی رخ لاجواب کا
مجھکو بلالو جلد مدینہ مین یا رسول · قصہ بڑا ہی قلب کی اب التہاب کا
مجھکو نہین ہی آرزو جینی کی یا رسول · و کہلا رہا ہی ہجر اب عالم عذاب کا
خاک در رسول جو والی ملے اگر · ٹکیگا حوصلہ دل پر اضطراب کا

طبعزاد مولانا محمد علی صاحب منصبدار المتخلص بہ بیدار

روح کہتی ہی بہار بوستان مین ہی تو ہون · اس جہان مین چار دن کی مہمان مین ہی تو ہون
غ بسمل کیطرح ہردم تپان مین ہی تو ہون · تیغ ہجر مصطفی سی نیمجان مین ہی تو ہون
مح احمد سی ملی ہی اسقدر رفعت مجھی · عرش ہی جسکی زمین وہ آسمان مین ہی تو ہون
شن یثرب مین میرا بھی نہ کیون ہو آشیان · بلبل باغ نبی ای باغبان مین ہی تو ہون
نفس کا بحر عالم مین ہی ہر لحظہ بیان · کشتی عمر روان کا بادبان مین ہی تو ہون
جلوۂ نور رسول اللہ کہتا ہی یہی · دیکھ ہر شی مین نہان ہو کر عیان مین ہی تو ہون
تی ہی کس نازسی اللہ سی یثرب کی گلی · دلفریب روکش باغ جنان مین ہی تو ہون
شن یثرب مین ہی میرا نشیمن ای صبا · اس چمن کا عندلیب نغمہ خوان مین ہی تو ہون

کیون نہ میری ہاتھ کو بیدار بوسہ دین ملک * کفش برداری سی مشہور جہان مین ہی تو ہون۔

ایضاً

ہجر مین اب سر گرانی یا نبی اچھی نہین
رات دن کی نوحہ خوانی یا نبی اچھی نہین

ہون خمیدہ بار عصیان سے مدد کا وقت ہے
میری سر پر یہہ گرانی یا نبی اچھی نہین

دیکھ جو ہنستا ہے وہ رو دیتا ہے بیساختہ
میری قسمت کی کہانی یا نبی اچھی نہین

تن تو ڈالی جلیے تنکے مین رہ جاونگا
مجھکو ایسی ناتوانی یا نبی اچھی نہین

گلشن یثرب سے بہتر کب ہے گلزار جنان
اس چمن کی باغبانی یا نبی اچھی نہین

منتظر ہون نزع مین میری خبر اب لیجیو
آپکی نا مہربانی یا نبی اچھی نہین

جلد یثرب مین بلوالو مجھے بیتاب کو
ہند مین اب زندگانی یا نبی اچھی نہین

ایضاً

لکھتا ہون مین مدح ذوالجلالی
اور نعت نبی شہ بلالی

ہے ذات جناب سر مخفی
اسباب ظہور سے بے مثالی

لولاک لما ہے جن کی تعریف
وہ حق نے کیا ہے رتبہ عالی۔

حضرت ہین شفیع روز محشر
سب عاصیونکے ہین وہی والی

تعریف رقم ہو ان کی کیونکر
ہے گنگ زبان میری خیالی

وہ شان ہے اہل بیت حضرت
کیا مجھسے بیان ہو رتبہ عالی

صدیق و عمر ہین چار اصحاب
عثمان و علی ہین خوشخصالی

یثرب مین بلاؤ مجھکو شاہا
تقدیر نے ہند مین ہے ڈالی

یارب رہے یادگار تحقیق
تا حشر رہے تو اوس کا والی

ترجیع بند طبع زاد مولانا محمد عبد العزیز صاحب المتخلص علیہ

بر غزل تحقیق

مست و بیخود کرد آن خوشبوئے تو
سر بہ تسلیم آمدہ ہر سوئے تو
جلوۂ حق یا محمد روئے تو
از من تو فارغم بیگانہ ام
از شراب شوق تو مستانہ ام

عنبرین موزلف آن گیسوئے تو
بر زمین کعبہ خلد آن کوئے تو
کعبۂ جن و بشر ابروئے تو
بر جمال شمع تو پروانہ ام
تو بیا در دل نہ صاحب خانہ ام

طوق شد بہر دل دیوانہ ام
حلقہ گیسوئے عنبر بوئے تو

خاکسارم خواہش تو قیر نیست
تیر مژگان در دلم تحریر نیست

دل گرفتارم ولیے زنجیر نیست
سوز عشق قت کمتر از اکسیر نیست

بہر قتلم حاجت شمشیر نیست
ذبح کن از جنبش ابروی تو

برگل عارض فدا بلبل مدام
میکند باد صبا سنبل مدام

جوش مستی میکند قلقل مدام
من شدم وابستہ کاکل مدام

دل پریشان است چون سنبل مدام
در خیال زلف مشکین بوی تو

شد اسیرم کشته با صد آرزو
بس درین اندیشه عمرم بگذرد

آب رحمت زانکه ابر پرورد
چوب خشکم کرس را حاصل میرند

تشنه‌ام پر دل پیاسی که لب تشنه بر
جز هوای دامن خوشبوی تو

در غلامان تو کن داخل مرا
عقل ناقص را بکن کامل مرا

لطف هستی که شود حاصل مرا
تو ز صحبت خاص کن واصل مرا

کی بگردد قرب تو حاصل مرا
نسبتم نی از سگان کوی تو

من نشستم بر درت گریه کنان
لطف فرما تو بیا ای جان جان

پای من هست شکسته ناتوان
حکم فرما تا بگویم داستان

ما نمی خواهیم گلزار جنان
هست ما را باغ جنت کوی تو

صبر و طاقت برد از دل یکقلم
جز به درگاهت کجا من میروم

یا رب راحت را شکسته درد و غم
من روم کان روز که سوی عدم

بهر حق کن لطف بر صید دلم

هست این وابستهٔ گیسوی تو

ای ثنایت خیره گاه بست فصیح — چون گدا آیند شاهان شجیع
در عجب زین نعمت ما یا بدیع — یار در آغوش شد فصل ربیع

لطف فرما روز محشر یا شفیع
بینم از بهر شفاعت سوی تو

خاکپای تو هر اکحل البصر — پرتو حسن تو بر جان و جگر
دعوی الفت کند شوریده سر — سوز گریان میکنم خیر البشر

روز و شب باشد مرا پیش نظر
همچو طوبی آن قد دلجوی تو

معدن علم و هنر بوده سرت — زان سبب آموخت مارا معرفت
کی تواند آنکه وارد این صفت — زین سبب من می نشستم بر درت

عین ایمانم بود وصف رخت
دل تصدق جان فدای روی تو

روح من تا لامکان کی می پرد — تا که بیند روح الله الصمد
خون دل از چشم گریان میچکد — تا در او بخت من کی میرسد

زنده جاوید باشم تا ابد
مدفن من گر شود در کوی تو

یا حسین ابن علی یا سید الثقلین — میکند عاصی دلیر این گفته
مرثیه خوانان آنان بر حسین — در عزای فاطمه را نور عین

بسام وصلت لطف کن بحر حسین
تشنه لب آمد عتیقی سوی تو

مسدس بر قصیده دیگر

گر نه داری سوز الفت طالب دیدار نیست — در گلستان محبت گل ز جنس خار نیست
فقر و استغنا بداری جز توکل کار نیست — ما سوا الله در جهان دام و درم در کار نیست

غیر تو از بهر ما است هوس غمخوار نیست
یا نبی روز جزا جز تو شفیع و یار نیست

در عدم چون بهر هستی میشدند آب و گل — عالم نوری و ناری خنده زن و من خجل
از خجالت من بگفتم انت مولانا سهل — زان سبب بار امانت میکشم از سوز دل

بهر دیدار تو من تا کی بگریم خون دل
طالب دیدار سلکین جز دیدار نیست

دور کن تاریکی دل را که یا بدر الدجی — نیم جان بسته ام گر بیکد شد مرا شوق لقا
رند و مشرب گشته ام تو کن مرا صوفی صفا — عالم هستی [illegible]

از من بیدل چه پرسی شرح غم یا مصطفی
کی شود پوشیده بر تو لایق اظهار نیست

فارغند از دو جهان بی‌تو سگان کوی تو / جمله ترکان جهان پیشک شده هندوی تو

معتبر خوشتر ز تن دارند خوش نصیبی کو / هست پوشیده چو صاحب دل جمال روی تو

ای مسیحا لب که از تب دوری تو

خار گشتیم زار گشتم طاقت گفتار نیست

قصیده

از خود و خوی خود بیگانه شدند از بیدلان / صوفی و سالک قلندر گشته گر چه عارفان

این همه گر ره نشین گرد تو گردیده گدایان / من در آنجا زیر پایت می‌افتادم بی‌گمان

لطف‌ها دارند محشر بر گروه عاصیان

بهر تو واعظ پیش حق یار اکسیر عجز ازلیست

هست امیدی وار دم جمال باطنی / لیک از دل تا برون گشته تو شو گبر و منی

ای دلا از هجر این مسکین که هر چه میکنی / تو فنا گر میشوی یابی بقای ایمنی

قبر تاریکم ندارد احتیاج روشنی

داغهای عشق احمد کمتر از انوار نیست

رنگ زرد و آه سرد این رو من اغلب است / حال من چون خار گشته از فراق وقت است

گر جمال خویش بنمائی ز بهتر شرح بست / نیز از بسیار دوری را گه گوئید قهر است

من گنهگار توام لیکن نظر بر رحمت است

هر چه خواهی کن مرا هرگز از آن انکار نیست

گردروشن ازکن فیکن مکان را آن مکین | میکند سجدہ بدل کل عالم روی زمین
عالم بالا ہمہ گویند دلبرازدل ہمین | صاحب لولاک ذات رحمت للعلمین

ہرچہ خواہد میکند تحقیق رب العالمین
بندہ را حکم موا اجابت اصرار نیست

غزل فارسی

خانۂ خود اے صنم اندردل ماکردۂ | بود ویرانہ مگر عرش معلّٰی کردۂ
عاشق جانباز را کردہ ہلاک از تیغ ناز | بر سر راہش بکند لو تماشہ کردۂ
من گرفتار بلا تنہا نیم جان جہان | ہر کسے را عاشق زلف چلیپا کردۂ
ابروت تیغ وسلاسل زلف مژگان ارسنان | بہر قتل عاشقان سامان مہیا کردۂ
ساختی مومن کسی را کردۂ کافر کسے | رخنہ ہا انداختی خود فتنہ برپا کردۂ
جلوۂ خود برفگندی کردہ روشن طور را | زان کلیم باصفا را مست وشیدا کردۂ
خود تو لی احمد شدی خود احمد محمود شد | وز برائے دیدن خود را تماشہ کردۂ
گہ شدی یعقوب گاہی یوسف مصری شدی | ہر دو عالم را العشق خود زلیخا کردۂ
آمدی برگشتہ خود قم باذنی گفتہ | ای شوم قربانت اعجاز مسیحا کردۂ
خود عیان کردی تو اسرار نہانی خویش را | پس چرا رسوا فقیر بینوا را کردۂ

قصیده طبعزاد عالیجناب مولانا مولوی محمد [illegible] منتظم دفتر صدر محاسبی سرکار عالی المتخلص [illegible]

یا رب چه بود حسن دل آرای محمد — چون [illegible] محمد

کونین شد آراسته با حسن دل افروز — ای [illegible] تمنای محمد

چون ذکر درخشندگی مهر در آمد — خور گفت که این قصه سیمای محمد

از زلف گره گیر گهی لب چو کشودند — بگشاد زبان زلف [illegible] محمد

تا حشر بود مست می عشق ز اخلاص — یک جرعه خورد هر که ز صهبای محمد

اعجاز ببینید که دلهای دو عالم — آویخته در زلف چلیپای محمد

باشید اگر شائق دیدار الهی — آئینه ببینید سراپای محمد

یابند شفا جن و بشر نیست درین شک — از خاک در گنبد خضرای محمد

در جلوه گه یثرب و بطحی همه عشاق — محو اند بانوار تماشای محمد

در رنج و مصیبت پی تسکین دل و جان — اکسیر بود نام دل آرای محمد

از جن و ملک برتر و افضل بود آنکس — کان را که بود جوشش تولای محمد

در ارض و فلک شمس و قمر جمله کواکب — رخشنده بود نور تجلای محمد

تا دید ماہ شخصیت خلاق دو عالم	محبوب بود نام دل آسائے محمدؐ
در ہجر و ہیجان است تیرہ و سیاہ دل	زانکس کہ بود حیف ز اعدائے محمدؐ

بے خوف و ہراس است عزیزا ہمی گون
نقش است بدل صورت زیبائے محمدؐ

قصیدہ طبعزاد قدوۃ السالکین مولانا سید عابد حسین صاحب صفوی المتخلص قبول الحق

عاشق اللہ کو یہہ ہے عشق فزون	ہی دلا حق ولا ہم یحزنون
ناز معشوقی کا ہون مقتول مین	ہر طرفہ او ہے پر وانتم تشہدون
جنت الماوا ہے مجھکو کوئے یار	عاشق صادق ہے فیہا خالدون
ڈھونڈتا پھرتا تھا آئی یہہ ندا	مین ہون تجھ مین کیون ہی تو لا تبصرون
نحن اقرب اور معیت کی تمیز	فی الحقیقت دیکھہ بیرون و درون
ہے احاطہ ذات کا مطلق یقین	کون کہتا کیف و کم بیچون کو چون
اول ظاہر ہے یہہ باطن سے ہین	ظاہرا باطن ہوا الا یعرفون
ابر عشق ہے دل مین اور آنکھون مین نور	جلوہ گر ہے ذات بیچون و چگون
اے قبول الحق تو ہی خلوت گزین	صاف ہی یہہ قول ما لا تعلمون

قصیدہ طبعزاد مولانا غلام محبوب خان صاحب المتخلص بہ شہید

نہ پایا کچھ طریقت میں نہ دیکھا کچھ شریعت میں
حقیقت میں اگر دیکھا تو کچھ دیکھا حقیقت میں

نہ دنیا میں ہی دل لگتا نہ خوش ہوں بزم عشرت میں
نشان بے نشان پایا گر بیٹھا ہو خلوت میں

چمک بجلی میں ہی تیری تجلی ماہ میں تیری
ضیا تیری عیان ہی مہر انور کی تمازت میں

نہ کچھ پروا ہی جنت کی نہ حوران بہشتی کی
فقط میں محو ہوں ہر دم خدایا تیری حضرت میں

بھلا عقدہ کشائی ہو اگر اپنی تو کیونکر ہو
ہزاروں راز سربستہ ہیں یارب تیری قدرت میں

بچشم غور جب دیکھا تو ہر جا جلوہ گر پایا
گلوں میں برگ میں بوٹوں میں سبزہ میں گل کی بو میں نکہت میں

بنا دو یا بگاڑو آپکو ہی اختیار اپنا
مقولہ ہی کسی عالم کا یہہ میری صداقت میں

توہی ظاہر توہی باطن توہی ہی ایک سبکا خالق ہے
توہی خالق مجسم ہو کے بس قائم ہی خلقت میں

نصیحت ہی میری یہہ مان اب ہوشیار ہو اعظم
گریگا تا بکے یون عمر ضائع اپنی غفلت میں

قصیدہ میر احمد علی صاحب المتخلص بہ جواب شاگرد عالیجناب شہید صاحب قبلہ مغفور

پیدا ہوا احمد سا نہیں کوئی نبی ہے
وہ ہاشمی و مطلبی خوش لقبی ہے

سب ملکی کہو صل علی آل محمد | حاضر یہان اب روح رسول عربی ہی
ایک بات کی ہی یا تین تہہ آئی ہین سب کام | کیا بات ہی جسکی طرف اللہ و نبی سے ہے
قران ہی دال اوس کے حسب اور نسب پر | مدلول یہہ ذی رتبہ ہی عالی حسبی سے ہے
یس یہہ بھی ہی یک معجزہ حضرتکی زبان کا | بہتر جو زبانونمین زبان عربی سے ہے
مدح شہ لولاک رقم کب ہو مری سے | جرات کرون اس مین تو بڑی بے ادبی ہے
فصحای عرب سے نہو [illegible] وصف محمد | ہندی ہون گنہگار ہون اور طبع غبی ہے
کہدیگا کوئی روز جزا جا تو ادب سے | سرکار مین حضرت کی تری بار طلبی ہے

گھبراتا ہی کیون روز قیامت سی تو ای جواب
حامی ترا اوس روز رسول عربی ہی

قصیدہ

ہر مرض کی دوا بخدا ہین جناب غوث | حاجت روای شاہ و گدا ہین جناب غوث
لخت جگر نبی کے ہین زہرا کے نور عین | نور نگاہ شیر خدا ہین جناب غوث
دریاے معرفت کی ہین وہ در بے بہا | کان کرم ہے ابر سخا ہین جناب غوث
سالک ہین ہر طریق کی ہر فن کے پیشوا | بیشک کہ خضر راہ خدا ہین جناب غوث
پوشیدہ آپ پر نہین اسرار کبریا | گنجینۂ امور خدا ہین جناب غوث
کیونکر نہو غلامی سی اونکی مجھے شرف | مقبول خاص جل و علی ہین جناب غوث
یہہ التجا ہی خواب کی لیجے غلامی مین | معشوق رب کے تم بخدا ہین جناب غوث

قطعات و تاریخات

قطعہ طبع از تحقیق

تحقیق کی یہہ دعا رب سے ہے	بخش اوس کے گناہ روز حشر
پڑھتا ہے درود جو کہ دائم	فردوس محمدی کو سنگر

تاریخ طبع از تحقیق

اب ختم یہہ مولود شریف	کس کا منہ ہے جو کرے کچھہ تعریف
آئی ہاتف سے ندا اے تحقیق	واہ کیا خوب کیا ہے تصنیف

۱۳۲۷ھ

قطعہ تاریخ از شاعر ہمہ دان ناظم رنگین بیان عالیجناب مولوی محمد عبد العزیز صاحب مہاجر المتخلص بہ عزیز

من چہ گویم مدح و وصف این کتاب	ہست این ذکر نبی ذکر جمیل
ہان بگو تاریخ طبعش اے عزیز	طبع شد نعت رسول بعدیل

۱۳۲۷ھ

تاریخ طبع از مولانا غلام محبوب جان صاحب جمعدار المتخلص بہ اشہر

سیر دیکھہ اسکی دلا باغ یہ ہے باغ جنان	وہ بہار اسکی ہے آتی ہی نہیں جسکو خزان

الہا گلدستہ میلاد نبی نظم و نثر
جسکا شیدا ہی دل جان سی ہر پیر و جوان

نثر ہے باغ ارم کو چمن ساز ابہاک
نظم ہے غنچہ گلدستہ باغ رضوان

نثر میں نظم ہے برجستہ عبارت ہے خوب
نظم ہی عقد گہر نثر ہی سلک مرجان

ہے جو تحقیق ارسطو کی زبان تحقیق
عالم با عمل و واقف اسرار نہان

سعدی علم ہیں شاعر شیرین مقال
منبع فیض اتم مخزن راز عرفان

نظم میں نثر میں دونون ہے کمال اسکو
فاضل و نکتہ رس و افضل و عالی ذیشان

گر لکھے تیرہ نبی میں جو قصیدہ اسکا
سنکی عش عش کرین ہر شعر پہ شعرائے جہان

حسب ایما اوس کی تو تاریخ یہہ کہدی اشہر
مدحت شاہ زمن شوکت نوریز وان

قطعہ تاریخ طبع از مولانا رزاق شریف احمد صاحب المتخلص بہ بقا

کہتے ہین اہل معانی دیکھکر
مدحت محبوب سبحان واہ وا

طبع کا سن اسے بقا لکھو مکرر
خوب اے تحقیق دیوان واہ وا

۱۲ ھ ۲۷

ایضاً در ختم طبع

ہر ورق میں ہہر سطر میں لکھدیتے
خوب اوصاف شہ ابرار ہین

طبع کی تاریخ کہدو اسے بقا
واہ کیا تحقیق کے اشعار ہین

۱۲ ھ ۲۸

قطعات طبعزاد مولانا محمد علی صاحب منصبدار [illegible]

تیار کیا جو جشن میلاد		تحقیق نے [illegible]
فردوس محمدی ہی نام بیدار		پڑھتے ہین [illegible]
تالیف جنکی کتاب تحقیق	دیگر	محشر مین [illegible]
بیدار رکھا ہی واہ کیا خوب		فردوس محمدی [illegible]
فردوس محمدی کے بدلے	دیگر	تحقیق سے خوا[illegible]
بیدار کی یہہ دعا ہے یارب		دکھلا تو اوسے بہار فردوس
مدت سے تھا اشتیاق سبکو	دیگر	صد شکر برآئی دو خوشی آج
تحقیق ہوئی یہہ بات بیدار		فردوس محمدی چھپی آج

تاریخ طبعزاد جناب منشی محمد علی صاحب المتخلص بیدار منصبدار

علاقہ دیوانی نمبر بلہار صاحب مغفور

کیا چھپا خوشگوار تحفۂ ملک	ایک نئی ہے بہار تحفۂ ملک
اسمین ہے ذکر احمد مرسل	کیون نہو شاندار تحفۂ ملک
ہین جو تحقیق نیک عبد الحق	اونکا ہے یادگار تحفۂ ملک
اسکا ثانی نہین کوئی ہو گا	گرچہ ہین یون ہزار تحفۂ ملک

حیدرآباد کا یہہ تحفہ ہے	دیکھہ غفلت شعار تحفۂ ملک
عہد آصف میں یہہ کتاب چھپی	ہی یہہ حاجت برار تحفۂ ملک

کہدی تاریخ طبع اے بیدل
گوہر شاہوار تحفۂ ملک
۱۳۲۷ ہجری

طبعزاد مولانا ابو المظفر محمد ولاور شریف صاحب اولی تلمیذ حضرت سعدی مدظلہ العالی

خوب تحقیق نے لکھی یہہ کتاب	کہیئے تحقیق اے سحاب کرم
کہدو اولی تم اسکی اب تاریخ	تحفہ ملک آفتاب کرم
	۱۳۲۷ ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد مولانا حکیم قاسم شریف احمد صاحب المتخلص بہ کاشف

مدح خوان ہیں حکیم عبد الحق	ان کی کیا شاعری کو دیکھیئے آپ
طبع کا سال کہدو اے کاشف	باغ وصف نبی کو دیکھئے آپ
	۱۳۱۹

ایضاً

مرحبا اے حکیم عبد الحق	تعتیہ خوب ہے تمہاری نظم
کہدیا سال اسکا کاشف نے	طبع پائی ہے آج پیاری نظم
	۱۳۲۷ ھ

تاریخات و تقریظات ملبغة ادیو الانا مولوی جناب حکیم عبد الحی صاحب المتخلص بہ سعدی

وه چه بنوشت است تحقیق متین ❊ وصف و نعت پاک ختم المرسلین
او بدار در حب پیغمبر بدل ❊ کس ندیدم عاشق احمد چنین
نیست عشقی بهتر از عشق رسول ❊ هان و هان دیدم نه چیزی به ازین
واجب التعظیم زان تحقیق شد ❊ کهترین عشاقانش مهترین
تنشد الاشعار فی نعت النبی ❊ انت یا تحقیق خیر الذاکرین
هست گلهای مضامین دیدنی ❊ هست این گلشن که فردوس برین
خوب بنوشت است این اشعار تر ❊ نشتر لفظ است معنی نشترین
حسن معنی می فریبد قلب را ❊ پیش این هیچ است معشوق حسین
عبد حق گویم این تصنیف تو ❊ بهترین تصنیف آمد بالیقین
یک جهان ممنون تو اے عبد حق ❊ میکنی احسان بفرق ناظرین
می سرائی چون بصر محفل سخن ❊ آید از هر سو صدائے آفرین
چون نه هر یک را بود محبوب دل ❊ هست این نعت شفیع المذنبین
یا رسول الله دلم قربان تو ❊ نازنینی نازنینی نازنین
عشق احمد در حقیقت عشق تست ❊ کن عطایم یا اله العالمین
سعدیا در دیده حق بین یکیست ❊ مدح احمد حمد رب العالمین
آسمان پیوند فکر عالیست ❊ اختر آورد ست گوئے بر زمین

گفت سعدی سال طبع این کتاب
چاپ شد نعت نبی صد آفرین
۱۳ ۰۴

دیگر

عبد حق خوب ہے یہ نعت نبی ❊ کام کی بات اگر ہے تو یہی

اکثر اسمین ہین اچہوتے مضمون
خوب تحقیق ہے ماشاء اللہ
سہے تو آمد ہے جہان تک دیکھا
کیون نہ ہر ایک کے مرغوب نہو
اسکو چہپوا جو دیا خوب کیا
ہے محامد کے مضامین سے عیان
یہہ مدینہ مین رہین اور سبین
انت یا رب موفق بالخیر
دین کے کام کو رغبت سے کرین
رنج دنیا کو وہ سمجہے راحت
تیرے محبوب کہ محبوب رہین
کام جو کچہہ وہ کرین نام بہی ہو
اسکا ہر شعر بتاتا ہے ہمین

مرحبا خوب طبیعت پائی
ہوسکی تو ہو تحقیق ایسی
اسمین دیکہی نہین آورد ہی
خوب الفاظ ہین بندش اچہی
آپکی اور بہی توقیر بڑہی
اسکے مداح کو ہے عشق نبی
پوری ہوون انکی یہہ امید دلی
دے مسلمانون کو توفیق بہی
اسمین ہیجا نہو تاخیر کوئی
تری مرضی پہ رہے انکو خوشی
ہان خیال آئے نہ بدعت کا کبہی
ہو تو نیکی ہو نہو کوئی بدی
کیسا تحقیق کو ہے عشق نبی

طبع کا سال کہا سعدی نے
ہے یہہ تحقیق کی تصنیف اچہی

۱۳ | ۲

ایضاً

اب ہے خواہش تو یہی دل کی
سعدی اسکی جو کہنی ہو تاریخ

کہئے تو مدحت نبی کہئے
مظہر لطف احمدی کہئے

۱۳ | ۲

ایضاً

کیا خوب ہوئی کتاب تصنیف
دیکہے تو ہین سب حساب تصنیف
جسمین نہو حمد و نعت سعدی

الحق یہہ ہے باصواب تصنیف
لیکن ہے یہہ لاجواب تصنیف
لاریب ہے وہ خراب تصنیف

سے یہہ قابل دید گر تو یہہ ہے ؛ لاکھوں میں اک انتخاب تصنیف
جو دلمیں نہ گھر کرے تو کیسے ؛ گویا وہ ہے نقش آب تصنیف
کیا کہنا ہے عبدالحق تمہارا ؛ کی خوب ہے یہہ کتاب تصنیف
فردوس محمدی رکھا نام ؛ پھر کیوں نہو لاجواب تصنیف
تحقیق کی خوب ہے یہہ تحقیق ؛ تصنیفوں میں انتخاب تصنیف
گنجینہ گوہر اسکو کہیے ؛ ہو ایسی بہ آب و تاب تصنیف
ناول ہو کہ داستان ہو کوئی ؛ وہ اس سے ہو آب آب تصنیف
تحقیق یہہ نہیں ہے تت بدمیں ؛ ہوگی ترے ہم رکاب تصنیف
یہہ بات نہ جسمیں ہو سمجھا ہو ؛ گر ہے تو یہہ ہے شہاب تصنیف
جس سے نہو پیچ و تاب دل کو ؛ کہا یا کرے پیچ و تاب تصنیف
شاید نہیں چھپنے کے یہہ قابل ؛ ایسی ہی یا چھپے شتاب تصنیف
تا ان خلق کا جس سے خلق بگڑے ؛ ہوتی ہے وہ اک عذاب تصنیف
رویا میں رسول حق ؐ کو دیکھا ؛ ہے یہہ تعبیر خواب تصنیف

سعدی نے کہی یہہ اسکی تاریخ
کیا خوب ہے لاجواب تصنیف
۱۳ ہ ۲۷

قصیدۂ طبعزاد مولانا حکیم قاسم شریف احمد صاحب المتخلص بہ کاشف

عیاں ہے وحدت کے آئینے میں تہی اللہ کی صورت ؛ حقیقت میں نظر آئی رسول اللہ کی صورت
ضیائے حسن پر پیغمبروں کا دل ہے پروانہ ؛ چراغ بزم عظمت ہے نبی اللہ کی صورت
جمال مصطفائی میں تماشہ ہے خدائی کا ؛ نہ ایسی شکل سورج کی نہ ایسی ماہ کی صورت
فرشتے محو حیرت میں گرفتار محبت میں ؛ بنی ہے دست قدرت سے حبیب اللہ کی صورت
ملاحت پر ہو شیدائی کرے دل سے زلیخائی ؛ جو یوسف ؑ دیکھ لے پیغمبر دلخواہ کی صورت
رسول اللہ کا ابرو حصول آیت سجدہ ؛ کلام اللہ کی صورت رسول اللہ کی صورت

مہ چرخ نبوت ہے تجلی رسالت ہی
بہار باغ خلقت ہے خلیل اللہ کی صورت

صبا پیچل اڑا کر دشت یثرب کی طرف ایکدن
بنا پایا نا توانی نے مجھے بھی کاہ کی صورت

تڑپتا ہی دل محزون ہوس دیدگی افزوں
کبھی تو یا خدا دیکھوں شہ ذیجاہ کی صورت

مدینہ مین گذرا ہو تو روضہ کا نظارہ ہو
میری آنکھوں میں ہے اوس سحرگاہ کی صورت

جمال روئے احمد دیکھونگا خواب مین کاشف
نظر آجائیگی ایکدن گدا کو شاہ کی صورت

قصیدہ طبعزاد مولانا رزاق شریف احمد صاحب المتخلص بہ بقا ۔

مدینے کی لکھتا ہوں مدحت زیادہ
ہے مجکو نبی سے محبت زیادہ

دو عالم سے ہے حسن ملاحت میں معشوق
ہو یوسف سے تم خوبصورت زیادہ

محمد کے در پر کروں جبہ سائی
تمنا زیادہ ہے حسرت زیادہ

الٰہی قیامت میں ہم عاصیوں پر
برس جائے باران رحمت زیادہ

حبیب خدا کے رخ پر ضیا پر
ہے مائل ہماری طبیعت زیادہ

مرے حال پر روز و شب دیکھتا ہوں
محمد کی چشم عنایت زیادہ

گلی مین مدینہ کے بیٹھا ہوا ہوں
ہے فردوس سے مجکو راحت زیادہ

سرک جا مرے پاس سے نفس سرکش
نہ مجکو دلا طمع دولت زیادہ

بقا ذکر سنتا ہوں زلف نبی کا
مزا مجکو دیتی ہے وحشت زیادہ

تاریخ

عبد الحق ذو التحقیق
وهو فی الشعر ماهر

هذا التصنیف منه
ما احسن قال الشاعر

کل الشعر فی النعت
فی حمد الله الفائق

قال السعدی تاریخ
شف التصنیف النادر
۱۲ ھ

صحت نامہ فردوس محمدی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱	۱	وطیہ	وظیفہ	۵۱	۲	درواترے	دروازے
۱	۹	لوی	کوئی	״	״	بیبٹا	بیٹھتا
۳	۱۱	یتنبہم الغاوون	یتبعہم الغاون	۵۳	۹	سپرپہر	پھر
۳	۱۵	علیہ الرحمٰن	علیہم الرحمٰن	۵۸	۱	جوغم کے ہے	جوغم کرہے
۱۱	۸	آج آئے کُبلبلو	آج آئے بُلبلو	۶۴	۱۵	ضور	ظہور
۱۴	۱۵	بُری	بڑی	۶۹	۵	اختسام	اختتام
۱۵	۱۲	ورددرود دیہہ عرض سا	ور درود اور یہہ عرض سا	۷۴	۸	آکے	آپکے
۱۶	۱۵	کسوے	گیسوئے	۷۵	۵	مومنو	مومنون
۲۸	۴	چناچہ	چنانچہ	۸۰	۳	بزگوار	بزرگوار
۳۲	۱۶	نورائی	نورانی	״	۷	نگوہوگیا	نگون ہوگیا
۴۱	۱۰	بیئے نیاز	بے نیاز	۸۷	۱۷	بجے	بجنے
۴۴	۴	تکڑے	ٹکڑے	۹۰	۱۰	سوارہی	سوارتھی
۴۵	۱۷	اہ ر	اور	۱۰۳	۷	ہنے	سینے
۴۷	۳	حضر	خضر	۱۰۴	۱۳	اوٹھیلے	اٹھکے
۴۸	۳	جیسے ہے	جیسے نے	۱۱۲	״	یوسف گشتہ	یوسف گم گشتہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱۱۲	۱۶	جسکہ	جبکہ	۱۳۸	۱۴	عاشق سے	عاشق ہے
۱۱۳	۱۷	سہین	نہین	۱۳۹	۱۰	آپکہ	آپکے
۱۱۴	۴	بنو	بنون	۱۴۵	۹	قتلم	قتلام
۱۱۶	۱۶	تمسخرینہ	تمسخریہ	۱۵۰	۱۲	دروزہ	دروازہ
۱۱۹	۳	تجازی	مجازی	۱۶۴	۲	دوانا	دانا
۱۲۰	۲	ہرذقت	ہروقت	۱۷۰	۱۰	حضرلت	حضرات
۱۲۱	۶	ستبیہ	تشبیہ	۱۷۲	۱۴	جبیسے	جیسے
؍؍	۹	آئبنہ	آیۂ	۱۷۴	۱۷	اب	آب
۱۲۲	۸	آپلنے	آپنے	۱۸۸	۱۰	بیکسولسے	بیکسونسے
۱۲۵	۱۶	نری	بری	۱۸۹	۸	مومنو	مومنون
۱۲۸	۹	خدوند	خداوند	۲۰۱	۱	جوکہ دونگا	جو دونگا
۱۳۱	۱۴	جاتا	جانتا	۲۰۳	۱۰	دردل	درددل
۱۳۶	۴	تمب	تپ	۲۰۷	۱۵	عمر تیری	عمر کا تیری
؍؍	۷	ہُد	ہوا	۲۱۱	۲	مشکلم کہ	مشکلم کے
۱۳۷	۶	آزمان	آن زمان	۲۱۶	۹	ملہ تجھکو	ملے تجھکو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۲۱۶	۱۷	پاسبان نے	پاسبانون نے	۲۹۹	۳	نکن	بکن
۲۲۸	۷	آجکی رات نماشیہ	آجکی رات کے غاشیہ	۳۰۰	۱۶	نلا سے	بلائیے
۲۳۱	۸	بجھاؤن	بچھاؤن	۳۰۵	۳	نکن	بکن
۲۳۳	۶	کنا	کنان	۳۰۸	۱۷	حاتمی	حامی
〃	۱۰	عتقشت	عشقت	۳۰۹	۲	حاتی	جاتی
۲۳۵	۴	پروردگار	پروردگار	۳۱۹	۱۷	آستان	عاصیان
۲۵۰	۱۷	اس	پاس	۳۲۵	۱۲	سجھے	مجھسے
۲۵۲	۱	ہوے گا	ہووے گا	۳۳۰	۱۵	لحدپر	لحد پر
۲۵۴	۱۰	ٹیرکر	ٹربکر	۳۳۱	۵	ہے کہ جو	ہے جو
۲۶۱	۱۳	بستر پر	کے بستر پر	۳۴۷	۶	آتا ہے لیون	آتا ہے لبون پر
۲۶۴	۶	بہی مشرقت	مشرقت	۳۴۸	۳	تنویرسے	تنورسے
۲۶۵	۳	نگرلی	بگڑی	〃	۴	منصورہے	منصورسے
۲۶۶	۱۷	محبب	محبت	۳۵۶	۵	کو بلا	کوہ بلا
۲۷۴	〃	اب ہے	کب ہے	•	•	•	•
۲۸۰	۱۰	محکو	مجھکو	•	•	•	•

صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط	سطر	صفحہ
۴	۳	۲	۱	۴	۳	۲	۱
				سبنوجوالوزن	سبتا جوالزن	۱۳	۳۵۷
				میم احمد کیا	میم احمد ہوا	۶	۳۵۸
				فیصل	حائل	ایضاً	ایضاً
				سمرستے	شوسکے	۱۴	۳۶۰
				معصیت آلوڈ	معصیت نوڈ	۲	۳۶۱
				غمخوار	غمخوا	۹	۳۷۰
				نیمجان گشتم کہ	نیمجان گشتم کہ	۱۳	۳۷۰
				بندہ را در حکم مولا	بندہ را حکم مولا	۴	۳۷۲
				فگندیو	مکندیو	۷	۳۷۲
				شیدا کردہ	شیدکردہ	۱۱	۳۷۲
				دل آرائے	دل آئے	۳	۳۷۳
				معیت	معبت	۱۱	۳۷۴
				پیدا ہوا احمد	پیدا ہو احمد	۱۷	۳۷۵

اعلان

اس کتاب کے پڑھنے والے حضرات کی خدمتمین
یہ عرض ہے کہ پہلے کتاب کی صحت
صحت نامہ سے فرمالین اسکے
بعد پڑھین

حسب ضابطہ اس کتاب کی رجسٹری ہوچکی
ہے۔ کوئی صاحب قصد طبع نفرمائین۔

(نوٹ)

جس کتاب پر مولف کی دستخط یا مہر نہو وہ مسروقہ ہے

اعلان

اس کتاب کے پڑھنے والے حضرات کی خدمت میں
یہ عرض ہے کہ پہلے کتاب کی صحت
صحت نامہ سے فرمالیں اسکے
بعد پڑھیں